تذکرہ
آثار الشعرای ہنود

ہندو شاعرون کا اردو کلام

مرتبہ

منشی دیبی پرشاد صاحب بشاش خلف منشی لچھمن لال صاحب بہجت باشندہ

قدیم بھوپال حال سر دفتر محکمہ خاص راج مارواڑ

مصنف کی بلا اجازت کوئی صاحب قصد طبع کا نفرماوین

مطبع رضوی دہلی مین چھپا

ستمبر ۱۸۸۵ عیسوی

قیمت فی جلد ....

شبیہ منشی دیبی پرشاد مصنف تذکرہ ہذا
باشندہ قدیم بھوپال حال سر دفتر محکمہ ناصح ماوڑ

صحت نامہ تذکرہ آثار الشعرائے ہنود

نمبر	صفحہ	بیت	سطر	غلط	صحیح	نمبر	صفحہ	بیت	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	۴	۴	موسے	ہوسے	۲۷	۳۰	۴	۹	اپنے	دیپنے
۲	۵	〃	۱۰	جس سے	جن سے	۲۸	۲۰	۴	۱۲	فارسی	فارس
۳	۵	۲	۲۳	مضمون ہین	مضمون مین ہین	۲۹	۲۱	۰	۷	بنی بہادر	بینی بہادر
۴	۵	۲	۲۴	او مضمون	زور مضمون	۳۰	۲۱	۰	۱۳	بطلب دو	بطلب مدد
۵	۶	۴	۱۱	بیکے	لین گے	۳۱	۲۱	۰	۱۴	گور ہالیون	گوشائیون
۶	۶	۱	۱۶	وقت تنگ	وقت بہت تنگ	۳۲	۲۲	۰	۱۲	ساہی	بیاہی
۷	۸	۱	۲۱	سگئے ہین	گئے ہم	۳۳	۲۲		۲۲	مسلمانوان	مسلمانون مین
۸	〃	۳	〃	رات گہر	رات جوگہر	۳۴	۲۲		۲۳	بہار عجم مین	بہار عجم
۹	〃		۲۳	دولو	دو	۳۵	۲۴	۰	۷	یہہ ٹہرنی	یہ بات ٹہرنی
۱۰	۱۶	۳	۴	بینیے	بیٹھے	۳۶	۲۴	۰	۱۵	تمسک کا	تمسک
۱۱	〃	۴	۱۱	آکبر	اکثر	۳۷	۲۶	۰	۲	بیبہون	بیشنو
۱۲	۱۷	۲	۵	رعنای کے	رعناکے	۳۸	۲۷	۰	۱	تان	تال
۱۳	〃	۳	۱۱	مستی خراب	مثی خراب	۳۹	۲۸	۳	۵	گلشن	انگلش
۱۴	〃	۳	۱۳	ذرا	فدا	۴۰	۲۸	۱	۵	خوابمین ہے	خواب مین ہی
۱۵	〃	۱	۱۵	کیئے	گئے	۴۱	۲۸	۴	۱۰	مین	مینا
۱۶	〃	۴	۲۰	درکے	دل کے	۴۲	۲۸	۳	۱۸	اورہی	اوربہی
۱۷	〃	۴	۳	جبنکے	جہلکنے	۴۳	۲۹	۴	۳	سوری	سوارئی
۱۸	۱۸	۲	۶	ذری کو	ذری کا	۴۴	۲۹	۱	۱۵	لعل سے	لعل ہی
۱۹	〃	〃	۶	کیک دری کا	شنکہ پیری کا	۴۵	۲۹	۳	۱۹	چاہیے	جائے
۲۰	〃	۴	۲۰	جہوٹا کہوتی	جہوٹ ہو	۴۶	۲۹	۲	۲۱	شام	سیام
۲۱	〃	۳	۲۴	ہمسے بیان	ہم بیان سے	۴۷	۲۹	۴	۲۳	لادو	لاددا
۲۲	۱۹	۱	۱۳	لوند	لوجو	۴۸	۳۰	۲	۱	جنن	جبتن
۲۳	۱۹	۴	۱۷	تہیری	پہہ تیری	۴۹	۳۰	۲	۶	بدے	بدلے
۲۴	۱۹	۲	۲۱	رنگین شہ	رنگین تر	۵۰	۳۰	۲	۲۱	شبنم ولب	کسیکے شبنم ولب
۲۵	۱۹	۴	۲۵	سمنا	سمنا	۵۱	۳۱	۴	۱	جرس انکو	جرس زنکو
۲۶	۲۰	۳	۲	جرچا	غوغا	۵۲	۳۱	۱	۸	اوہ	وہ تو

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱۰۸	۵۵	۰	۶	مہانراین	رام نراین
۱۰۹	۵۶	۱	۱	جبکہ	جب کہ
۱۱۰	۵۶	۰	۱۳	بخشتی آگی	بخشتی تہی
۱۱۱	۵۶	۰	۲۲	ناپ	نایب
۱۱۲	۵۷	۰	۳	مستقل	منتقل
۱۱۳	〃	۰	۹	ہسیت	مہی پت
۱۱۴	〃	۰	۲۴	نارسے	نازسے
۱۱۵	۵۸	۱	۱	بخوبی	نجومی
۱۱۶	۵۸	۱	۵	ہم	بہم
۱۱۷	〃	۰	۲۰	سمت بہ کلی	سمت بہ کلی
۱۱۸	〃	〃	〃	سمت ۲۳۴۵	سمت ۱۴۲۱
۱۱۹	۵۹	۰	۴	ناظم	ناظم بہرائچ
۱۲۰	۶۰	۳	۲۱	ہو	ہو کہ
۱۲۱	۶۱	۳	۱	کیہی	شیہی
۱۲۲	۶۱	۲	۴	کاہل	کامل
۱۲۳	۶۲	۳	۱۶	خنم	صنم
۱۲۴	〃	۱	۱۷	بیان	بتان
۱۲۵	۶۳	۱	۹	بکھے	بگے
۱۲۶	〃	۲	۱۰	رخ کلہ	رخ سے
۱۲۷	۶۴	۰	۶	قواعد کی	نوکری کی
۱۲۸	〃	۰	۲	مہاراجہ	مہارانا
۱۲۹	〃	۲	۱۲	سحاب باران	نجات یاران
۱۳۰	۶۵		۳	جسقدر	حضور
۱۳۱	۶۵	۱	۲۸	پیرروزن	ہرروزن
۱۳۲	۶۶	۱	۱۵	پیرمال	ہرپال
۱۳۳	۶۷	۱	۳	قلق	خلق
۱۳۴	〃	۰	۲۰	بندہ	نبیرہ
۱۳۵	۶۸	۰	۲	کھنے کئی	گئی

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱۳۶	〃	۰	۱۹	دل ہی	دل بہی
۱۳۷	〃	۱	۲۲	جیت لے	جیت لی
۱۳۸	〃۰	۲	۲۴	کہا	گدا
۱۳۹	۷۰	۰	۲	رازز	زار
۱۴۰	〃	۰	۵	بیرن	بہرن
۱۴۱	〃	۰	۱۲	آپکا	آپکو
۱۴۲	〃	۰	۱۵	مشکل گرہ	مشکل
۱۴۳	〃	۰	۱۷	ہر نفشہ	ہر ہفتہ
۱۴۴	〃	۰	۲۲	بہہ	جو
۱۴۵	〃	۰	۲۳	اوسوقت	اوسوقت میں
۱۴۶	۷۱	۴	۲	بھرے تھے	بھری تھے
۱۴۷	〃	۰	۱۰	منشی باقی جو بخشیں	منشی خوب جنبید
۱۴۸	〃	۴	۱۴	طفلکے	محمل کے
۱۴۹	〃	۰	۱۵	جبجے	جنبھی
۱۵۰	〃	۴	۲۰	ہیرفے	ہووے
۱۵۱	〃	۰	۲۵	خنفرت	حضرات
۱۵۲	۷۲	۲	۴	اودہ	اوبدہ
۱۵۳	〃	۱	۵	بالمیک	بالمیک
۱۵۴	〃	۱	۶	جب	خمہ
۱۵۵	〃	۲	۱۸	حال	جال
۱۵۶	۷۳	۲	۸	تمہاری	ساری
۱۵۷	۷۴	۰	۴	نکبتم	نکہیم
۱۵۸	〃	۰	۷	سلامت	سلاست
۱۵۹	〃	۰	۱۴	باشی	باش
۱۶۰	〃	۱	۱۸	جہان	جان
۱۶۱	〃	۴	۲	لند	الند
۱۶۲	〃	۲	۲۱	لیے	لیئے
۱۶۳	〃	۰	۲۴	بنام یار	ہمام یار

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱۶۴	۷۵	۱	۶	بندہتے	بندہتے ہین
۱۶۵	〃	۰	۱۲	سیب رام	سیت رام
۱۶۶	۷۶	۰	۱۷	خورشید و قمر	خورشید اور قمر
۱۶۷	۷۶	۰	۱۱	کانپور	کانپور مین
۱۶۸	〃	۰	۱۴	شجاع	شعاع
۱۶۹	۷۷	۰	۴	مہاراجہ راے چند لعل	مہاراجہ چندو لعل
۱۷۰	۷۷	۰	۸	وزن	روزن
۱۷۱	〃	۰	۱۸	جھڑا	جھڑہا
۱۷۲	〃	۰	۱۹	سرہی سیب	سرہی باسبت
۱۷۳	〃	۰	〃	عمد	عمدہ
۱۷۴	〃	۰	۲۵	کئے ہین	کیئے گئے
۱۷۵	۷۸	۳	۱۵	سپہر	سر
۱۷۶	۷۹	۴	۲	راے	رائی
۱۷۷	۷۹	۲	۱	بڑا	پڑا
۱۷۸	〃	۱	۱۳	پیسہ	پہیہ
۱۷۹	〃	۲	۲۰	چپاتا ہے	چہپاتا ہے
۱۸۰	۸۰	۲	۱۳	جاہ	چاہ
۱۸۱	〃	〃	〃	〃	〃
۱۸۲	〃	۲	۲۵	مت	منت
۱۸۳	۸۳	۰	۱۱	پیرومن	پیر و من
۱۸۴	۸۳	۰	۱۱	ہجری کے ساتھ	ہجری مین
۱۸۵	۸۳	۰	۱۶	ترجعہ	ترجمہ
۱۸۶	۸۴	۰	۷	ملانی	ضلع ملانی
۱۸۷	۸۴	۰	۱۵	ستمبر	پند
۱۸۸	۸۵	۰	۱۴	راز	نزار
۱۸۹	۸۶	۲	۲۵	سجدین	سجدے مین
۱۹۰	۸۷	۱	۷	اکبر	اکثر
۱۹۱	۸۸	۰	۲	صغیر	صفر
۱۹۲	۸۹	۱	۱۴	کچہہی کچہہ ہے	کچہہ ہی کچہہ ہے
۱۹۳	۹۲	۰	۱۴	تخشی املاک	بخشی املاک
۱۹۴	〃	۰	۱۵	بہاری	بہادری
۱۹۵	۹۳	۰	۳	تالیہ	عالیہ
۱۹۶	〃	۰	۵	عابا الترکیب	عابد الترکیب
۱۹۷	〃	۱	۲۴	شب سناپ	شب مہتاب
۱۹۸	۹۴	۲	۲	جگر	جگر پر
۱۹۹	〃	۱	۱۲	لیس	لیس
۲۰۰	〃	۰	۱۳	راجہ منشی	منشی
۲۰۱	〃	۰	۱۹	عاشق بہادر	عاشق بہا
۲۰۲	〃	۰	۲۵	ساکہہ	سانکہہ
۲۰۳	۹۵	۳	۳	آے	آتی
۲۰۴	۹۵	۰	۱۹	جناب	جب
۲۰۵	〃	۰	۲۰	سناب راے	شتاب راے
۲۰۶	〃	۰	۲۲	مہتاب راے	شتاب راے
۲۰۷	۹۶	۰	۱۹	〃	〃
۲۰۸	〃	۰	۲۳	نبسی بہادر	بنی بہادر
۲۰۹	〃	۰	۲۴	نایب	نواب
۲۱۰	۹۷	۰	۹	مہتاب	شتاب
۲۱۱	〃	۰	۱۹	فرخ آباد کو	فرخ آباد وزیر کو
۲۱۲	〃	۰	۲۵	کام کہاتے	کام کرتے تہے
۲۱۳	۹۸	۰	۱۵	جب	جب اسطرح
۲۱۴	〃	۰	۱۶	متاب	شتاب
۲۱۵	〃	۰	۲۲	پسند نہ کرکے	پسند کرکے
۲۱۶	۹۹	۰	۴	اعمال حکام	اعمال و حکام
۲۱۷	〃	۰	۱۰	مستفید	شیفتہ
۲۱۸	〃	۰	۲۵	بادشاہ کا وزیر	بادشاہ وزیر
۲۱۹	۱۰۰	۰	۲	اور سہولت	تو سہولت

نمبر	صفحہ	شعر	سطر	غلط	صحیح
۲۲۰	۱۰۰	۰	۷	داوردست	دوردست
۲۲۱	〃	۰	۲۱	مسندکو	مسند
۲۲۲	〃	۰	۲۴	سکراورمع	سکرمعہ
۲۲۳	۱۰۱	۰	۶	او نکھے	اونکو
۲۲۴	〃	۰	۹	باور	اور
۲۲۵	〃	۰	۱۴	قدام لدین	قوام الدین
۲۲۶	〃	۰	۲۳	نرموں	غریبوں
۲۲۷	۱۰۲	۰	۱۳	ملیا	لمبا
۲۲۸	〃	۰	۱۴	یاروں	بازاروں
۲۲۹	〃	۰	۱۹	کلیان رائے	کلیان سنگھ
۲۳۰	〃	۰	۲۴	کرصوبہ	کاصوبہ
۲۳۱	۱۰۳	۰	۹	کیا جاتا ہے	سیا گیا
۲۳۲	۱۰۳	۰	۲۴	سے ہے	سے تھے
۲۳۳	〃	۰	۲۵	نامور	نامور
۲۳۴	۱۰۴	۳	۷	سنی مین	عشق مین
۲۳۵	۱۰۴	۳	۱۹	جھٹوا	جھٹرا
۲۳۶	۱۰۴	۱	۲۳	ضعف	ضعف سے
۲۳۷	۱۰۵	۰	۵	نام	نام جو
۲۳۸	۱۰۵	۲	۲۵	گدا	گدا کشنے
۲۳۹	۱۰۶	۲	۱۷	کول	کو دل
۲۴۰	۱۰۷	۰	۱	ہرسوز	پرسوز
۲۴۱	۱۰۸	۳	۱۶	نوتو	نورتو
۲۴۲	〃	۴	۱۸	حال	چال
۲۴۳	〃	۱	۱۹	سکتہ	سکتہ مین
۲۴۴	〃	۰	۲۵	خدائی	فدوی
۲۴۵	۱۰۹	۰	۱۸	کاہتن	ناہتن
۲۴۶	۱۱۰	۰	۹	فایدہی	فایدے
۲۴۷	۱۱۰	۰	۱۹	منتخب	صفت
۲۴۸	۱۱۱	۱	۳	رام چندررام	رام چندمرام
۲۴۹	۱۱۱	۳	۴	اونگ اتبنرالیس	اونگ اتنبرالیس
۲۵۰	۱۱۱	۳	۵	جوبہے درپے	جوپے درپے
۲۵۱	۱۱۱	۳	۶	نوبنی	توبی
۲۵۲	〃	۱	۷	شبونمین	شبومین
۲۵۳	〃	۳	۱۴	ادٹے	اوٹھے
۲۵۴	۱۱۲	۱	۱	مراحال برہم	مراحال دل برہم
۲۵۵	〃	۰	۱۹	ابر	آمد
۲۵۶	〃	۰	۱۹	منی	نئے
۲۵۷	〃	۰	۲۰	کسنیراحکا	کسطرح کا
۲۵۸	۱۱۳	۰	۱۶	برج	موج
۲۵۹	۱۱۴	۱	۱	خلکنر	جلکنر
۲۶۰	〃	۳	۲۳	رنانی	زبانی
۲۶۱	۱۱۴	۱	۲۵	کھنیے	کھلیے
۲۶۲	۱۱۵	۳	۱۳	ہوئے ہین	ہونے ہین
۲۶۳	۱۱۶	۰	۱۷	جیون	چیون
۲۶۴	〃	۲	۲۳	بہوار	رہوار
۲۶۵	〃	۳	۲۳	جنب نہین	چپ نہین
۲۶۶	۱۱۷	۰	۱۱	داد سخن	خداد سخن
۲۶۷	۱۱۷	۰	۱۷	جان ہر	جان پر
۲۶۸	۱۱۸	۳	۳	گاہی	کاسے
۲۶۹	۱۱۹	۱	۳	محروم	مجروح
۲۷۰	۱۲۰	۱	۵	تانہ حسر	تابہ حشر
۲۷۱	۱۲۰	۴	۱۳	کتنی	کرتی
۲۷۲	〃	۱	۲۴	ساکن	ساکن سنہ سنیدی
۲۷۳	〃	۱	۲۵ ۲۲	استاد سوق	شاگرد عشق
۲۷۴	〃	۲	〃	استاد اور زند	زند
۲۷۵	۱۲۱	۱	۲۱	بینایانی	بنایانو
۲۷۶	۱۲۱	حاشیہ	۳ حاشیہ	مستخر	مفت خر
۲۷۷	۱۲۲	۱	۱۶	ببازہ	جنازہ
۲۷۸	۱۲۳	۴	۶	جانا	جاہل
۲۷۹	〃	۱	۱۷	چکا	رخ کا
۲۸۰	〃	۱	۲۳	بیعان	جہان
۲۸۱	〃	۳	۲۳	بیابان دوست جنے	بیابان دوست حسنی
۲۸۲	۱۲۵	۰	۱۰	عظیم	عظیم آباد
۲۸۳	〃	۰	۱۶	سوزیج دہن	سوزیج دہج
۲۸۴	۱۲۶	۰	۱۳	نرملا	بدل
۲۸۵	〃	۳	۱۶	حیات	جنان
۲۸۶	〃	۰	۱۷	جہنجی	جہنجہی
۲۸۷	〃	۰	۲۱	نونسی کرتے	نولیسی کرتے تہی
۲۸۸	〃	۰	۲۵	سیۃ	سعۃ
۲۸۹	۱۲۷	۰	۷	ایسی	ایسے
۲۹۰	۱۲۷	۰	۸	اسم	وسم
۲۹۱	۱۲۹	۲	۷	الافکار	الاذکار
۲۹۲	۱۳۰	۲	۴	بندہ ممنون	بندہ ہون ممنون
۲۹۳	۱۳۰	۲	۱۷	تمہے	تجہے
۲۹۴	۱۳۱	۴	۲	ندا	فدا
۲۹۵	〃	۰	۱۵	متین	متین شخص
۲۹۶	۱۳۲	۰	۱۵	جوانمردی ہے	جوانمردی
۲۹۷	〃	۰	۱۶	سخن کی	سخن نے
۲۹۸	۱۳۳	۳	۱۹	جنونمین	جنونمین
۲۹۹	۱۳۴	۱	۴	تمکین	تمکین کہ
۳۰۰	۱۳۴	۰	۹	حیدر آباد	حیدر آباد مین
۳۰۱	۱۳۷	۱	۲	نہے	نہ ہے
۳۰۲	〃	۰	۳	راز	دوار

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۳۰۳	۱۳۷	۵	۵	خوش قدری	خوش خوری
۳۰۴	〃	۴	۹	سکل	شکل
۳۰۵	〃	۱	۱۰	تکدور	تکدر
۳۰۶	〃	۰	۲۱	بیرِ دامن	بیر دوسن
۳۰۷	۱۳۸	۰	۳	بردامن	بیر دوزن
۳۰۸	〃	۱	۲۴	می	پی
۳۰۹	۱۳۹	۱	۲۳	دہ کمر	وہ کمر
۳۱۰	۱۳۹	۴	۲۵	بل	پل
۳۱۱	۱۴۰	۲	۴	اورنگ ثانی کی	ارزنگ مانی کی
۳۱۲	〃	۲	۱۶	سنگ	شنگ
۳۱۳	〃	۴	۱۸	ہا	ہار
۳۱۴	۱۴۱	۰	۵	اودہ	اردو
۳۱۵	۱۴۱	۰	۱۱	دیبی	دہبی
۳۱۶	〃	۰	۱۴	ستی	لئی
۳۱۷	〃	۰	۱۶	اورنگ	ارزنگ
۳۱۸	〃	۳	۲۵	چشمے	چھینٹے
۳۱۹	۱۴۲	۳	۳	ستی کی ہوگس	ستی کی گرہوس
۳۲۰	۱۴۳	۳	۱۰	ہو دہی	ہو دہیے
۳۲۱	〃	۲	۱۱	مجھے	مجھے
۳۲۲	۱۴۴	۰	۱۲	لئیے	اٹیے
۳۲۳	〃	۱	۱۵	مصور کے شبیہ	مصور کے شبینہ
۳۲۴	〃	۱	۱۶	وصحف	مصحف
۳۲۵	〃	۳	۲۲	باکرو	پاک رو
۳۲۶	۱۴۵	۰	۳	بہاتی	یتہانی
۳۲۷	〃	۳	۶	شعبہ	مشعبد
۳۲۸	〃	۰	۱۵	بہادر	قوم کائیتہ
۳۲۹	〃	۴	۱۹	اشتر الجبون	اشتری الحیوان
۳۳۰	〃	۲	۲۴	حولدار	حوالدار
۳۳۱	〃	۳	۲۴	لب	اب
۳۳۲	۱۴۶	۰	۱۵	مصیدہ	معیدہ
۳۳۳	〃	۰	〃	نشر	نشتر
۳۳۴	〃	۰	〃	ہی	لیے
۳۳۵	۱۴۷	۰	۷	تجلی صنعت	تجلی صنعت
۳۳۶	〃	۰	۷	متجلی ہوی	متجلی ہوی
۳۳۷	〃	۰	۱۲	سحر کابل	سحر کامل
۳۳۸	〃	۰	۱۲	سحر دافر	سحر وافر
۳۳۹	〃	۰	۱۴	ایک بہہ عرصہ	ایک عرصہ
۳۴۰	〃	۰	۲۳	گفتار	گفتار حالات عنایت دامن زن اشنا
۳۴۱	۱۴۸	۰	۱۰	کسی نی	کسی نے
۳۴۲	〃	۳	۲۳	طرہ دوستار	طرہ دستار

صحت نامہ ضمیمہ تذکرہ آثار الشعرائے ہنود

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	۰	۲	جبنکا	جھنکا
۲	۲	۰	۱۴	دلدا	ولد
۳	۳	۳	۱	کبیا	کیا
۴	۵	۲	۱۵	دوآہوکی	دو آہو میں
۵	〃	۴	۱۶	گل	گل تر
۶	۷	۰	۲	اوہنون	انہون
۷	〃	۲	۱۱	سقفر	سفر
۸	۸	۰	۲	اذر رہا نہیں	اردو زبان میں
۹	۸	۳	۷	راسی	اسی
۱۰	〃	۲	۱۸	جبیتا	جتنا
۱۱	۶	۱	۴	توبیہ	توبہ
۱۲	۹	۳	۱۷	کافر	گل
۱۳	۱۰	۳	۲۱	کالیہ	گلابتہ
۱۴	〃	۰	۲۲	ہین	ختن
۱۵	۱۱	۰	۱	مانجرہ	رنجرہ
۱۶	〃	۴	۶	ہلونکی	ہنونکی
۱۷	۱۱	۳	۹	حسرنکی	حسرت کے
۱۸	〃	۰	۸	ملال	لال
۱۹	۱۱	۳	۱۲	چوروںکا	جوروںکا
۲۰	۱۲	۰	۲	جودنی لال	چہوٹے لال
۲۱	۱۲	۴	۲۱	اجہبی	اچہی
۲۲	〃	۳	۲۵	ہوبکی	عزت کی
۲۳	۱۳	۴	۷	میرندفت	میرے مدفن
۲۴	۱۳	۰	۱۲	الاستعداد	با استعداد
۲۵	〃	۰	۱۴	ہنر دہلوی	ہنر دہلوی
۲۶	۱۴	۳	۷	دبہجہکے	سمجھنے
۲۷	۱۶	۰	۲۳	اندمین	اندیش
۲۸	〃	۰	۱۹	انگنہ	انگنیہ

صحت نامہ فہرست تذکرہ شعرائے ہنود

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	۱	۵	کہیر دیال	رگہبیر دیال
۲	〃	۹	۱۲	بنا	اتبا

نمبر	صفحہ	نمبر تذکرہ	سطر	غلط	صحیح
۳	″	۲۱	۱۲	لعقات	قطعات
۴	۲	۲۸	۵	چنولال	چھنولال
۵	″	۳۴	۵	سسندلعل	سندرلعل
۶	″	۳۵	۴	ببرحق	ببرہمن
۷	″	۴۱	۵	سرکا بہادر	سرکار بہادر
۸	″	۴۵	۹	لاہور	رام پور
۹	۳	۴۹	۱۰	ببرفواید	پیرفوائد
۱۰	″	۶۴	۵	انکمدرائے	انگمدرائے
۱۱	۵	۰	۱	عالم	عام
۱۲	۶	۱۳۱	۷	باسست	باستک
۱۳	″	″	۱۰	جبت گوبت	چھتر گپت
۱۴	۷	۱۳۸	۶	رائے بودبچند	رائے پور چند
۱۵	″	۱۵۱	۶	ناہن	بنارس
۱۶	۹	۱۸۴	۵	نیسی	منشی
۱۷	۱۰	۲۰۱	۱۱	نقطہ	۲
۱۸	″	۲۱۵	۵	نشادن	لبسادن
۱۹	۱۲	۲۵۶	۵	وزیر	مرزا
۲۰	۱۳	۲۶۳	۶	مومن لال	موہن لال
۲۱	۱۳	۲۶۴	۳	۸۸	۸۹
۲۲	″	۲۶۵	۳	۸۸	۸۹
۲۳	۱۴	۲۹۲	۵	سمبت لعل	سمپت لعل
۲۴	۱۹	۴۰۹	۱۱	۰	۱
۲۵	۲۰	۴۲۴	۵	بندے لعل	بہاری لعل
۲۶	″	۴۴۴	۶	منسے لعل	بنسی لعل
۲۷	۲۱	۴۵۴	۶	جرنت	جھتہریت
۲۸	″	″	۱۰	نہ دیوان	سات دیوان
۲۹	″	۴۶۲	۵	منارام	منارام
۳۰	۲۲	۴۷۳	۸	لوہانہ	لوبہ ہانہ
۳۱	۲۳	۵۰۳	۱۲	اولاد	رشتہ داران
۳۲	″	۵۱۱	۱۰	مرقع اورنگ	مرقع ارژنگ
۳۳	۲۴	۵۱۷	۱۰	یادورگار	یادگار

صحت نامہ فہرست ضمیمہ تذکرہ شعرائے ہنود

نمبر	صفحہ	نمبر تذکرہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	۲۲	۳	حسنوجی	چنوجی
۲	۲	۳۲	۲	علم	حلم
۳	۴	۳۶	۳	رلارام	دلارام
۴	۳	۶۲	۳	گنبت رائے	گنپت رائے
۵	۴	۸۵	۳	جھونیلون	چھوٹے لعل
۶	۵	۹۲	۳	بھونمچند	بھوگ چند
۷	۵	۱۰۲	۶	جیابانشن	جیلو بانن
۸	″	۱۱۱	۳	کنورسنگھ	کنورجی سنگھ
۹	۶	۱۳۱	۳	تیواڑی	نراین
۱۰	۶	۱۳۲	۶	ہلکنہ	پلکنتہ

صحت نامہ فہرست کتب مؤلفہ و مصنفہ منشی دیبی پرشاد مندرجہ فہرست ضمیمہ تذکرہ شعرائے ہنود

نمبر	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۶	۳	گلدستہ اخلاق	گلدستہ ادب
۱	۶	۴	منشکل منشکل شرح	مشکل مشکل سوالوں کا منتہم
۲	۶	۷	نقشہ جات وایام	نقشہ جات تقاویم ایام
۳	۶	۷	وغیرہ کی	وغیرہ بھی درج ہیں
۴	۶	۱۳	لکچر	۲۰ لکچر

نوٹ

علاوہ غلطی ہای مندرجہ نقشہ حالات مذکورہ بالا کے اور بھی کئی غلطیان ہین چنانچہ صفحہ ۲۷ مین سحر کے آخیر بند کی ٹیپ کا یہہ شعر "سینہ او بہ اتہا" الخ صفحہ ۲۷ کی سطر ۲۲ مین لکہا گیا ہے سو اسکو صفحہ ۲۷ کے سطر ۱۲ کے متعلق سمجھنا چاہیئے –
۲ صفحہ ۱۲۱ مین مشتاق کے یہہ دو شعر "دگر آشیان" الخ اور اسی صفحہ مین مشہور کے شعر انکی شامل لکہے گئے ہین سو انکو مشتاق کے شعر ونکے متعلق سمجہنا چاہیئے

کمی بیشی کاتب

کاتب نے لوہب سے اکثر جگہ بلا استصواب مولف بطور خود کمی بیشی بہی کر دی ہے چنانچہ صفحہ ۷ کی ۲۲ اور ۲۵ سطر مین مولوی عبید اللہ و مولوی محمد علی کے نام صاحب بڑہا دیا ہے – ۲ صفحہ ۹۳ مین تاب تخلص پنڈت شتاب رائے کے شعرون پر یہہ حاشیہ چڑہا دیا ہے "کہ یہہ شعر مفتی صدر الدین مرحوم کے مشہور ہین" حالانکہ وہ شعر دہلی و لکہنو کے چند مشہور تذکرون مین تاب کے نام پر ہی لکہے ہین اور بلکہ یہ تتمہ اشعار بہی اد [illegible] جو لکہنے سے رہگیا تہا [illegible] زلف دہوان دہار ہے کافر ہے کیا خاک جیسے کوئی شب ایسی سحر ایسی – ۳ صفحہ ۷ سطر ۲۴ مین "موزون کیا" کے آگے یہہ شعر باتی تہی چراغ کعبہ روشن ہے ہمیرے بینہ سے قفس ہے تہا کا بہلا کیا خاک تو بیتاب سے گنگا ہر چند کہ اسطرح کا کلام سراسر بے تہذیبی مین داخل ہے مگر یہان بہ سبیل تذکرہ زبان قلم پر آگیا ناظرین انصاف پسند معاف فرماوینگے" مگر کاتب نے اس تمام کو اڈرا کر یہہ لکہدیا "مگر چونکہ اس قسم کا کلام سراسر بے تہذیبی مین داخل ہے اسلیئے یہان لکہنا اوسکا قلم انداز کردیا کہ مبادا اہل اسلام پر ناگوار گذرے" اسمین یہہ اتنا ہوا کہ جو اہل اسلام کو ناگوار ہو تا وہ تو نہ رکہا اور جو اہل ہنود پر ناگوار ہوا وہ رہنے دیا از روئے انصاف تو وہ بہی نکال دینا چاہیئے تہا – اور مین کل اس ناجبرہ کو بہی قلم انداز کرتا ہون تاکہ کسیکی دل شکنی نہو – ۴ صفحہ ۸۲ سطر ۳ مین آغا علی شمس کے نام لفظ صاحب ایجاد بندہ ہے –

اضافہ

صفحہ ۱۳۹ مین مندرجہ ذیل عبارت متعلق حالات منشی درگا پرشاد نادر تخلص کے اضافہ کیجاتی ہے کہ بعد تالیف تذکرہ ہذا انہون نے اپنا خانہ آباد کیا اور خداوند تعالے نے اولاد بہی عطا فرمائی چنانچہ اب ایک لڑکی ۳ سالہ اور ایک لڑکا جو اسی سال مین پیدا ہوا ہے موجود ہے لڑکے کا نام راد ہا موہن ہے حافظ حقیقی انکو حوادث زمانہ سے محفوظ رکہہ کر عمر طبعی کو پہونچاوے –

یادداشت

مولف نے اس تذکرہ کی تالیف ابتک جاری رکہی ہے چنانچہ جو حالات اور اشعار ہنود شعرا کے بعد ختم تذکرہ ہذا کے دستیاب ہوئے وہ تو تتمہ میں [illegible] اور جو بعد چہپ جانے کے دستیاب ہوئے وہ یہان لکہے جاتے ہین اور اس سے بعد کو جو آوینگے وہ وقت طبع ثانی کے شامل کر دیے جاوینگے
امین تخلص امن سنگہ ولد لشن سنگہ اگروال جینی مذہب رئیس قصبہ سونی پت ضلع دہلی اردو اور فارسی مین [illegible] انہون نے کچھہ کلام اپنا اسعرصہ مین میرے پاس بہیجا تہا اوسمین یہہ چند اشعار منتخب ہوکر یہان ثبت ہوئے
خوبی بہو تجلی کچھہ شیراز مین بہی روح سعدی کو بہ ہمین منظور اوس گل گلستان کا ٹہرانا ہے بہ مین تیر تعلیم اندلون کا عشق کے امین [illegible]
خوشدل تخلص بابو گوری شنکر خلف مادہو رام اوجال معلوم نہوا یہہ چند شعر اونکے رسالہ رقعہ نگار ماہ فروری ۱۸۸۷ء سے منتخب ہوئے
موسی کو نہ مطلق رہے یہ تاب نظارہ ؎ دکہلا دون کہیں اوسکو جو دیدار تمہارا ؎ گو آپکو ہو مد نظر یار نہ خوشدل ؎ ہے بندہ بیدام یہہ سرکار تمہارا
شاد تخلص منشی دوارکا پرشاد باشندہ گورداسپور ضلع پنجاب سے مرتے ہوئے ای شاد کروا لیجئے وصیت ؎ ہو قبر پہ بہی سایہ دیوار تمہارا

تمت

الحمد للہ والمنت کہ کتاب مسمی تذکرۃ الشعرائے ہنود مطبع رضوی دہلی مین سید محمد میر حسن کے اہتمام سے چہپا

ماہ جنوری [illegible] ء

نقشہ فہرست شعراے مندرجۂ تذکرہ آثار الشعراے ہنود

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
نمبر عام	نمبر ردیف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱	۱	۳	آثم	لالہ گہبیر دیال	۰	۰	متھرا	حی القائم	۰	۱	
۲	۲	۲	آذر	لچھمی نراین	ہر سکھ راے	کایتہ سکسینہ	ٹونک	ایضاً	۰	۹	
۳	۳	۳	آذر	پنڈت جوالا پرشاد	پنڈت [illegible] ابن تیج چند	برہمن کشمیری	متھرا	سمت ۱۹۲۰ مین انتقال ہوگیا	۰	۲	
۴	۴	۳	آرام	مکھن لال	۰	کایتہ	دہلی	تخمیناً ۳۰ برس ہوے انتقال ہوگیا	۰	۱	
۵	۵	۳	آرام	پرم ناتھ راے	۰	کھتری	دہلی	ایضاً	صاحب دیوان	۱	تیراندازی و خوشنویسی مین اچھا دخل رکھتے تھے
۶	۶	۳	آزاد	امر سنگھ	۰	۰	دہلی	آنجہانی	۰	۱	
۷	۷	۳	آزاد	لالہ جوالا پرشاد	۰	۰	فرخ آباد	متھرا مین ہین	۰	۱	
۸	۸	۳	آسان	لالہ سہج رام	۰	۰	الہ آباد	آنجہانی	۰	۱	
۹	۹	۳	آشفتہ	گلاب سنگھ	۰	کھتری	دہلی	آنجہانی	۰	۱۲	تخمیناً چالیس برس ہوے بجنون عشق [illegible]
۱۰	۱۰	۳	آشفتہ	پنڈت امرناتھ	۰	برہمن کشمیری	دہلی	لاہور مین ہین	۰	۱۸	
۱۱	۱۱	۴	آگہ	پنڈت جوالا ناتھ	داتا رام	برہمن	۰	کلکتہ مین ہین	۰	۲	
۱۲	۱۲	۴	اثر	پنڈت برجن ناتھ	۰	کشمیری	لکھنؤ	حی القائم	۰	۲	
۱۳	۱۳	۴	احسن	منشی شام سندر	۰	کایتہ	لکھنؤ	ایضاً	۰	۲	شاگرد منشی دیا کرشن ریحان
۱۴	۱۴	۴	احقر	منشی سیتل پرشاد	۰	۰	لکھنؤ	آنجہانی	بھاگوت منظوم اردو	۵	
۱۵	۱۵	۵	احقر	بلدیو پرشاد	مہا سکھ راے	۰	فرخ آباد	۰	۰	۲	
۱۶	۱۶	۵	اسد	گردھاری لعل	رام دیال	کایتہ کھتری سری باستب	بڑہ ضلع اناؤ	اہلمد کلکٹری لکھنؤ مین	[illegible] منظوم	۷	
۱۷	۱۷	۵	ارمان	راجہ جنمیجی متر	نبیرہ راجہ پتمبر متر	کایتہ بنگالی	شہر کلکتہ	موجود ہین	تذکرہ شاعران اردو	۲	
۱۸	۱۸	۵	اطہر	منشی جگل ناتھ	منشی گردھاری لال	کایتہ	لکھنؤ	لاہور مین ہین	۰	۶	شاگرد منشی جواہر سنگھ جوہر
۱۹	۱۹	۵	افق	دوارکا پرشاد	پورن چند	کایتہ	محلہ نوبستہ لکھنؤ	موجود ہین	۰	۱۹	شاگرد منشی شنکر دیال فرحت
۲۰	۲۰	۶	افگار	منشی انند سروپ	۰	۰	مراد آباد	سنہ ۱۲۹۱ ہجری مین موجود ہین	۰	۰	
۲۱	۲۱	۶	اکبر	رام دین	بھگوان دین	گجراتی	۰	سنہ ۱۲۹۴ ہجری مین موجود ہے	۰	۱۳	ہنود کے تاریخی واقعات [illegible] دس کے خوب کہے ہین
۲۳	۲۲	۷	الفت	منگل سین	۰	کایتہ	عظیم آباد پٹنہ	آنجہانی	۰	۱	شاگرد جرأت شاعر معروف

نمبر شمار	[illegible]	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۲۳	۲۳	۷	انفتی	راجہ پیارے لعل	راے لکھن ہے	کایتھ	عظیم آباد پٹنہ	حی القایم	۰	۱	راجہ رام نراین موزون کی وارث ہین۔
۲۴	۲۴	۷	امانت	امانت راے	۰	۰	دہلی محلہ دریبہ	آنجہانی	۰	۱	شاید مصنف امانت و بہاگوت فارسی سے ہین۔
۲۵	۲۵	۷	اسیر	جوالا شنکر	گنگادت	کایتھ سکسینہ	بریلی	سنہ ۱۸۰۳ء	کتابہاے زین نظم سے بدافع عذاب	۵	
۲۶	۲۶	۷	اندرمن	منشی اندرمن	۰	اگروال مہاجن	مرادآباد	حی القایم	تحفۃ الاسلام وغیرہ چند کتب مباحثہ مذہب	۹۹	
۲۷	۲۷	۸	انور	پنڈت بشمبر ناتھ	کیشو ناتھ	برہمن کشمیری	لکھنو	ایضاً	۰	۷	
۲۸	۲۸	۸	اوباش	منشی جھنولال	۰	۰	دہلی	ایضاً	۰	۲	یہہ صاحب ریختی گو مشہور ہین
۲۹	۲۹	۸	افضل	صاحبہ خانگی بی بی	۰	۰	الہ آباد	ایضاً	۰	۱۲	یہ نیکبخت پردہ نشین شاید عورت قوم کایتھ سے ہین۔
۳۰	۱	۹	بالغ	لالہ ہربنس راے	۰	کایتھ بہٹناگر	گلاؤٹھی	دو برس پیشتر گذر گئے	۰	۱	
۳۱	۲	۹	برج لال	برج لال	۰	۰	کانپور	کانپور مین وکیل ہین	۰	۲	
۳۲	۳	۹	برق	لالہ شنبھو سہاے	۰	۰	میرٹھ	وکیل عدالت ہین	۰	۱	
۳۳	۴	۹	بسمل	پنڈت موتی لعل	۰	کشمیری	دہلی	میر منشی نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب ہین	۰	۱	
۳۴	۵	۹	بسمل	پنڈت بنسیدھر لال	بخشی سیتارام	برہمن	لکھنو	آنجہانی	۰	۳	شاگرد ناسخ
۳۵	۶	۹	برحق	۰	۰	برہمن	۰	۰	۰	۲	
۳۶	۷	۹	بریان	پنڈت [illegible] لال	۰	۰	۰	۰	۰	۲	
۳۷	۸	۱۰	بشاش	دیبی پرشاد مولف رسالہ ہذا	منشی رتن لال بہٹ	کایتھ سکسینہ	اجمیر	نوشت شش ماہ سررشتہ دار اپیل جودھپور	گلدستہ ادب جواب راجستان، تعلیم النسا، تقویم مولید المومنین وغیرہ	۲۲۲	
۳۸	۹	۱۰	۰	بلدیو سہاے	کشوری لعل	کایتھ ماتھر	دہلی	بعد غدر سنجہ مین انتقال ہوا	۰	۰	یہہ خوب چند ذکا صاحب تذکرہ عیار الشعرا کے پوتے تھے۔
۳۹	۱۰	۱۰	بلیغ	منشی جوالا پرشاد	۰	۰	۰	لکھنو مین ہین	۰	۳	
۴۰	۱۱	۱۰	بصیر	پنڈت بشیشر ناتھ	بشمبر ناتھ	کشمیری	دہلی	اب سہارنپور مین ہین	۰	۷	شاگرد اسد اللہ خان غالب
۴۱	۱۲	۱۰	بندرابن	بندرابن عرف سرکار بہادر	منشی لولی سنگہ	کہتری	آگرہ	چند سال ہوئے انتقال ہو گیا	بندرابن ثمر بہار بندرابن	۲	انہون نے بندرابن کتہا بہی چھپوایا ہے۔
۴۲	۱۳	۱۱	۰	بنسی دہر	الیسری پرشاد	کایتھ بہٹناگر	سکندرآباد	اجمیر مین ہین	۰	۱	
۴۳	۱۴	۱۱	بہادر	راجہ بنی بہادر	۰	کایتھ	لکھنو	آنجہانی قریب سنہ ۱۲۰۰ ہجری	۰	۱	نواب شجاع الدولہ والی اودھ کے دیوان تھے۔
۴۴	۱۵	۱۲	بہادر	بابو رن بہادر سنگہ	بابو فتح بہادر سنگہ	۰	آگرہ	۰	۰	۳	
۴۵	۱۶	۱۲	بہادر	راج بہادر	۰	۰	۰	مدرس مدرسہ لاہور مین	۰	۰	

نمبر شمار	نمبر	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۶۷	۵	۳۸	پریشان		پرشاد آذر پنڈت جوالا	کشمیری	.	.	.	۷	نام نہین معلوم ہوا
۶۸	۶	۳۹	پورن	پورن سنگھ	.	کایتھ	دہلی	آنجہانی	.	۴	عالم علم سنسکرت بیدیہی ہے
۶۹	۷	۳۹	بیر	مہاراج سنگھ	.	چوبے	متھرا	ایضاً	.	۳	
۷۰	۸	۳۹	پیارے	لالہ پیارے لال	.	.	متھرا	.	.	۱	
۷۱	۹	۳۹	بھوڑ	تربینی لال	.	کایتھ	پانی پت	دہلی مین ہین	-	۱	اکثر شعر تمسخر آمیز کہتے ہین
۷۲	۱	۳۹	تاب	شتاب رائے	.	برہمن کشمیری	دہلی	آنجہانی	.	۲	
۷۳	۲	۳۹	تابان	پنڈت مہتاب رائے	.	ایضاً	ایضاً	ایضاً	.	۲	ہمعصر و ہم مشاعرہ میر درد
۷۴	۳	۴۰	تاثیر	لالہ کنہیا لال	کیول کشن	.	فرخ آباد	.	.	۴	
۷۵	۴	۴۰	تجلی	للی جی	.	.	.	۱۲۸۵ء	.	۴	شاگرد منشی بینڈو لال زار
۷۶	۵	۴۰	تحسین	لالہ بلدیو سہائے	.	.	متھرا	-	.	۱	
۷۷	۶	۴۰	تسلی	لالہ میکارام	بخشی گوپال رائے	کایتھ	اٹاوہ و لکھنو	۱۲۰۰ء	.	۵	نواب آصف الدولہ والی لکھنو کے عہد مین ہے۔
۷۸	۷	۴۰	تسلیم	دیبی پرشاد	سادھو رام	.	.	.	.	۳	
۷۹	۸	۴۰	تسکین	پنڈت گنگا داس	.	کشمیری	.	.	.	۱	
۸۰	۹	۴۰	تمنا	منشی کنول پرشاد	.	.	لکھنو	.	.	۳	
۸۱	۱۰	۴۰	تمنا	منشی رام سہائے	پورن چند	کایتھ سکسینہ	لکھنو	مہتمم اخبار سررشتہ تعلیم	قریب ۲۵ کتابون کے	۱۴	
۸۲	۱۱	۴۱	تمیز	کالی رائے	دیوی پرشاد عزیز مالک مطبع تمنائے	.	فتح گڈھ	.	.	۲	
۸۳	۱۲	۴۱	تمکین	پنڈت دکھنا مل	.	کشمیری	.	-	-	۱	
۸۴	۱	۴۲	ثابت	منشی رادھیکا پرشاد	.	.	لکھنو	.	.	۷	
۸۵	۲	۴۲	ثاقب	لالہ دیاکی پرشاد	.	.	.	.	-	۱	
۸۶	۱	۴۲	جام	کنور سین	.	-	بڈہولی ضلع مظفر نگر	.	.	۱	
۸۷	۲	۴۲	جگناتھ	دیکنا تھہ	بشن پرشاد	کایتھ کرنا	انکاری ضلع لکھنو	وکیل عدالت	کرشن ساگر بال لیلا وغیرہ	۴	
۸۸	۳	۴۳	جنون	چندر پرشاد	کالکا پرشاد	-	لکھنو	.		۲	
۸۹	۴	۴۳	جنون	مائیدیال	نوتا جی رائے	.	-	نائب سررشتہ دار کلکٹری میرٹھ ہین۔	.	۳	

نمبر شمار	نمبر ردیف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۹۰	۵	۴۲	جنون	منشی کشن سہائے	۰	۰	سکندرآباد	۰	۰	۵	
۹۱	۶	۴۳	جواہر	جواہر سنگھ	۰	۰	۰	آنجہانی	۰	۱	شاگرد میاں جرأت
۹۲	۷	۴۳	جودت	ہری رام	۰	۰	اٹک	ایضاً	۰	۱	شاہ عالم بادشاہ کے عہد میں تھے
۹۳	۸	۴۳	جودت	پنالال	۰	۰	۰	۰	۰	۱	
۹۴	۹	۴۳	جوش	سری رام	شیو سہائے	۰	۰	مختار عدالت میرٹھ	۰	۲	
۹۵	۱۰	۴۳	جوش	بابو کلیان سنگھ	دیوان سنگھ	کایستھ ماتھر	سکندرآباد	نیا نگر میں ہیں	۰	۰	
۹۶	۱۱	۴۴		جوگل کشور	دیوان تربھون لال	۰	بھوپال	حی القائم	۰	۱	
۹۷	۱۲	۴۴	جوہر	جواہر لال	۰	۰	۰	۰	۰	۱	
۹۸	۱۳	۴۴	جوہر	پنڈت دینا ناتھ	پنڈت دیبی پرشاد	کشمیری	لکھنؤ	۰	صاحب دیوان	۳	
۹۹	۱۴	۴۴	جوہر	مادھو رام	جواہر مل	ساہوکار	فرخ آباد	۰	۰	۳	
۱۰۰	۱۵	۴۴	جوہر	شیورام	۰	کایستھ سکسینہ	بریلی	۰	جوہر الترکیب	۲	
۱۰۱	۱۶	۴۴	جوہر	جواہر سنگھ	[illegible] سنگھ	ایضاً	لکھنؤ	مصاحب راجہ بلرامپور	دیوان و مثنویات انشا وغیرہ کتب متعدد	۸۰	
۱۰۲	۱۷	۴۸	جوہری	جوالا پرشاد	۰	ایضاً	رامپور	آنجہانی	۰	۱	
۱۰۳	۱۸	۴۸	چمن	چمن ناتھ	۰	کایستھ	دہلی	ایضاً	۰	۱	شاگرد میر درد
۱۰۴	۱۹	۴۸	۰	جمیل	موتی لعل	ایضاً	الہ آباد	ایضاً	۰	۱	
۱۰۵	۱	۴۸	چمن	بہاری لعل	گنگا پرشاد		سیتاپور	۰		۱	
۱۰۶	۲	۴۸	چمن	شادی لعل	۰	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القائم	الف لیلہ منظوم	۸	
۱۰۷	۱	۴۸	حامد	گھنشی لال	۰	۰	شنگیر	۰	۰	۱	
۱۰۸	۲	۴۸	حاضر	رادھا کشن	برج لال	کایستھ سریباستب	کانپور	مختار عدالت ہیں	۰	۲	
۱۰۹	۳	۴۹	حریف	منی لال	۰	۰	لکھنؤ	۰	۰	۰	برادر بینی پرشاد ظریف
۱۱۰	۴	۴۹	حسن	لالہ [illegible] چند	۰	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	محلہ نوبستہ میں رہتے ہیں	۰	۰	
۱۱۱	۵	۴۹	حشمتی	لالہ [illegible]	۰	۰	۰	منصف مظفرپور سے	۰	۱	
۱۱۲	۶	۴۹	حضور	لالہ بال مکند	۰	کھتری	دہلی	آنجہانی	۰	۱۱	شاگرد میر درد تھے
۱۱۳	۷	۴۹	حضور	سید احمد لال	منشی [illegible]	۰	۰	ڈپٹی کلکٹر بلندشہر ضلع میرٹھ	۰	۲	

نمبر شمار	نمبر ردیف	نمبر صفحه	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱۱۴	۸	۴۹	حضور	پنڈت بیربل زتشی	•	کشمیری	لکھنؤ	•	•	۵	
۱۱۵	۹	۴۹	حوشم	منشی دیبی چند	منشی برج لال	کہتری	دھلی	انجہانی ہوئے برس اول مصفات کے	جنگ نامہ	۲	بڑی عالم فاضل خوشنویس اور نادر الاثانی تھے -
۱۱۶	۱۰	۵۰	حیرت	پنڈت اجودھیا پرشاد	•	کشمیری	لکھنؤ	•	دیوان اور چند نمونے	۱	فن موسیقی و تیراندازی بھی خوب جانتے تھے
۱۱۷	۱۱	۵۰	حیرت	ذوقی رام	•	•	دھلی	۱۲۲۳ ہجری میں قضا کی	•	۱	
۱۱۸	۱۲	۵۰	حیف	موتی لال	شیب سنگھ	•	لکھنؤ	•	•	۱	شاگرد میر سوز
۱۱۹	۱	۵۱	خبیر	پنڈت رتن لال	پنڈت نراین داس ضمیر ملک الشعرا دھلی	کشمیری	دھلی	حی القایم	•	۵	
۱۲۰	۲	۵۱	خرد	بال مکند پرشاد	•	کہتری	دھلی	•	•	۱	
۱۲۱	۳	۵۱	خرد	رام نراین	•	کشمیری	•	•	•	۱	
۱۲۲	۴	۵۱	خفی	راجہ بابو	•	•	عظیم آباد	•	•	۲	
۱۲۳	۵	۵۱	خلق	بیادو رائے	•	•	حیدرآباد	•	•	۱	
۱۲۴	۶	۵۱	خورشید	پنڈت سورج پرشاد	پنڈت دیارام	•	•	•	•	۱	
۱۲۵	۷	۵۱	خوشی	دیوان گنپت رائے	•	•	لکھنؤ	•	•	•	
۱۲۶	۸	۵۱	خورم	منشی ہرگوبند	•	•	متھرا	•	•	•	
۱۲۷	۹	۵۱	خوشتر	بشمبر دیال	•	کایتھ	لکھنؤ	حی القایم	•	۲	
۱۲۸	۱۰	۵۱	خوشتر	منشی جگناتھ	•	کایتھ سریباستب	لکھنؤ	انجہانی ۱۲۹۰ھ	رامائن و بھاگوت و مثنوی جت گوبت	۷۰	
۱۲۹	۱۱	۵۲	خیالی	منشی خیالی رام	•	ایضاً	ایضاً	حی القایم	•	۴	
۱۳۰	۱	۵۲	داس	شنکر داس	•	•	پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ	حی القایم	جنگنامہ روم و روس و تذکرہ نقشہ زندگی	۲	
۱۳۱	۲	۵۲	دانا	روشن لال	مہتاب رائے	کایتھ	لکھنؤ	•	•	۲	
۱۳۲	۳	۵۴	دانا	سوبہارام	•	•	کلکتہ	علاقہ داکرسٹہ میں	•	۱	
۱۳۳	۴	۵۴	دانش	منشی مکند لال	•	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	•	•	۲	
۱۳۴	۵	۵۴	دایم	نظام الدولہ نجم الملک رای متہر چند بہادر	سجان رائے	ایضاً	ایضاً	سمت ۱۹۰۱ میں قضا کی	•	•	

نمبر شمار	نمبر	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱۳۵	۶	۵۴	دریا	پنڈت رتن ناتھ	پنڈت اجودھیا ناتھ سنگھ	کشمیری	لکھنؤ	•	•	۸	
۱۳۶	۷	۵۴	دریا	نند لال	-	•	•	محافظ دفتر راج کوٹھی مین	•	۱	
۱۳۷	۸	۵۴	دل	دیبی پرشاد	•	•	مرشد آباد	•	•	۱	
۱۳۸	۹	۵۴	دل	دوارکا پرشاد	رای پوہو چند	کایتہ سکسینہ	لکھنؤ	می القایم	•	۲	
۱۳۹	۱۰	۵۴	دلخوش	بہادر سنگھ	نبیرہ راجہ خوشحال راے محمد شاہی	کہتری	دہلی	آنجہانی	•	۱	
۱۴۰	۱۱	۵۴	دلسوز	لچھمی نراین	آتما رام	•	فرخ آباد	•	-	۱	
۱۴۱	۱۲	۵۵	دلگیر	چھنو لال	..	کایتہ سکسینہ	لکھنؤ	آنجہانی	•	۳	یہ مرثیہ مین تو دلگیر تخلص کرتے تھے اور غزل مین طرب اور آخر عمر مین مسلمان ہوگئے تھے
۱۴۲	۱۳	۵۵	دیوانہ	راے سروپ سنگھ عرف سرب سکھ	•	کایتہ	عظیم آباد	آنجہانی	چار دیوان فارسی	۳	
۱۴۳	۱	۵۵	ذرہ	مرزا راجہ رام ناتھ بہادر	•	•	دہلی	آنجہانی	•	۱	
۱۴۴	۲	۵۵	ذرہ	لالہ شنکر لال	.	کایتہ	لکھنؤ	•	-	۵	
۱۴۵	۳	۵۵	ذرہ	اتواری لال	•	•	کلکتہ	•	•	۱	
۱۴۶	۴	۵۵	ذرہ	لالہ جوالا پرشاد	لالہ رام نراین	•	فرخ آباد	•	•	۱	
۱۴۷	۵	۵۵	ذکا	خوب چند	.	کایتہ ماتہر	دہلی	آنجہانی	تذکرہ عیار الشعرا	۵	
۱۴۸	۶	۵۶	ذکا	پنڈت سری کشن	پنڈت دیا رام	کشمیری	•	فرخ آباد مین ہین	•	۱	
۱۴۹	۷	۵۶	ذکی	گنگا پرشاد	نراین لال	کایتہ سری باستب	جہاین ضلع متھرا	سعد آباد مین ہین	-	•	
۱۵۰	۸	۵۶	ذوقی	ذوقی رام	.	عطر فروش	مراد آباد	آنجہانی	•	۱	
۱۵۱	۱	۵۶	راجہ	راجہ رام سنگھ مہاراج بلوان	مہاراجہ جسونت سنگھ والی ناہن	برہمن	آگرہ	آنجہانی	دیوان	۱۸	
۱۵۲	۲	۵۶	راجہ	راجہ بہادر	مہاراجہ شتاب راے	کایتہ	عظیم آباد	آنجہانی	•	۱	شاید نام انکا بھوانی سنگھہ تھا
۱۵۳	۳	۵۹	راجہ	مہاراجہ دگوجی سنگھ بہادر رئیس بلرام پور اودہ	راجہ ارجن سنگھ بہادر	راجپوت بریاز	بلرام پور اودہ	۱۸۸۲ء مین انتقال ہوگیا	دیوان	۲۳۳	

نمبر شمار	نمبر	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱۷۵	۲۵	۶۷	رند	گنگا پرشاد	.	کشمیری	لکھنؤ	.	.	۶	شاگرد جرات تھے
۱۷۶	۲۶	۶۷	رند	کھیم نرائن	.	کھتری	لکھنؤ	آنجہانی	.	۲	طبیب بھی تھے
۱۷۷	۲۷	۶۷	رنگین	پورن لال	.	کایتھ سکسینہ	دہلی	.	.	۱	
۱۷۸	۲۸	۶۸	رنگین	رنگین لال	.	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القایم	سنگاسن بتیسی نظم	۱	
۱۷۹	۲۹	۶۸	رونق	لالہ رام سہائی	حکیم منا لال	کایتھ	لکھنؤ	آنجہانی	.	۴	
۱۸۰	۳۰	۶۸	رونق	رگھبیر پرشاد	بھولی پرشاد	.	بریلی	ڈپٹی کلکٹر ہیں	.	۱	
۱۸۱	۳۱	۶۹	ریحان	دیا کرشن	.	کایتھ سری باستب	لکھنؤ	آنجہانی	دیوان نامہ ریحان	۴۲	
۱۸۲	۳۲	۷۰	رئیس	بابو بینی پرشاد	.	.	خیرآباد	.	.	.	
۱۸۳	۱	۷۰	زار	بابو لالہ دولت رائے	لالہ شنکر لال	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	آنجہانی	تصنیفات کا نام نہیں معلوم ہوا	۵	
۱۸۴	۲	۷۰	زار	نیمی لال	لالہ میدنی لال	کایتھ	لکھنؤ	آنجہانی	انتخاب گلزار قصائد	۳	
۱۸۵	۳	۷۰	زاہد	برہم چاری	.	برہمن	دہلی	حی القایم	.	۵	
۱۸۶	۴	۷۱	زخمی	پرمانند جی راج نرائن	.	کایتھ سری باستب	کاکوری علاقہ اودھ	ایضاً	.	۳	
۱۸۷	۱	۷۱	ساقی	منشی شنکر لال	منشی جگو چند	کایتھ سری باستب	سکندر آباد	سہارنپور میں ہیں	-	۴	
۱۸۸	۲	۷۱	سالک	سالگرام	دیب رائے	کھتری	دہلی	موجود	.	۲	
۱۸۹	۳	۷۱	سایل	منشی منوہر پرشاد	.	.	.	بلرام پور میں ہیں	.	.	
۱۹۰	۴	۷۱	سبز	لکپت رائے	.	کایتھ سکسینہ	مچھریٹہ ضلع اودھ	.	.	۲	
۱۹۱	۵	۷۱	سچدانند	منا لال	راجہ درگا پرشاد	.	لکھنؤ	.	.	۴	
۱۹۲	۶	۷۲	سحاب	کنور گوپال سنگھ	راجہ سالگرام	مہاجن	دہلی	وکیل دہلی ہیں	.	۲	
۱۹۳	۷	۷۲	سحر	اجودھیا پرشاد	رام دیال	.	لکھنؤ	.	.	۴	
۱۹۴	۸	۷۲	سحر	منشی دیوی پرشاد	.	.	بداؤن	.	رسالہ قیافہ	۱۰	
۱۹۵	۹	۷۲	سحر	دیبی پرشاد	.	.	.	ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بدایوں ہیں	.	۱۵	
۱۹۶	۱۰	۷۳	سخن	رام دیال	پریم سکھ	.	لکھنؤ	آنجہانی	قصاید	۱۵	

نمبر شمار	نمبر ردیف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱۹۷	۱۱	۷۳	سخنور	دیوان سنگھ	رائے صاحب سنگھ	کایتھ	دھلی	ابتدائی	.	۱	
۱۹۸	۱۲	۷۳	سرشار	لاله ملوک چند	.	.	لکھنؤ	.	.	۱	
۱۹۹	۱۳	۷۳	سرشار	پنڈت رتن ناتھ	.	کشمیری	لکھنؤ	اوڈیٹر اودھ اخبار لکھنؤ میں	فسانۂ آزاد	.	
۲۰۰	۱۴	۷۴	سرور	لاله ٹیک رام	لاله حکم [illegible]	.	فتح گڈھ	فرخ آباد میں ہیں	.	۱	
۲۰۱	۱۵	۷۴	سرور	.	.	کایتھ	.	جے پور میں ہیں	.	.	نام نہیں معلوم ہوا
۲۰۲	۱۶	۷۴	سعد	لاله جوالا ناتھ	.	کایتھ ماتھر	اجمیر	نائب [illegible] جیپور [illegible] رجپوتانه			
۲۰۳	۱۷	۷۴	سعید	لاله کنور بہادر	لاله گنگا پرشاد	.	فرخ آباد	.	.	۱	
۲۰۴	۱۸	۷۴	سلیم	لاله منوہر لال [illegible]	.	.	بھوپال	حی القایم	.	۴	
۲۰۵	۱۹	۷۵	ساجت	لاله بخت بہادر	منشی [illegible]	کایتھ	لکھنؤ	.	.	۵	
۲۰۶	۱	۷۵	شاد	منشی سنو لال	دوتی رام	کایتھ	دھلی	پٹیاله میں ہیں	.	۱	
۲۰۷	۲	۷۵	شاد	منشی کنہیا لال	بیت رام	کایتھ سکسینه	اجمیر	سنه ۱۹۲۱ میں قضا کی	رساله علم تصوف	۲	
۲۰۸	۳	۷۵	شاد	منشی رام پرشاد	.	.	سہارنپور	.	.	۳	
۲۰۹	۴	۷۵	شاد	منشی منوہر پرشاد	.	.	.	.	.	۱	
۲۱۰	۵	۷۵	شاد	.	.	برہمن	.	.	.	۱	
۲۱۱	۶	۷۶	شاد	منشی رام پرشاد	.	.	دھلی		صاحب دیوان	۱	
۲۱۲	۷	۷۶	شاد	رائے [illegible] پرشاد	.	.	حیدر آباد	.	.	۱	
۲۱۳	۸	۷۶	شاد	منشی [illegible] پرشاد	چودہری [illegible] سنگھ	کایتھ سکسینه	لکھنؤ	بلرامپور میں ہیں	.	۲	
۲۱۴	۹	۷۶	شاداب	رنگین لال	.	.	کانپور	اپنے وطن میں ہیں	.	۵	
۲۱۵	۱۰	۷۶	شادان	منشی شادی لال	.	کایتھ کہری	بلگرام	۱۲۵۲ھ میں قضا کی	امیرنامه و مثنوی	۴	
۲۱۶	۱۱	۷۷	شادان	[illegible] لعل	.	کایتھ	.	.	.	۱	
۲۱۷	۱۲	۷۷	شادان	خاتم عصر مہاراجه چندو لال	[illegible]		[illegible] بریلی ضلع لکھنؤ	.	.	۲	دیوان و وزیر حیدر آباد دکن تھے اور اب انکے پوتے [illegible] پرشاد دیوان ہیں
۲۱۸	۱۳	۷۷	شادان	خوشوقت رائے	.	.	چاندور	.	.	۱	

نمبر شمار	نمبر	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۲۶۲	۱۰	۸۸	صمیم	تلسی داس	.	سادھو	دھلی	آنجہانی	.	۱	بڑے حکیم پنڈت اور استاد علم موسیقی کے تھے
۲۶۳	۱	۸۸	ضبط	کنہیا لال	موہن لال	کایستھ بھٹناگر	مرادآباد	حی القایم	.	۳۱	ربط کے بھائی ہیں
۲۶۴	۲	۸۸	ضبط	بھیم سین	.	.	.	مرادآباد میں ہیں	.	.	
۲۶۵	۳	۸۸	ضمیر	گنگا داس	.	.	.	آنجہانی	.	۳	رمال بھی تھے
۲۶۶	۴	۸۹	ضمیر	راجہ بلدیو سنگھ	.	.	سبرہٹہ	.	.	۴	
۲۶۷	۵	۸۹	ضمیر	پنڈت نراین داس	.	پنڈت کشمیری	دھلی		دیوان فارسی	۱	مرزا کا خطاب لکھنؤ بادشاہ دہلی سے ملا تھا
۲۶۸	۱	۸۹	طالب	الائچی رام	سوبی رام	برہمن سارسوت	جلال آباد	.	.	۵	
۲۶۹	۲	۸۹	طالب	پنڈت کشن لال	.	کشمیری	دھلی	اکونٹنٹ تھے	.	۶	
۲۷۰	۳	۹۰	طالع	لالہ بندو لال	.	.	حیدرآباد	.	.	۱	
۲۷۱	۴	۹۰	طاہر	بابو بیچا رائے	بھکن لال		ضلع ترہٹ	عظیم آباد میں ہیں	.	۲	
۲۷۲	۵	۹۰	طاہر	رام پرشاد	.	کھتری	.	گوالیار میں ہیں	.	۲	
۲۷۳	۶	۹۰	طرب	گردھاری لال	.	.	امروہہ	آنجہانی	.	۲	
۲۷۴	۷	۹۰	طرب	منشی گوپال سہائے	پنڈت برج لال	کشمیری	مین پوری	فتحگڑھ میں ہیں	.	۱	
۲۷۵	۸	۹۰	طرب	موتیلعل	.	کھتری	دھلی	آنجہانی	.	۱	شاگرد شاہ نصیر
۲۷۶	۹	۹۰	طرب	دہومی لال	.	.	دھلی	آنجہانی	.	۵	ایضاً برادرزادہ راجہ کنول نین
۲۷۷	۱۰	۹۰	طرب	جھنو لال	.	.	.	.	.	.	شاگرد رشید ناسخ
۲۷۸	۱۱	۹۰	طرز	لالہ گنج بہاری لال	رامی دین	.	لکھنؤ	حی القایم	.	۴	
۲۷۹	۱۲	۹۱	طوبی	راجہ بہال سنگھ بہادر	.	.	رئیس کپورتھلہ	.	.	۲	
۲۸۰	۱	۹۱	ظالم	ظالم سنگھ	.	برہمن	دھلی	آنجہانی	.	۲	ملازم سرکار بیگم سمرو
۲۸۱	۲	۹۱	ظاہر	رام پرشاد	.	کھتری	دھلی	.	.	۹	
۲۸۲	۳	۹۱	ظریف	بینی پرشاد	روشن لال	.	لکھنؤ	آنجہانی	دیوان	۲	شاگرد مصحفی
۲۸۳	۴	۹۱	ظہور	لالہ شیو سنگھ	.	.	دھلی	.	.	۱	
۲۸۴	۵	۹۱	ظہیر	لالہ [illegible]	.	کایستھ	دہلی	آنجہانی	.	۱۳	قریب سنہ ۱۲۹۰ ہجری کی قضا کی

نمبر	نمبر	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۲۹۵	۱	۹۲	عابد	منشی دیوی دیال	.	کایتہ سکسینہ	قنوج	حی القایم	دیوان و عابد کرپا وغیرہ ۱۲ کتب اردو و فارسی	۳	
۲۹۶	۲	۹۳	عاجز	منشی لچھمی نراین	.	کایتہ	قنوج	حی القایم	.	۷	برادر عابد
۲۹۷	۳	۹۳	عاجز	رای پربہ بخند	.	ایضاً	لکھنو	ایضاً	.	۱	
۲۹۸	۴	۹۳	عاجز	رای پورہ بخند	چھبن لال	.	خیرآبادی		چند پوتھیان نظم	۱	
۲۹۹	۵	۹۳	عاجز	لالہ سوبھا رام	.	.	دھلی	.	.	۲	
۲۹۰	۶	۹۳	عاجز	زور آور سنگھ	.	کھتری	ایضاً	.	.	۲	انند رام مخلص کے پوتی ہین
۲۹۱	۷	۹۳	عاجز	لالہ گردہاری لال	.	کایتہ	دھلی	.	تاریخ غدر وغیرہ چند کتب	۲	
۲۹۲	۸	۹۴	عاشق	سمبت لال	.	.	فیض آباد	.	.	۱	
۲۹۳	۹	۹۴	عاشق	پنڈت [illegible] نراین	رام نراین	کشمیری	دھلی	.	.	۱	
۲۹۴	۱۰	۹۴	عاشق	منشی سوبھا رائے	.	.	.	.	.	۱	
۲۹۵	۱۱	۹۴	عاشق	دیارام	پنڈت روپچند	کشمیری	دھلی	.	.	۱	
۲۹۶	۱۲	۹۴	عاشق	سدا سکھ	.	.	.	آنجہانی	.	۱	
۲۹۷	۱۳	۹۴	عاشق	بانکی بہاری	.	.	.	فرخ آباد مین ہین	.	۱	
۲۹۸	۱۴	۹۴	عاشق	بخشی بھولا ناتھ	راجہ گوپی ناتھ	کشمیری	.	.	.	۲	
۲۹۹	۱۵	۹۴	عاشق	رام سکھ	.	کھتری	.	.	.	۱	شاگرد شاہ نصیر
۳۰۰	۱۶	۹۴	عاشق	سوامی برہمہ نند سرسوتی	.	سوامی	سیالکوٹ	.	.	۱	
۳۰۱	۱۷	۹۴	عاشق	تونگر سنگھ	.	.	فتح پور ہنسوا	.	.	.	
۳۰۲	۱۸	۹۴	عاشق	پنڈت کنہیا لال	ٹھاکر داس	کشمیری	دھلی	میر منشی ریاست گڑھ امیٹھی ہین	دیوان عاشق، باغ عاشق، تکسیر بحر العروض، بغاوت ہند ترجمہ، عہد نامجات وغیرہ	۱۲	
۳۰۳	۱۹	۹۵	عاشق	مہاراجہ کلیان سنگھ	مہاراجہ شتاب رائے	کایتہ سکسینہ	عظیم آباد	آنجہانی	دیوان	۱	مہاراجہ شتاب رائے کے سوانح عمری بھی شامل ہین
۳۰۴	۲۰	۱۰۴	عاشق	گھنشیام لال	کیول کشن	کایتہ	حصار	جی پور مین ہین	.	.	

نمبر شمار	نمبر	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۳۰۵	۲۱	۱۰۳	عاصی	گنپشام رائے	منشی موتی چند ترہم شاہ ناتھ	کایستھ ماتھر	دہلی	بعد غدر انتقال ہوا	.	۴	
۳۰۶	۲۲	۱۰۳	عاصی	لالہ سالگرام	.	.	.	ناظر عدالت منصفی جلال آباد لکھنؤ ہے	.	۱	
۳۰۷	۲۳	۱۰۳	عاصی	منشی مہیت رائے	لالہ ایسری سنگھ	.	اوگر پور	.	.	۱	
۳۰۸	۲۴	۱۰۳	عاصی	منشی مہتاب رائے	.	.	لکھنؤ	ملازم مطبع اودھ اخبار	.	۴	
۳۰۹	۲۵	۱۰۳	عاصی	منشی طوطا رام	.	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	آنجہانی	.		اوستاد منشی [illegible]
۳۱۰	۲۶	۱۰۴	عاقل	لالہ مکھن لال	.	.	الٰہ آباد	اہلمد کلکٹری ہیں	.	۳	
۳۱۱	۲۷	۱۰۴	عبرت	دولت رام	رائے ہیرا لال	کایستھ	دہلی	قضا سے ۱۲۹۵ ہجری میں	.	۳	
۳۱۲	۲۸	۱۰۴	عزیز	بہکاری لال	.	.	الٰہ آباد	سنہ ۱۱۹۶ ہجری	.	۷	شاگرد خواجہ میر درد
۳۱۳	۲۹	۱۰۴	عزیز	شیو ناتھ	.	مہاجن	دہلی	.	.	۱	
۳۱۴	۳۰	۱۰۴	عزیز	مہاراج سنگھ	.	کایستھ	دہلی	آنجہانی	.	۷	انہوں نے اپنے استاد شاہ نصیر کے کلام کو جمع کیا ہے۔
۳۱۵	۳۱	۱۰۴	عزیز	دیبی پرشاد	مکھن لال	.	شاہجہانپور	فتحگڈھ میں ہیں	.	۱	
۳۱۶	۳۲	۱۰۴	عزیز	منشی کنور سین	ندہی لال	کایستھ	دہلی	قضا سے سنہ ۱۲۸۲ میں	حاشیہ گلستان	۱	
۳۱۷	۳۳	۱۰۵	عزیز	رام سہائے	.	کایستھ سری باستب	لکھنؤ	.	.	.	
۳۱۸	۳۴	۱۰۵	عزیز	منشی تلسی رام	.	.	سلطانپور	سنہ ۱۲ ہجری	مثنوی مخزن عشق	۹	
۳۱۹	۳۵	۱۰۵	عاشق	.	.	.	.	زمانہ سابق	.	۱	
۳۲۰	۳۶	۱۰۵	عشرت	پنڈت موہن سنگھ	.	برہمن قنوجیہ	میرٹھ	سنہ ۱۸۶۰ء	.	۱	
۳۲۱	۳۷	۱۰۵	عشق	برج موہن لعل	جوالا پرشاد	کایستھ	ٹونک	حی القائم	.	۲	
۳۲۲	۳۸	۱۰۵	عطارد	راجہ بالکرشن	.	.	.	.	.	۳	
۳۲۳	۳۹	۱۰۵	علم	منشی چنتو سہائے	لالہ بہاری پرشاد	.	الٰہ آباد	غازی پور میں ہیں	.	۴	
۳۲۴	۴۰	۱۰۶	عمدہ	چنتا رام	.	کشمیری	دہلی	.	.	۲	
۳۲۵	۴۱	۱۰۶	عندلیب	گوبند سنگھ	.	.	دہلی	کلکتہ میں ہیں	نغمہ عندلیب	۱	
۳۲۶	۴۲	۱۰۶	عیاش	خیالی رام	.	کایستھ	دہلی	.	.	۱	
۳۲۷	۴۳	۱۰۶	عیاش	رگھبر نراین	.	.	.	.	چمنستان بہار	۱	

نمبر شمار	نمبر ردیف	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۳۵۰	۱۱	۱۰۹	فرحت	لالہ نیاسنگھ	.	.	الہ آباد	.	.	۱	
۳۵۱	۱۲	۱۰۹	فرحت	کیدار ناتھ	بیتی رام	پنڈت دکھنی	لکھنو	.	.	۳	
۳۵۲	۱۳	۱۰۹	فرحت	اندر پرشاد	.	پنڈت کشمیری	.	.	.	۵	
۳۵۳	۱۴	۱۱۰	فرحت	لالہ کنور چند	.	.	متھرا	.	.	۱	
۳۵۴	۱۵	۱۱۰	فرحت	شنکر دیال	منشی بودھ سنگھ	کایتھ سکسینہ	لکھنو	حی القایم	دیوان منظوم ... چند کتب عمدہ	۵۲	
۳۵۵	۱۶	۱۱۲	فرحت	دیبی پرشاد	مہاراج پرشاد	کشمیری	لکھنو	.	.	۳	
۳۵۶	۱۷	۱۱۲	فروغ	نند کشور لال	.	کایتھ سری باستب	.	بلرام پور میں	.	۲	
۳۵۷	۱۸	۱۱۲	فریاد	صاحب رائے	رائے سندر	کایتھ	لکھنو	انجہانی	.	۴	
۳۵۸	۱۹	۱۱۳	فصیح	پنڈت سکھن لال	بیجے لال	کشمیری	فرخ آباد	.	.	۱	
۳۵۹	۲۰	۱۱۲	فصیح	بچولال	.	.	.	بلرام پور میں ہیں	.	.	
۳۶۰	۲۱	۱۱۲	فضا	منشی گنیش پرشاد	.	.	لکھنو	حی القایم	گلزار فصاحت ...	۱۹	
۳۶۱	۲۲	۱۱۳	فقیر	منشی لالہ کنور پرشاد	.	.	.	.	.	۱	
۳۶۲	۲۳	۱۱۳	فقیر	منشی اندرمن	.	.	.	.	.	.	
۳۶۳	۲۴	۱۱۳	فگار	پنڈت دیا شنکر	.	کشمیری	.	بلرام پور میں ہے	.	۱۱	
۳۶۴	۲۵	۱۱۳	فہیم	پنڈت بنسی لال	بدری ناتھ	ایضاً	لکھنو	.	.	۸	
۳۶۵	۲۶	۱۱۳	فیض	کرپا کشن	.	ایضاً	لکھنو	.	.	۱	
۳۶۶	۱	۱۱۳	قدیر	منشی پیارے لال	.	.	لکھنو	.	.	۱	
۳۶۷	۲	۱۱۴	قدیم	لالہ جواہر لال	.	.	دہلی	.	.	۵	
۳۶۹	۳	۱۱۴	قیصر	گوری شنکر	من بہاون لال	کایتھ	دہلی	حی القایم	.	۱	
۳۷۰	۴	۱۱۴	قیصر	رائے بہری کرشن چند مالک مطبع قیصر لکھنو	.	.	لکھنو	ایضاً	.	۴	
۳۷۱	۱	۱۱۴	کامل	شاگرد آتش	.	کشمیری	.	.	.	۱	
۳۷۲	۲	۱۱۴	کامل	لالہ سوہن لال	سادھو رام	.	.	.	.	۶	
۳۷۳	۳	۱۱۴	کاشی	لالہ کاشی پرشاد	.	.	.	الہ آباد میں ہیں	.	۲	

نمبر شمار	نمبر حرف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۳۹۸	۱	۱۱۸	مایل	لالہ ترلان پرشاد		کایتھ	لکھنؤ	۔	۔	۲	
۳۹۹	۲	۱۱۸	مبتلا	لالہ چھٹمی سہای	۔	۔	اودھ تاپ گڑھ	الہ آباد مین ہین	۔	۲	
۴۰۰	۳	۱۱۸	مبتہج	لالہ لکھو چند	۔	۔	۔	۔	۔	۲۰	
۴۰۱	۴	۱۱۸	متہرا ناتھ	متہرا ناتھ	۔	۔	متہرا	۔	۔	۲	
۴۰۲	۵	۱۱۸	متھو	لالہ متھو لال	۔	۔	متھرا	۔	۔	۲	
۴۰۳	۶	۱۱۸	مجذوب	گوری شنکر	خیراتی لال	۔	۔	پیشکار تحصیل ہزارہ مین	۔	۱	
۴۰۴	۷	۱۱۸	مجروح	منشی کشن چند	۔	کشمیری	لکھنؤ	۔	۔	۱	
۴۰۵	۸	۱۱۹	مجروح	لالہ دوارکا پرشاد	بخاور لال چودہری	۔	فرخ آباد	۔	۔	۱	
۴۰۶	۹	۱۱۹	مجنون	لالہ شنکر لال	دونمی لال	۔	ایضاً	۔	۔	۲	
۴۰۷	۱۰	۱۱۹	محبوب	محبوب سنگھ	گلاب سنگھ	کھتری	دہلی	حی القایم	۔	۱	
۴۰۸	۱۱	۱۱۹	محروم	لالہ انگد رائے	۔	۔	فرخ آباد	۔	۔	۱	
۴۰۹	۱۲	۱۱۹	مخلص	انند رام	۔	کھتری	دہلی	آنجہانی			محمد شاہ بادشاہ کی عہد مین بڑی امیر ہوگذری ہین
۴۱۰	۱۳	۱۱۹	مخلص	بابو منشی دھر	۔	۔	۔	۔	۔	۔	
۴۱۱	۱۴	۱۱۹	مداری لال	مداری لال	۔	۔	لکھنو	۔	اندر سبھا	۳	
۴۱۲	۱۵	۱۱۹	مدہوش	منشی کنو جی	برج لال	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	موجود ہین	دیوان مسمی بہارستان عشق	۲	
۴۱۳	۱۶	۱۱۹	مدہوش	پنڈت پیارے رام داس	پنڈت گلاب سنگھ	گوڑ برہمن	دہلی	ایضاً	۔	۲	
۴۱۴	۱۷	۱۲۰	مدہوش	ایشی پرشاد	۔	۔	۔	۔	پوتہی گوپی چند	۱	
۴۱۵	۱۸	۱۲۰	مردت	ناسکرن ویشنو ناتھو جی	پنڈت بستی رام	پنڈت دکھنی	لکھنؤ	۔	۔	۹	
۴۱۶	۱۹	۱۲۰	مریخ	جانکی پرشاد	جوگل کشور	۔	فرخ آباد	۔	۔	۹	
۴۱۷	۲۰	۱۲۰	مست	۔	۔	کھتری	پنجاب گوجرانوالہ	۔	۔	۴	
۴۱۸	۲۱	۱۲۰	مسرت	عوض رائے		۔	۔	۔	۔	۔	
۴۱۹	۲۲	۱۲۰	مسرت	شنکر ناتھ	۔	کایتھ	دہلی	۔	۔	۱	
۴۲۰	۲۳	۱۲۰	مسرور	گردہاری لال	۔	۔	حیدر آباد	۔	۔	۱	
۴۲۱	۲۴	۱۲۰	مشتاق	شاکر راو ٹھاکر کیمت رائے	۔	راجپوت	سہجہانگیر پور دہلی	۔	۔	۱	

نمبر عام	نمبر [illegible]	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۴۴۵	۴۸	۱۲۳	منشی	عجائب رام	-	-	مرشد آباد	آنجہانی	-	۱	
۴۴۶	۴۹	۱۲۳	منشی	موہن چند	-	کایستھ ماتھر	دہلی	ایضاً	دیوان و شاہنامہ	۱۸	
۴۴۷	۵۰	۱۲۴	منشی	مبارک شاہ	-	-	بنارس	سررشتہ دار سول جج لکھنؤ تھے	-	۴	
۴۴۸	۵۱	۱۲۴	منشی	کشن لال	-	کایستھ سکسینہ	الہ آباد	حی القائم	-	۳	
۴۴۹	۵۲	۱۲۴	منعم	موہن لال	-	-	-	-	-	۲	شاگرد شاہ نصیر
۴۵۰	۵۳	۱۲۴	منعم	مکند لال	-	کایستھ	دہلی	-	-	۱	
۴۵۱	۵۴	۱۲۴	موجد	منشی کالکا پرشاد	بھگوان داس	کایستھ	لکھنؤ	قضا کے ۱۲۶۹ھ میں	-	۲	
۴۵۲	۵۵	۱۲۵	موجی	موجی رام	[illegible]	کایستھ سری باستو	لکھنؤ	آنجہانی	دیوان اردو و فارسی	۹	
۴۵۳	۵۶	۱۲۵	موزون	مہاراجہ رام نرائن	-	کایستھ	عظیم آباد	ایضاً	دیوان فارسی	۱	ناظم عظیم آباد تھے
۴۵۴	۵۷	۱۲۵	موزون	جواہر سنگھ	نبیرہ منشی مادھو رام صاحب [illegible]	کایستھ	دہلی	آنجہانی	-	۱	
۴۵۵	۵۸	۱۲۶	موہن	پنڈت موہن لال	-	برہمن [illegible]	-	-	-	۱	
۴۵۶	۵۹	۱۲۶	مہاراج	راجہ بلاس رائے	-	-	-	-	-	۱	دیوان نواب حشمت خاں کے تھے
۴۵۷	۶۰	۱۲۶	مہجور	منشی شیو پرشاد	-	کشمیری	دہلی	آنجہانی	-	۱۰	میر منشی ایجنٹی راجپوتانہ
۴۵۸	۶۱	۱۲۶	مہجور	رائے لالہ [illegible]	-	-	مرہٹہ	-	-	-	
۴۵۹	۶۲	۱۲۶	مہجور	منشی [illegible] لال	-	-	-	-	-	۲	
۴۶۰	۶۳	۱۲۶	مہر	مہر چند	-	-	فرخ آباد	-	-	۱	
۴۶۱	۶۴	۱۲۶	[illegible]	منشی شیو سہائے	منشی دیبی پرشاد [illegible]	-	-	-	-	۴	
۴۶۲	۱	۱۲۷	ناتوان	منشی سیتا رام	لالہ بکھت رائے	کھتری	دہلی	آنجہانی	چند مذہبی کتب کا ترجمہ اردو نظم و نثر میں و ستیگا سن بتیسی کا ترجمہ	۶	
۴۶۳	۲	۱۲۷	نادان	منشی کالکا پرشاد	[illegible]	کایستھ سکسینہ	داؤد گنج ضلع ایٹہ	[illegible]	مخمس بہار نشاط بے نقط [illegible] بہارستان نادان	۲	
۴۶۴	۳	۱۲۸	نادر	منشی درگا پرشاد	منشی رام نرائن	کھتری	دہلی	ابھی وطن میں ہیں	قریب پچاس سال [illegible] تصنیفات [illegible] وغیرہ	۱۲	
۴۶۵	۴	۱۲۹	نادر	گنگا سنگھ	-	-	لکھنؤ	-	-	۱	
۴۶۶	۵	۱۲۹	نادم	رام دیال	میدنی لال	-	ایضاً	آنجہانی	-	-	برادر منشی میڈو لال زار

نمبر شمار	نمبر ردیف	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۴۶۷	۶	۱۳۰	ناز	سنو لال	.	کھتری	-	.	-	۲	
۴۶۸	۷	۱۳۰	ناصح	چھاجو رام		برہمن	بڈول	.	-	۱	
۴۶۹	۸	۱۳۰	ناطق	جگناتھ	لالہ لالجی	.	.	.	-	۱	
۴۷۰	۹	۱۳۰	ناظم	پنڈت شیو پرشاد	نانک چند	کشمیری	لکھنؤ	.	-	۵	
۴۷۱	۱۰	۱۳۰	ناظم	درگا پرشاد	چھوٹے لال	.	شمس آباد	.	-	۱	
۴۷۲	۱۱	۱۳۰	ناظم	کاشی پرشاد	بدری ناتھ	کشمیری	لکھنؤ	بہرت پور میں ہیں	-	۱	
۴۷۳	۱۲	۱۳۰	نالاں	دولا رائے	موہن لال	مہاجن	پوہانہ	دہلی میں ہیں	-	-	
۴۷۴	۱۳	۱۳۰	نالاں	سنو لال	.	کھتری	دہلی	.	.	۱	
۴۷۵	۱۴	۱۳۰	نامی	لالہ موہن لال	.	کایتھ	دہلی	.	-	۱	
۴۷۶	۱۵	۱۳۰	نامی	منشی بدری داس	نہال چند	کھتری	دہلی	اپنے وطن میں ہیں	.	۲	
۴۷۷	۱۶	۱۳۱	نثار	منشی سدا سکھ	منشی سیتل پرشاد	کایتھ	الہ آباد	انجہانی	دیوان اردو فارسی	۱۰	
۴۷۸	۱۷	۱۳۱	نجات	شنکر سروپ	رام سروپ	.	اراولی ضلع مین پوری	فتحگڈھ میں ہیں	.	۱	
۴۷۹	۱۸	۱۳۱	نسبت	رگھناتھ پرشاد	-	.	شاہ آباد	.	-	۲	
۴۸۰	۱۹	۱۳۱	نسیم	مرزا راجہ گوبند ناتھ بہادر	راجہ رام ناتھ بہادر	.	دہلی	انجہانی	-	۳	ناظر دربار شاہی تھے
۴۸۱	۲۰	۱۳۱	نسیم	پنڈت برجناتھ		.	اکبر آباد	.	-	-	
۴۸۲	۲۱	۱۳۲	نسیم	پنڈت دیا شنکر	گنگا پرشاد	کشمیری	لکھنؤ	انجہانی	مثنوی گلزار نسیم	۵۳	
۴۸۳	۲۲	۱۳۳	نشاط	ایسر سنگھ	سندر داس	کایتھ	دہلی	انجہانی		۱۳	
۴۸۴	۲۳	۱۳۳	نشاط	لالہ جودھیا پرشاد	ایشری پرشاد	.	فرخ آباد	.	.	۱	
۴۸۵	۲۴	۱۳۴	نشاط	.	.	.	حیدر آباد	انجہانی	.	۱	
۴۸۶	۲۵	۱۳۴	نشاط	بالگوبند سہائے	.		.	.	-	۳	
۴۸۷	۲۶	۱۳۴	نصرت	لالہ گوبند رائے	.	کایتھ	دہلی	انجہانی	-	۱	
۴۸۸	۲۷	۱۳۴	نصیر	ارجن سنگھ	بدھ سنگھ	.	.	داروغہ توپخانہ راجہ سمتھر میں	-	۱	
۴۸۹	۲۸	۱۳۴	نظیر	پنڈت بسنت رائے	.	.	.	.	.	۱	
۴۹۰	۲۹	۱۳۴	نکہت	منشی ماتا پرشاد	.	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القائم	.	-	منشی رام سہائے تمنا کی بیاضوں میں ہیں

نمبر شمار	نمبر ردیف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۴۹۱	۳۰	۱۳۴	نور	بنسی دھر	لالہ چتر چند	بقال	سکونت پوئیہ گنج ضلع	دہلی میں ہیں	.	۳	
۴۹۲	۳۱	۱۳۵	نہال	لالہ جنبی سہاے	راجہ جیالال	.	میرٹھ	.	.	۱	
۴۹۳	۳۲	۱۳۵		نہال چند	.	.	لاہور	.	گل بکاؤلی اردو	۴	
۴۹۴	۳۳	۱۳۵	نیاز	لالہ راجا رام	جگناتھ	.	بھگونت نگر	.	.	۱	
۴۹۵	۳۴	۱۳۵	نیسان	ماتا پرشاد	پوربچند	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القایم	فسانہ عجائب نظم	۷	
۴۹۶	۳۵	۱۳۵		نیم چند	.	.	.	.	گل و صنوبر نظم	۲	
۴۹۷	۱	۱۳۵	واصف	لالہ لال سنگھ	.	.	میرٹھ	.	.	۱	
۴۹۸	۲	۱۳۵	واصف	لال سنگھ	.	ٹھاکر	.	رڑکی میں ہیں	.	۵	
۴۹۹	۳	۱۳۵	واصل	درگا پرشاد	گنگا پرشاد	.	کول	تحصیلداری میں	.	۱	
۵۰۰	۴	۱۳۶	وال	.	.	.	فیض آباد		.	۲	
۵۰۱	۵	۱۳۶	وحدت	جمیعت راے	.	کایتھ	میرٹھ	.	.	۱	
۵۰۲	۶	۱۳۶	وحشی	بشمبر ناتھ	گوپی ناتھ	.	دہلی	.	.	۱	
۵۰۳	۷	۱۳۶	وحشی	لالہ بیالال	سنگل سین	کایتھ	دہلی	ملازم ریل ہیں	.	۱	حکیم سکھانند رقم کی داماد سے ہیں
۵۰۴	۸	۱۳۶	وحشی	پنڈت بشمبر ناتھ	تیج ناتھ	کشمیری	دہلی	سابق نہر میں	.	۲	
۵۰۵	۹	۱۳۶	وصف	بنسی دھر	سوبچند	.	.	.	.	۱	
۵۰۶	۱۰	۱۳۶	وصفی	رای بہارام	دیبی پرشاد	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	.	.	۳	
۵۰۷	۱۱	۱۳۶	وفا	راجہ نول راے	.	کایتھ سکسینہ	.	انجہانی	دیوان	۲	نائب نواب صفدر جنگ تھے سنہ ۱۱۶۶ میں روہیلوں کی لڑائی میں کام آئے
۵۰۸	۱۲	۱۳۶	وفا	شنکر لال	.	.	الہ آباد	.	.	۲	
۵۰۹	۱۳	۱۳۶	وقار	[illegible] راے	.	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القایم	چند کتب	۴۰	
۵۱۰	۱۴	۱۳۷	وقار	راجہ کشن کمار	بردومن کشن	کایتھ سریباستب	مرادآباد	ایضاً	دیوان	۲۵	رئیس اور بڑے آدمی ہیں
۵۱۱	۱۵	۱۴۱	وہبی	منشی شیو پرشاد	سوبھارام واصفی	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	منیجر اودھ اخبار ہیں	کلیات وہبی، عقد مرصع، سرا ورنگ	۴۹۹	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلبل شیراز پرا ترانہ اتنا گلستان
گو زبان فارسی شیرین شال قند ہے

ہین بلا کی طوطیان ہند بھی شیوا زبان
پر جو ہندی مین نمک ریزی ہے وہ سمین کہان

شایقین سخن کو مژدہ ہو کہ یہہ **دوسرا حصہ تذکرۃ الشعراے ہنود** کا اونکی خدمتمین پیش کیا جاتا ہی او
مؤلف کا مقصد اسکی تالیف سی سواے بقاے نام ابناے جنس کے اور کچھہ نہین ہے ہندؤنکی فارسی شاعری کا احوال تو
اوّل حصہ مین حوالہ قلم ہو چکا ہے اور اس جلد مین اونکی اُردو شاعری کا بیان ہے اوّل اُردو شاعر ہندؤن
مین منشی ولی رام ولی تخلص قوم کایتھہ ہوئے ہین یہہ حضرت شاہجہان بادشاہ کے عہد مین تہے اونکے بعد
راے انند رام مخلص اور مہاراجہ رام نراین موزون نے اس شاعری کو کچھہ وسعت دی مگر جو ترقی اور سرسبزی اوسکی
راے سرب سکھہ دیوانہ اور کاکاجی پروانہ کی ذات سی ہوئی وہ بہت عجیب اور لاثانی تھی کیونکہ راے سرب سکھہ دیوانہ نے
تو اپنی اوستادی سے اسکی اثر کو بذریعہ اپنے شاگردون کے کہ ازانجملہ ایک جعفر علی حسرت میان قلندر بخش جرأت
کے اوستاد تھے دُور دُور پہونچایا اور کاکاجی پروانہ نے اپنی قدر دانی اور فیاضی سے اوسکی مربی گری کی پھر تو
یہانتک نوبت پہونچی کہ اسکا جابجا رواج ہوگیا اور دلّی و لکھنؤ دو بڑے مرکز اوسکے قرار پائے جہان بادشاہون
کی سرپرستی اور صلہ بخشی سے بڑے بڑے اوستاد اہل زبان پیدا ہوئے جنکی سحر طرازی اور نکتہ پردازی سے اُردو
کی شاعری نے وہ فروغ پایا کہ تمام ہندوستان مین اوسکا آفتاب اوج اقبال پر چمک رہا ہی اور گانؤن تک کے لوگ مثل ذرون
کے اوسکے جمال باکمال اور نور لایزال سے فیض پائے ہوئے ہین چنانچہ آج صرف ہندون مین بہت ایسے
شاعر شیوا زبان موجود ہین کہ جنکی شاعری کو ہندو اور مسلمان دونو پسند کرتے ہین بھلا کون ایسا ہو گا جو بقصیر

جوہر فرحت وقار اور وہبی وغیرہ کے دلکش اور پسند شعرون کو شنکر داد دیے گا ہم اس بیان کو زیادہ طول دینا نہین چاہتے ناظرین آگے چلکر خود دیکھ لینگے کیونکہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید ہان اتنا ضرور ہے کہ مسلمانون کی بہ نسبت ہماری قوم مین عمدہ شاعرون کی تعداد کم ہے سبب اسکا یہہ ہے کہ پچاس برس اوّل تو ہماری قوم کے لوگ معاش کی ضرورت سے اُردو کی بہ نسبت فارسی کو زیادہ پسند کرتے تھے اور اب انگریزی بہت پسند کرتے ہین پس اُردو کی شاعری جسقدر ان پچاس برسون مین ہم لوگون کے اندر مروج ہوئی گو کافی نہتی پر اسقدر تو ضرور تھی کہ پچاس برس اوّل جو مسلمانون کا خیال ہندؤن کی اُردو شاعری اور زباندانی کی نسبت تھا وہ اوس سے بہت کچھ بدل گیا تھا یا تو ایک وہ دن تھا کہ انشا اللہ خان نے اپنی کتاب مین ہندؤن کے کلام کو خالی از فصاحت لکھا ایک دن ایسا آیا کہ مرزا غالب جیسے اوستاد مسلم الثبوت نے پنڈت دیا شنکر کی مثنوی گلزار نسیم کو بلاغت کہا اور نسیم کے بعد جو نامی ہندو شاعر ہوئے وہ فصیح بھی تھے اور بلیغ بھی ۔

اس مجموعہ مین پانسو اکیس شاعرون کا کلام ہے گو قیاس چاہتا ہی کہ یہہ تعداد باعتبار کثرت اور لیاقت علم و فضل ہندؤن کے جو آج دیکھنے مین آتی ہے بہت کم ہے کیونکہ اس سے زیادہ تو اسوقت ہندو شاعر موجود ہونگے لیکن جب صرف اسقدر کی محنت تلاش اور دشوار یابی پر خیال آتا ہے تو بے اختیار یہہ شعر زبان حال سے نکل جاتا ہے ؎ یون لاؤ اوسکی کوچے سے دل اپنا ڈھونڈکر　دیکھا جہان پڑا کوئی ٹکڑا اوٹھا لیا　ہر شاعر کے خاندانی حالات اور اسکی تصنیفات کی تحقیقات جہانتک ممکن تھا کی گئی اور جو کچھ بھی باقی رہگئی وہ باقی ہے بشرط دریافت طبع ثانی مین شامل کردی جائیگی ۔ اخیر مین ہم اون علم دوست محض خیر اور سراپا کرم اشخاص کے نام کہ جنہون نے اس نسخہ خیر بسیار کی تالیف مین لاثانی اور بیش بہا مدد کی ہے کمال شکوری لکھتے ہین اور اس دیباچہ کو اون کے ذکر خیر پر ختم کرتے ہین اور وہ نام نامی یہہ ہین ــــ منشی درگا پرشاد صاحب نادر قوم کہتری سکنہ دہلی

منشی کیول رام صاحب بیمار قوم کایتھہ مدرس مدرسہ چاندپور ۔ منشی رائے جواہر سنگھ صاحب جوہر لکھنوی ۔ منشی گوکل پرشاد صاحب رسا باشندہ کانپور ۔ لالہ لال بہادر صاحب زخمی سکنہ کانپور ۔ منشی اندرمن صاحب مرادآباد ۔ ٹھاکر گلاب سنگھ صاحب مشتاق اورسیر نہر جمن ۔ منشی شنکر دیال صاحب فرحت لکھنوی ۔ منشی دیوکی نندن صاحب ہنر باشندہ الہ آباد ۔ منشی لچھمی نراین صاحب آذر سکنہ ٹونک ۔ پنڈت بشیشر ناتھہ صاحب بصیر دہلوی ۔ پنڈت جانکی ناتھہ صاحب ناظم تحصیلدار ریاست جودھپور ۔

آثم	تخلص لالہ رگھبر دیال باشندہ متھرا اور حال معلوم نہین یہہ شعر اونکا ہے ۔
	اگر تیری طرح گلشن مین گر میرا صبا ہوتا　گلو سے غنچے کے افسوس توڑ دیتی ہاتھہ گلچین کا

آذر — تخلص لالہ لچھمی نراین خلف لالہ ہر سکھہ راے قوم کایتھہ ساکنہ سکندرآباد ٹونک راقم تذکرہ کے رشتہ دارون سے ہین اور انہون نے اصلاح مولوی سید احمد اسعد تخلص سے لی ہی اور کبھی کبھی بندہ کو بھی اپنا کلام دکھلایا ہی

شور و غوغا ہی عشق میں تمہیں نہیں	ہائی ملال دل پر نالہ و شیون نہیں	چارہ گر مرے زخمون کو رفو خنجر سے	جو مجھی جاتی ہے لذت سے نہیں
زلف پیچان لگا ہوا ہے مجھے سو جتن سے	ایک ہی تار گریبان میں گر دیکھنے نہیں	تیری تیغ ابرو کی ایما سے ظالم	موہی نیجان نوجوان کیسے
محبت میں خشت مسند ملا لگا جیا	عشق میں رہتا نہیں ہے دین لگا جی	نامہ شوق ایک وقت ہے	سوزش اوڑ جائے گا کبوتر کا
کیا کرین کچھ اگر رہی غنچہ لب	مین ہون مشتاق تری خندہ گفتار کا	کہین سمجھے جاتی بنیاد گردون	کہ اشکون سے طوفان اٹھا چاہتا ہے
	کمر اونکی نظر نہین آتی	کچھ عدم کی خبر نہین آتی	

آذر — تخلص پنڈت جوالا پرشاد برجباشی ولد منشی پنڈت کشن چند ابن کشن چند بن ہنتا من خلف تمارام قوم برہمن کشمیری سنہ ۱۹۲۰ مین بکلیجہ اشنی ہوئے عرصہ تک متھرا کے کوتوال اور تحصیلدار رہے تھے اور پھر دنیا کو چھوڑ کر خطہ ایک برج مین گوشہ پکڑ بیٹھے تھے — کہتے ہین کہ اونکو حبس نفس اور مشاغل تصفیہ قلب سے روشن ضمیری حاصل ہوگئی تھی چنانچہ اونہون نے اپنے مرنیکی ساعت اور تاریخ پہلے سے بتا دی تھی وہ شاعر بھی تھے اور اردو فارسی مین شعر کہتے تھے فارسی کلام تو اونکا تذکرہ معیار الشعراے ہنود مین درج ہوچکا ہی اور اردو یہہ ہے

رباعی

دنیا مین غم عبودیت سے چھوٹے	عقبی مین سب معصیت سے چھوٹے	ہر چار طرف کی کشمکش وہم و خیال	ہم عشق مین فکر شش جہت سے چھوٹے

آرام — تخلص لچھمن لال قوم کایتھہ باشندہ دہلی ایک مرد زیرک ہین اور یہہ شعر اونکی افکار نادر سے ہی —

بد سو مجھسے کہتے ہو نہ تو یار سے مل	اوسکو سمجھاؤ ذرا یہہ نہ کہا یاسی مل

آرام — تخلص پریم ناتھہ راے کہتری باشندہ دہلی تیر اندازی و خوشنویسی مین اچھا دخل رکھتے تھے اور صاحب دیوان گزرے ہین یہہ شعر اونکا ہی

خون آنکھون سے نکلتا ہی رہا	دل کا فوارہ اوچھلتا ہی رہا

آزار — تخلص رام سنگہ باشندہ دہلی جو بعد تحصیل علم اندھے ہوگئے تھے مگر فن شعر مین بڑی مہارت رکھتے تھے چنانچہ یہہ شعر اونکا اونکی روشن سوادی علم شعر پر دال ہے —

اندلون پاید تری طرز تکلم اور ہے	لطف جسکا اور ہے وضع تبسم اور ہے

آزار — تخلص لالہ جوالا پرشاد فرخ آبادی ال متھرا —

منفعل کس لئے بیٹھے ہو کیا کدورت ہے	ابھی تک جام می صاف مرے خاطر لیا ہو

آسان — تخلص لالہ بھیج رام باشندہ الہ آباد ذی استعداد شاعر ہوگذرے تھے مگر انکو سواے اس شعر کے اور کوئی کلام اونکا نہین ملتا

مرنیکی بعد یہ حشر آنکھین جو تیری وا رہین	مجکو تو کچھ خبر نہین کسکا یہ انتظار تھا

آشفتہ — تخلص گلاب سنگہ کہتری شاہجہان آبادی عین عالم شباب اور ایام نوخاستگی مین خنجر عشق کے شہید تھے آخر اسی مرض لاعلاج مین اپنا سر کاٹ کر مر گئے مرزا قادر بخش صابر تخلص شاہزادہ دہلی اپنی کتاب گلستان سخن مین لکھتی ہین کہ اونکی مرگ کو پچیس ۲۵ برس گزرے مگر ابتک دلون پر وہ صدمہ تازہ ہے یہہ چند شعر

اول سے آخر تک ایک ہی قافیہ مین کتاب ختم ہے اور پھر لطف یہہ ہے کہ لطف شاعری ہاتھہ سے نہین جانے پایا یہہ
چند شعر اونکے دیباچہ سے منتخب ہین ؎

اوس فرات کی کمیا کوئی کرے مدح سرائی
کرتی ہین مقامات مین بھی طرفہ تقلائی

جیسا کہ نہین وہم تصور کی رسائی
منکر ہی کوئی کوئی مقر ہے بخدائی
گر دم بھی نہ چہوتو وہی نکلیگا باقی

ہر ایک نے نام اسکا رکہا اپنی زبان مین
ہی ٹھیک یہی منفرد ذات ہی اوسکی
جب نا قدر اوسکی قلم خرچ مین آئی

سیر مین بہی صورتین تفریق لگائی
پر اسکی صفت جز کل بہی نگائی

احقر ـ تخلص بلدیو پرشاد ولد بہا سکھہ راے فرخ آبادی اور حال معلوم نہوا یہہ شعر اونکا ہے ـ

فراق یار مین سو رنج ضعف و ناتوانی ہے | اگر ایدل سخت مشکل ہے بدلنا ہمکو کروٹ کا | اگر باتین وہ کرتا تو دہن کا بھی پتا ملتا | کیا ثابت کمر کو اوس صنم باندہ کر پٹکا

اسد ـ تخلص گردہاری لعل بن رام دیال کایتہہ کہتری سری باستب ساکن ہرہٹہ ضلع آگرہ ناظم محکمۂ کلکٹری لکھنؤ
اُنہون نے سداماں چرتر کا سمت ۱۹۳۲ مین نظم ترجمہ کیا ہے اور منظومۂ فرخ نام رکھا ہے یہہ چند شعر اون کے اوس سے
منتخب کئی جاتی ہین جسے اونکی نازک خیالی و شیرین بیانی ثابت ہے ـ

کہ رہتا تہا سداماں ایک برہمن
زبس تہا بیسروبرگی کا ساماں

برنگ گل جہان سے پاکدامن
غبار آسا تہا خالی ہاتھہ ہر آن
یہانتک پیرہن سے تہا سبکبار

گلستانِ قناعت کا تہا وہ گل
سراپا مثل سوزن تہا وہ عریان
کہ رکہتا تہا فقط ایک تار زنار

بہار گلشن صبر و توکل
تعلق سے جہان کی پاکدامان

اشعار در صفت چشمہ

گوارا مثل آب زندگانی ؎ | کہ شکر شرم سی ہو جسکے پانی | غبار راہ سے دہویا بدن کو | رو تارا تن سے خاکی پیرہن کو

ارمان ـ تخلص راجہ جنمی جی متر نبیرۂ راجہ پتمبر متر شاگرد حافظ اکرام احمد ضیغم حوالی شہر کلکتہ مین بمقام سونتری
رہتے ہین اونہون نے ایک تذکرہ بہی اردو کے شاعرون کا بنایا ہے یہہ دو شعر اونکے ہین ـ

کام اپنا نہ کبھی تجھسے میری جان نکلا | تن سے جان نکلی مگر دلکا نہ ارمان نکلا | رات بہر کیا کرتا ہون گریہ دن کو | آہ جستجو کیا مین حقیقت مری اوس ذات کی

اظہر ـ منشی جگناتھہ خلف منشی گردہاری لعل شاگرد منشی جواہر سنگہ صاحب جوہر تخلص پہلے چہاؤنی جکروتہ مین بعہدۂ
سب اوورسیر ملازم تھے بعد سررشتۂ تعلیم چرچ مشن اسکول لکہنؤ مین ملازم ہوکر وہین امتحان منشی لاہور یونیورسٹی کالج کا پاس
کیا اور آجکل بہی لاہور مین ہی مقیم ہین اور شعر خوب کہتے ہین ـ

میرے سینہ مین ہوا پیدا ارمان کیطرح
نطق سے میری طبع رسا معشوق مزاج
چہا گئی کب دلدار کی کیونکر ہو قلم

سر سے سودا ے سر زلف حسینان کیطرح
شوخیان مضمون ہین نازحسینان کیطرح
اور مضمون سے اوڑ جاتا ہی اظہر کا غذ

درس حسن شگفتگان دیتا گیا ہی دیدۂ عشق
وہ زبا کہتا ہی نامہ کبوتر لالیئے
تیاں مین شکنا تو سبب جان زنجہ

شاہدان طبع کو تعلیم لسنوان کیطرح
جذبہ شوق نے پیدا کر ہی خود کا غذ
و سرباغ حسن کی کرم گشت کرے تیاد

افق ـ تخلص منشی دوارکا پرشاد لکھنوی خلف منشی پورن چند مالک مطبع و اخبار رہنمائی نوجوان خوش فکر

اور عالی طبیعت ہیں علم انگریزی و فارسی میں طاق اور طرز سخن میں شیخ ناسخ اور خواجہ وزیر کے پیرو شاگرد منشی شنکر دیال فرحت —

بہار نشاط صد چاک ہی لطف پیشانی میں
ہی آنسو چشم تر میں عکس چشم تر آئینہ میں
وصل حاصل ہوا ہے سوسن و ان آئی
کچھ غم نہ سینہ کی چڑیا کو تھا مگر
جب زبان جاتی ہیں زخم کے مونھ پر
اپنی حلقہ کو چھوڑا ہیں گردش کنان
چشم اچھل سے دو چندان لطف نظارہ
منزل اونکی چلنے سی تھکا ہیں ناتوان
پڑی فرق سر صنوبر رائے نظر

عجب ہے جا کی گل ریلی ہو ہی گنگہی عشق پیچان میں
در غلطان صدف سی جدا ہے وہ غلطان میں
دفتر عشق بتان کی ہی یہ اصلیات
پہلو نکا ہار او بجیہ گیا گلدام ہوگیا
تیغ سے مانگ لیا کرتے ہیں
خال مرکز دور یہ پرکار آنکہیں ہوگئیں
اور چار آنکہیں ہیں جب چار آنکہیں ہوگئیں
قبر میں بھی دست ہلیہ دبانیکے لیے
کمر کو دیکھی گر چشم ناف جانان سے

نہیں لیے خضر گردش بلیو چشم جانان ہنوز
ہم اشک رو نہیں دوکتا ہی مردم دیدہ
لکھی ہے بجا جلتی ہمنے وصف شہ جانان میں
ہیں معیوب تاسیر نظر و تشنی زبانہ
واہی قسمت ہمنے صد کھائے ناتے پیشانی پہ زخم
زلیخا بو بستہ تیغ ابرو
باغ کی آب و ہوا سو ہوئی ہے صحت بخش اگر
خاک زاہد ہی اگر تسبیح کے دانہ بنیں
جو پہونچی شانہ کو تکلیف زلف پیچان سے
دوش بت کافر کی گر ہو جا کرینگی پر آئنہ

الکائی ہیں گھڑی میں اطفال ہند آئے جیسے آئین
مدنا خضر دوڑ نوح کی کشتی سی طوفان میں
نظر آئی فتح ہیں صدا دی صدائے دیوانہ
بتانو حرف ساکن مطلع ابرو جانانکا
خط دہلا لیکن آ تیغ سی تقدیر کا
ہم ہیں کہتے قدم پہ چڑھا کرتی ہیں
کسلئے نرگس کی بہر بیمار آنکہیں ہوگئیں
ہو لیں ہم زندہ دنگلی پر نجانیکے لیے
سنائی آہ صدائے شکست دندان
بہولے لیکے ڈہال سے پہلی خنجر فولاد سے

انگار — تخلص منشی انند سروپ پٹیکار جلیسہ رائے پر دوس گشن آنریری مجسٹریٹ مرادآباد ان کا قطعہ تاریخ دیوان وقار مطبوعہ سنہ ۱۲۹۱ ہجری میں درج ہے —

اکبر — تخلص رام دین قوم گجراتی ابن بھگوان دین آدمی ذی لیاقت ہیں مگر مولد اور مسکن اونکا معلوم نہیں مندرجہ ذیل تاریخ ہائے جنگ روم و روس اونکی تصنیفات سے ہیں —

ترکون پر آیا ہے وقت تنگ اس سے	بید سے ہی جہان دل پر غبار دیا	آئی صدائے غیب سے اکبر یہ سال	ہے انتقام قہر کا قوم جہاد پر ۱۲۹۴

الیضاً صفحہ ۴ انجمن اخبار ۸ ستمبر اور مفرح القلوب ۲ ستمبر ۱۸۷۷ع سے

دیکھتے ہیں آج ہی اخبار میں لکھتے ہوئی حال کی آتی ہے شرم	روسیوں نے روم کو غارت کیا ظلم ہے اسلام پہ یہ برملا	قتل کیئے مرد مسلمان تمام رنج ہی نے یہ کہا بہر سال	عورتوں سے کرتے ہیں اونکی زنا خاتمہ روم بروسے بیگا ۱۲۹۴

ایضاً

لوکا نگریس سے صلح کے مطلب عیان ہوئے باقی تمام آیا تہ انتظام ہند	سب بادشاہ روئے زمین شادمان ہوئے اچھا شاہ ہند مسترت کنان ہوئے	اقلیم روم ٹکڑی ہوئی حصہ ہو گئے لو خوشی سی اہل جہان واہ واہ	سلطان ہند سے سوا کا ان ہوئے سلطان مطیع قیصر ہندوستان ہوئے

جنگ شبکا تاریخ ۵ ستمبر ۱۸۷۷ عیسوی

تھوئی جہادی میں ہو کر کی جنگ فلک نے یہ ہجری میں سال شکست	نظر روم کو آیا روز سیاہ کہا ہو گیا کار ترک اب تباہ ۱۲۹۴ھ

تاریخ گریخت غازی احمد مختار پاشا

جو بہاگا احمد مختار پاشا غازی رومی
ملا یا لیکہا بس احمد غازی نہ تہا بہاگا

الفت - تخلص سنگل سین قوم کایتھ ساکنہ عظیم آباد جنہون نے دہلی مین آکر جرأت سے صلاح لی تہی اور اونکے اس شعر سے مترشح ہوتا ہے کہ اچہی طبیعت رکہتے تہے -

ہر قدم پر یہان تک آ ہمین سوز نازستین ہین
کیونکہ گہر جانے لگے شام وسحر دو چار کے

الفتی - راجہ پیارے لال عظیم آبادی ولد راجہ سکہن جی عظیم آباد کے مشہور صوبہ دار راجہ رام نراین موزون تخلص کے وارث ہین اور رئیس اعظم اوس ناحیہ کے ہین فارسی بہی کہتے ہین اور اردو مین بہی داد سخن دیتے ہین چنانچہ یہہ شعر اونکا اونکی کلام کی صفائی کا عمدہ نمونہ ہے -

جسجگہ بیٹہے وہین کے ہورہے
خاکساری سے مثال نقش پا

امانت تخلص امانت راے جو محلہ دریبہ واقع دہلی مین رہتے تہے اور حال اونکا معلوم نہوا شاید یہہ وہی امانت راے ہون کہ جنہون نے رامایِن اور بہاگوت کا فارسی منظوم ترجمہ کیا ہے -

تشریف یہان نہ لاؤ زنہار تو ہہجو
مت تو خبر ہماری نہ لینی خیر تو ہہجو

امیر - تخلص جے لال شنکر ولد گنگا دت قوم کایتھ سکسینہ باشندہ بریلی ایک ذی استعداد اور نیک نفس آدمی ہین انکی تصنیفات سے مثنوی کتہا ست نراین مسمی بہ دافع عذاب ہے جو ۱۸۸۱ع مین چہپی ہے کتہا واقعی دلچسپ اور قابل دیکہنے کے ہے اوسکی نظم بہت سلیس اور شیرین ہے چنانچہ یہہ چند شعر بطور نمونہ اوسین سے یہان درج کیے جاتے ہین

زبان پر ست نراین کا ہی نام
جمال اوسکا تماشا روبرو ہے

کہ جب سے جہان کو تن ہے آرام
چمن مین گل ہی گل مین رنگ و بو ہے

بیان کیا کر سکے یہہ پیکر خاک
اوسی کی ہر طرف جلوہ گری ہے

جدا ہے سب سے لیکن ہے ہر اک جا
بجز اسکے کہ ہی وہ ایزد پاک

کہین زہر کہین وہ مشتری ہے
دوئی سے دور ہے یکتا ہے یکتا

اندرمن - متخلص باسم خود زبدۂ محققان نو وکہن قدوۂ موحدان فخر زمن منشی اندرمن جو آج علم وفضل مین اپنے وقت کے یکتا ہین اور جنکی علمیت وفضیلت کا شہرہ تمام ہندوستان مین پہیلا ہوا ہے یہہ قوم سے مہاجن ہین اور مرادآباد کو اونکی سکونت سے شرف حاصل ہے اونکو جسقدر عبور مذہبی علوم اور کتب شاستر مین ہے اسیقدر مسلمانو اور انگریزون کے علم دین مین بہی ہے اونہون نے مباحثہ مذہبی مین بڑی شہرت اور ناموری پائی ہے اور اب تک مندرجہ ذیل کتب اردو اور فارسی مین تصنیف کرچکے ہین - ۱- تحفۃ الاسلام - بجواب کتاب تحفۃ الہند مولوی عبید اللہ صاحب حسن - ۲- ابطال التناصین - بجواب اثبات الاسلام واعجاز محمدی - ۳- حملہ ہند - ۴- صولت ہند - ۵- صمصام ہند - ۶- عماد ہند - ۷- صوارم ہند - ۸- پاداش اسلام بجواب خلعت الہنود - ۹- اصول دین احمد - بجواب اصول دین ہنود - ۱۰- اندر بجیر - بجواب سوط الجبار مولوی محمد علی صاحب -

ملتا ہے وہ مضمون ہمین فیض سے ساقی	رہتا ہے جو بندش فکر شعرا سے	اُس گل کا نہ لائے کبھی پیغام ہمیں یار	شرمندہ کبھی ہین ہوا باد صبا سے
کعبہ کیطرف نشہ مین کسطرح سے جاؤن	دشوار سنبھلنا ہے مجھے لغزش پا سے	آتا ہے نظر ہاتہہ مین اُس شوخ کی شوخی	ہوتا ہی نہو چاک عمر از رنگ حنا سے
لایا جو شب ہجر مین اے اہل زبان کے	تاثیر سم آغوش ہوئی آکی دعا سے	مارا ہی جنہین آپنے آنکھونکی حیا سے	اب اُنکو جلاؤ لب اعجاز نما سے
سنتا جب اوٹھتا ہی تری زلف دوتا سے	ڈرتا ہے ہمارا دل صد چاک بلا سے	تاحشر جدا ہونگے مین اُس حور لقا سے	خواہش ہے اگر دل مین تو نہی ہی خدا سے
لیکن کہین چہلے کو کری مجھکو نہ بدنام	اتنا ہے فقط خوف ترے زرد حنا سے	باقی نہ رہی ہمسے ہوس بادہ کشونکو	بیہوش کچھ ایسے ہوئے ساقی کی صلا سے
	سچ پوچھئے تو خاک در یار ہے ہمکو	آرام ہے ٹہر کہین نقش کف پا سے	

باذع - تخلص - لالہ ہرسے ہربنس رائے قوم کایتہہ بہٹ ناگر ساکن گلاوٹھی ضلع بلندشہر وکیل عدالت منصفی فارسی مین اچھی استعداد رکہتے تہے دو برس ہوئے کہ گزر گئے یہہ شعر اون کا ہاتہہ آ کر ملا بلکہ مشتاق نے بھیجا تہا سو ہیان درج ہوا

کیون نہین کرتی ہو خارج غیر سے بولا وہ شوخ ؞	نام باذع کا مری فہرست مین داخل نہین ؞

برج لال - متخلص باسم خود - وکیل کانپور کوئی صاحب ہین جنکا ایک قصیدہ منشی ایسری پرشاد سرشتہ دار عدالت ضلع کانپور کی مدح مین دیکھا گیا اوس سے یہہ دو شعر منتخب ہوئے -

تو اعلم و ہنر کا ہے اور سکے ایک بلند	ہین سے طائر فہم و خرد کا جسپہ گر آئے	ہزار شکر بدرگاہ حق تعالی ہے	کہ فضل اپنے سے اُسکو کیا سرشتہ دار

برق - تخلص - لالہ شیو سہای ساکن میرٹھہ وکیل عدالت منصفی شاگرد غلام محی الدین عشق و مبتلا - ابتک عمر اون کی ساٹھہ سے زیادہ ہے -

اُسکی چوٹی پہ ہاتہہ کیون ڈالا	برق نادان کو مار کہانے دو

بسمل - تخلص - پنڈت موتی لال - اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ملک پنجاب باشندہ دہلی - رونق افروز لاہور ہین - قوم کشمیری انگریزی زبان کی فاضل اور فارسی مین بہی اچھی ماہر ہین اور شعر بہی موزونی طبع سے خوب موزون کرتے ہین - چنانچہ یہہ شعر اون کا ہے - اور یہہ صاحب اس زمانہ کے نامبرآوردہ اور لایق فائق شخص ہین

گہر پر آسے تہی ترے پاس سے چلا آتا ہون	بس ادہر آتا ہون مین اودہر چلا جاتا ہون

بسمل - تخلص - پنڈت سندر لال آنجہانی سرشتہ دار سپرمٹ کانپور ولد بخشی ٹیکا رام برہمن کشمیری باشندہ لکہنؤ شاگرد شیخ امام بخش ناسخ -

پنجہ مرجان ہین یہ دست حنائی کی کی	یہ بشر کی انگلیان ہین یہ شجر کی انگلیان	یہ نہین ناقوس ہی طفل برہمن ہاتہہ مین	گر رہا ہے مرغ دل اپنا یہ شیون ہاتہہ مین
		داناتونکی نیچی دبائین انگلیان عیار نے	مین جو جہکا فی لگا اُس سیم بر کی انگلیان

برہمن - تخلص - نام نامعلوم - یہہ دو شعر ان حضرت کے گل و صنوبر کے اردو ترجمہ مصنفہ ہم چند سے لیکر لکہے گئے

یہ نہ جانو کہ مرا آنکھہ سے آنسو ٹپکا	نشتر عشق لگا جس سے کہ لہو ٹپکا	برہمن عشق بتان کی ہو لذت معلوم	پکے پہوڑے کی طرح جب دل پر خون ٹپکا

بریان - تخلص - پنڈت گنیشی لعل اور حال معلوم نہوا اور یہہ دو شعر اون کے ہین -

غیر کی پہلو صنم آن ہو پہر جو نشہ گہر	ہاقسمت یہ ستم آہو پہر جو نشہ گہر	شاد و خندان پہرین ہین مست عدم	مین پہرون باچشم نم آہو پہر جو نشہ گہر

بشاشس - تخلص - اضعف العباد دیبی پرشاد مولف تذکرہ ہذا - ہر چند کہ شاعر نہین مگر شاعرون کا نام لیوا ہے اور کبھی کبھی اردو فارسی کی ہی تک بندی کر لیتا ہے اس لئے دوستون کے اصرار سے لاچار ہو کر کچہہ حال اور کلام اپنا ہی یادگاری کے واسطے لکہا ہے - یہ مسکین قوم سے کایتہہ سکسینہ ہے وطن بزرگون کا بہوپال ہے مگر دو پشت سے اجمیر مین آب و دانہ کے تقاضے سے قیام ہے بندیکے دادا کے پردادا منشی نرسنگہہ داس ریاست بہوپال کے معزز ملازم تہے اون کے صاحبزادے منشی عالم چند بہت لائق اور عالم ہوئے اونکے صاحبزادے منشی گہاسی رام علمیت اور خوشنویسی مین اپنا جواب نہین رکھتے تہے چند کتابین اون کی لکہی بخط نستعلیق و شفیعہ و شکستہ وغیرہ بندہ کے پاس موجود ہین اور اون سے اون کا کمال فن خطاطی مین ظاہر ہے اوسوقت چہاپہ نہین تہا اور قلمی کتابون کی بہت قدر تہی اس سبب سے آپکی خوشنویسی سے بخوبی آمد ہو جاتی تہی اور آپ بلا کسیکی نوکری چاکری کے خوش گذران تہے مگر بعد وفات آپ کے جولال کشن چند دادا راقم کے خورد سال رہ گئے اور ریاست والون نے رشتہ دارون کی چغلخوری سے کئی بار گہر لوٹ لیا اس سبب سے دادا صاحب اور اون کے والدہ ماجدہ کی اوقات تنگی اور تکلیف سے بسر ہونے لگی نواب امیر خان جو بعد کو رئیس ٹونک اور بڑے نامی شخص ہندوستان مین ہوئے اوسوقت مالوہ مین بخت آزمائی کرتے پہرتے تہے اور اوس عرصہ مین وہ بہوپال مین تہے چونکہ دادا صاحب کی شادی اون کے بخشی دولت رائے کے صاحبزادی سے ہوگئی تہی اس لئے اسد فوہ دادا صاحب کو واسطے تعلیم و تربیت کے اپنے ساتہہ لے گئے اور جنابہ دادی صاحبہ خورد و کلان بہوپال مین ہی رہین - کچہہ عرصہ بعد ناگپور کے راجہ نے بہت سی فوج لاکر بہوپال کو گہیر لیا اور یہہ گہیرہ بہت دنون تک سختی کے ساتہہ لگا رہا جس سے شہر مین غلہ کی قلت یہان تک ہوئی کہ سیر بہر چانول پانچ روپیہ کو آتے تہے اور غریب لوگ بہوکون کے مارے مرتے تہے اور جنکو موقع ملتا تہا وہ شہر سے نکل ہی بہاگتے تہے آخر اسیطرح ایکدن ہماری دادی صاحبون کو بھی بے سروسامان جان لیکر نکل جانا پڑا اوسوقت وہ گہر اور جو سامان اس مین تہا اپنے رشتہ دارون کو سونپ آئی تہین سو وہ اون کے ہی قبضہ مین رہا مگر افسوس یہ ہے کہ اون حضرات نے کتب دستخطی جناب دادا صاحب گہاسی رام جی جو دو صندوقون مین بند تہین بیچ بیچ زلیور بنوالیا دادا صاحب کے پاس جو دو چار کتابین رہین وہ وہی تہین جو اونکے پڑہا نے کے لئے لے آئے تہے خیر دونو دادی صاحب بہوپال چہوڑ کر شہر سرونج علاقہ مالوہ مین جو اب شامل ریاست ٹونک ہے آرہین اور وہان اٹہارہ برس تک اتفاق سکونت کا رہا اور دادا صاحب کشن چند جی نواب امیر خان کے چلتے پہرتے لشکرون مین بفراغت اپنا اور اپنے متعلقون کا گزارہ کرتے رہے مگر بعد جنگ پنڈارہ جو

سرکار انگریزی بہادر نے تمام غارت گرون اور مرہٹہ سردارون کو ایک جگہہ بٹہا دیا اور ملک مین ہر جگہہ امن امان
ہو گیا اب جناب ممدوح کو البتہ ایک گونہ عسرت لاحق ہوئی کیونکہ وہ زیادہ تر پڑہے لکہے ہنین تہے اور اون کا شوق
اور رجحان طبیعت اوس زمانے کے تقاضے اور منشا کے بموجب زیادہ تر سپہ گری کی طرف تہا اور اوسی عہد
یعنے جنگ پنداڑہ کے قریب سمت ۱۸۶۰ مین میرے والد بزرگوار منشی نتہن لال صاحب کی ولادت شہر سرونج مین
ہوئی اور چند سال بعد اسکے جناب دادا صاحب اپنے قبائل کو لیکر ٹونک مین کہ جہان نواب امیر خان مرحوم
نے سکونت اختیار کی تہی اپنے خسر بخشی دولت رائے کے پاس چلے آئے اور وہان جناب والد ماجد نے
بظل تربیت اپنے نانا صاحب کے علم کی تحصیل اور کسب کمال کیا اور بعد وفات نواب صاحب مغفور اور
بخشی صاحب ممدوح کے جو سنہ ۱۲۸۰ ہجری مین واقع ہوئی صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب خلف اصغر نواب صاحب
مرحوم کی سرکار مین عہدہ منشی گری و پیشکاری کا مداران مین نوکر ہو گئے اور عرصہ چند سال تک جناب
صاحبزادہ ممدوح کے ہمراہ واسطے پیروی مقدمہ تقسیم ریاست کے جو جناب ممدوح نے اپنے بھائی
نواب وزیر الدولہ بہادر مبرور کے اوپر سرکار انگریزی مین دائر کر رکہا تہا بہوپال گوالیار دہلی آگرہ
متہرا اور اجمیر وغیرہ پہرتے رہے اور آخر بعد انفصال مقدمہ جب صاحبزادہ صاحب بہادر مغفور نے
اجمیر مین رہنا اختیار کیا تو والد موصوف نے ہی وہین مکان بنا کر تمام متعلقان خانہ کو سمت ۱۹۰۰ مین ٹونک
سے وہان بلوا لیا سمت ۱۹۰۱ کی ماہ سودی ۵ اکو راقم آثم کی ولادت مقام جے پور مین اپنے نانا حکیم شنکر لال جی
کے گہر ہوئی جو ایک بڑے نیک دل اور فقیر دوست آدمی تہے دادا صاحب کشن چند سمت ۱۹۰۵ کے بیساکہ
مین راقم آثم کو اجمیر مین لے آئے اور سب سے پہلے اونہون نے ہی راقم کی تعلیم تربیت مین بدل توجہ
فرمائی چنانچہ الف بی تے پڑہانے کے بعد دادا صاحب گہاسی رام جی کے ہاتہہ کا لکہا کریما پڑہایا بعدہ
جناب والد بزرگوار نے اپنی اوقات گرامی کو راقم کے نوشتخواند مین صرف کیا سمت ۱۹۱۲ مین راقم کے نانا
صاحب نے راقم کو اپنے پاس جے پور مین بلایا اوسوقت راقم گلستان پڑہتا تہا جناب ممدوح گو
بخوبی پڑہا لکہا سکتے تہے لیکن بنظر تبرک اپنے استادزادون کے پاس لیگئے اور سپرد کر آئے چنانچہ راقم
نے عرصہ قریب ڈیڑہ سال تک وہان مولوی امان اللہ و حفیظ اللہ وغیرہ سے جو بڑے مہربان و ذی علم
اشخاص تہے تحصیل علم کیا اس عرصہ مین جناب نانا صاحب کا انتقال ماہ کاتک سمت ۱۹۱۳ مین ہو گیا اور ماہ
بیساکہہ سمت ۱۹۱۵ مین جناب قبلہ گاہ صاحب جے پور تشریف لیجا کر راقم کو اپنے ہمراہ اجمیر مین لے آئے
اوسوقت جناب دادا صاحب بیمار تہے اور اون کی بیماری طول پکڑتی جاتی تہی یہان تک کہ کوئی
دوا کارگر نہ ہوئی آخر ماہ کاتک مین وہ بہی جان بحق ہوئے - عمر آپ کی ساٹہہ برس سے کچہہ اوپر تہی

اور عجیب مشین اور بزرگوار شخص تھے راقم کو اون کے الطاف و مکارم بندگانہ اب تک بخوبی یاد ہین اور
یہ جو کچھ غنچہ بودہ راقم کو حاصل ہے اونہین کی برکت سے ہے الحاصل راقم نے پندرہ سولہ برس کی عمر تک گھر
ہی جناب والد بزرگوار سے لکھنا پڑھنا سیکھا اور بعد اسکے کچھ صورت ناخن بندی کی صاحبزادہ عبدالکریم خان
صاحب مغفور کی سرکار مین ہو گئی اور سمت ۱۹۲۱ مین کسیقدر اضافہ بھی ہوا اور سرکار ممدوح مثل
والد ماجد کے راقم سے بہی خوشنود اور رضامند رہتے تھے اور اون کے صاحبزادے محمد خان صاحب
اور حامد خان صاحب اور محمد سعید خان صاحب بہی بچپن سے راقم کا لحاظ اور خیال رکھتے تھے اور
ان تینون لایق صاحبزادون کو نواب وزیرالدولہ بہادر رئیس ٹونک بہت پسند کرتے تھے اور مثل اپنے
حقیقی صاحبزادون کے اپنے پاس رکھتے تھے اور کوئی ٹونک مین ہنین کہنے پاتا تہا کہ یہ حضور کے بھتیجے
ہین اور بعد انتقال نواب صاحب ممدوح کے جو سمت ۱۹۲۲ مین ہوا اون کے جانشین نواب محمد علی خان بہادر
بہی ان صاحبزادون کی بہت خاطر کرتے تھے سمت ۱۹۲۲ مین صاحبزادہ محمد خان صاحب ٹونک سے اجمیر مین
آئے اور راقم کو اپنے ساتہہ لیگئے شعر کی طرف راقم کو شوق تو پہلے بہی تہا لیکن یہان آکر بسبب فرمایش
آقاے نامدار کی طرح پر غزلین کہنا اور مشاعرون مین جانا پڑا چنانچہ یہ اتفاق پہلے پہل صاحبزادہ احمد علیخان
صاحب رونق تخلص کے مشاعرہ مین ہوا طرح یہ تھی | کچھ بہی بن آتی ہنین کیا کیجے | اسپر جو غزل راقم نے
صاحبزادہ ممدوح کے اصرار سے لکھی تھی اوسکے چند شعر حاضرین جلسہ کو بہت پسند آئے اور یہ باعث
حوصلہ کا آئندہ کے لئے ہوا۔ صاحبزادہ صاحب نے تو تخلص حریق تجویز کیا تہا مگر والد ماجد نے بشاش رکھا
راقم نے تبرک سمجھکر دونوہی تخلص بحال رہنے دئے۔ سمت ۱۹۲۶ مین صاحبزادے عبدالکریم خان صاحب تیس برس
بعد حسب الطلب نواب ابراہیم علیخان صاحب بہادر رئیس حال ٹونک کی جو سمت ۱۹۲۴ مین بعد معزولی اپنے
والد نواب محمد علی خان صاحب بہادر کے مسند نشین ہوئے تھے اپنے خاندان سے ملنے کے لئے ٹونک
مین تشریف لائے اور ڈیڑہ مہینے بعد بقضاء الٰہی سے ہیضہ مین مبتلا ہو کر جان بحق ہوئے اس واقعہ سے
چند عرصہ بعد جو اونکے صاحبزادون مین تقسیم ترکہ وغیرہ سے باہم صفائی ہوئی تو والد ماجد کو تو انگلش
دیدی اور راقم کو صاحبزادہ حامد خان صاحب نے اپنی طرف لے لیا چنانچہ سمت ۱۹۳۴ تک راقم اونکے
سرکار مین رہا مگر چونکہ وہان ریاست کیطرف سے بنظر تعصب مذہب جو لوازم دین اسلام سے ہے ہندوؤن
اوپر سخت قیدین لگی ہوئی ہنین جیسے مندر نہ بنانے پائین اور پرانے مندرون کی مرمت نکرسکین
وغیرہ وغیرہ اور اسکے سوا اسے مسلمان لوگ بنظر حکومت عموماً ہندوؤن سے سختی کے ساتھہ پیش آیا کرتے
تھے اس لئے راقم کو ہمیشہ وہان کے رہنے سے دل مین کراہیت رہا کرتی تھی کیونکہ اس آزادی اور

روشنضمیری کے زمانہ مین کوئی نہ خود کسیکی غلامی مین رہنا چاہتا ہے اور نہ اپنی قوم کا رہنا گوارا کرتا ہے اور اسی خیال سے بعض اوقات مجبوراً اون قیدون کے اوٹھا دینے کی کوشش بہی در پردہ زبانی گفتگو اور دربار مین عرض معروض کرانے وغیرہ سے کیجاتی تہی اور یہہ ہی باعث بدظنی رئیس کا ہوا جسکے ۱۹۳۵ سمبت کے شروع مین دفعتاً راقم کی نسبت حکم ہوا کہ یہان سے چلے جاؤ راقم کو بہی یہ ہی منظور تہا اسلئے بلا عذر ونامل وہان کا روزگار چھوڑکر اور اپنے آقا صاحبزادہ حامد خان صاحب سے نیکنامی کی چٹہی لیکر اجمیر مین چلا آیا بعد آنے راقم کے راقم کی تمام کوششین مشکور ہوگئین اور رئیس نے حالات زمانہ سے اندیشہ ناک ہوکر ہندون کو شرعی قیدون سے آزاد کردیا - دیکھو اودہ اخبار مطبوعہ ۵ مارچ ۱۸۷۹ء - یہان صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر نائب ریاست ٹونک کے فرزند ارجمند صاحبزادہ عبد العلیم خان جو نواسے صاحبزادہ عبد الکریم خان صاحب مرحوم کے ہین میو کالج مین بضرورت تعلیم انگریزی رہتے تہے اور انکے اتالیق منشی رام چندر کو ایک محرر حساب دان کی ضرورت تہی اسوجہہ سے بوجہ تعارف سابقہ کے وہان میرا روزگار ہوگیا لیکن سال بہر کے اندر ہی تنخواہ بقدر ثلث تخفیف ہوکر بہت سا وعدہ وعید آئندہ ترقی و پرورش کے لئے ہوا وہان تنخواہ گو پہلے ہی قلیل تہی مگر راقم اس خیال سے کہ ایک مدت تک جناب والدین کی خدمت سے مہجور رہا اور اب جو یہ سعادت حاصل ہے تو بقدر قلیل پر قناعت کرنا چاہئے تاکہ تلافی مافات ہو بحفا وکفا گزرا وقات کرتا رہا پر اب جو یہانتک نوبت پہونچی تو ناچار باہر جانے اور روزگار تلاش کرنے کی ضرورت ہوئی لیکن اوسی عرصہ مین میرے چہوٹے بہائی بابو بہاری لال کے ذریعہ سے بتعارف پنڈت نراین سہاے جی و ماہو پرشاد جی کہ یہ دونو بڑے بامروت اور باوضع آدمی ہین ریاست جودہ پور مین صورت روزگار کی ہوگئی چنانچہ ابتک کہ چار برس ہوگئے راقم یہان محکمہ اپیل مین نائب سرشتہ دار ہے اور سب لوگ بہ فضل الہی راقم سے خوش ہین - اور اب تک مندرجہ ذیل کتب تصنیفات راقم سے منطبع و مشتہر ہوچکی ہین

۱ - لطائف ہندی - پٹیالہ مین چہپی -

۲ - افسانہ خرد افروز یعنے قصۂ بہرام و بہرور - مطبع مفید عام آگرہ مین چہپی اور کئی سو جلدین اسکی سرکاری اسکولون اور کتب خانہ جات مین لی گئی ہین -

۳ - تاریخ میواڑ ترجمہ راج پرستی - مطبع منشی نولکشور لکہنؤ مین چہپی -

۴ - رسالہ جہل جواب تاریخی ایضاً ایضاً

۵ - کارنامہ نو آئین یعنے تقویم موید المورخین " " مکرر

ہدایت ادب - اسکی صلہ تالیف مین سو روپے گورنمنٹ ممالک مغربی سے انعام ملا اور مطبع نولکشور لکہنؤ مین چھپی ہوئی ہے -

۷ - خواب راجستان - مطبع نول کشور مین چھپی -

۸ - سوانح عمری نوشیروان بادشاہ - مطبع خیر خواہ عالم دہلی مین چھپا -

۹ - جواہر التعبیر ترجمہ سنسکرت سپن چنتامنی " " "

۱۰ - نفائس التواریخ - حالات حکمار سلف مین - " "

۱۱ - تاریخ تزک ہند " " "

۱۲ - تعلیم النساء - اسکے صلہ تالیف مین بہی گورنمنٹ ممالک مغربی سے سو روپیہ ملا تہا - مطبع مذکورہ بالا مین چھپی ہے -

مندرجہ ذیل کتابین تیار ہین مگر ابھی چھپی نہین

۱ - تواریخ مارواڑ - اسکے صلہ تالیف مین تین سو روپیہ گورنمنٹ ممالک مغربی سے عطا ہوا ہے -

۲ - عجائب التواریخ - واقعات عالم بقید سنین ہبوط آدم -

۳ - احکام نوشیروانی - ترجمہ توقیعات کسری -

۴ - معیار الشعراے ہنود - ہندو شاعرون کی فارسی کلام کا تذکرہ -

۵ - ناری نورتن - عورتون کے پڑہانے کی ہندی کتاب -

۶ - مضامین دلنشین - متعلق ترقی و بہبود قوم کا ئیتھ -

۷ - مصائب زندگی - سوانح عمری راجہ کرن باگہیلا والی گجرات ہمعصر علاءالدین خلجی -

۸ - حل لغات حقائق الموجودات -

مندرجہ ذیل کتب ناتمام ہین

۱ - خلاصہ مہابہارت ۲ - ترجمہ مہابہارت ۳ - سنین ہجری - تاریخ عام اہل اسلام بقید سنہ ہجری سنہ اول ہجری سے اسوقت تک ۴ - سنین عیسوی - یورپ و چین کی تواریخ سنہ ۱ء سے اسوقت تک - ۵ - سنین ہند - ہندوستان کی تواریخ سمت آنکرم سے اسوقت تک - ۶ تواریخ جے پور ۷ تواریخ ریاست سروہی ۸ تواریخ ٹونک - ۹ - تواریخ ریاست اودے پور - ۱۰ تواریخ ریاست الور - ۱۱ - تواریخ ریاست ایڈر ۱۲ تواریخ ریاست بوندی ۱۳ تواریخ ریاست کوٹہ - ۱۴ تواریخ جہالاواڑ ۱۵ - تواریخ بہرتپور - ۱۶ - تواریخ بیکانیر ۱۷ - تواریخ جیسلمیر ۱۸ - تواریخ مفصل مارواڑ - ۱۹ - تواریخ ریاست بانسواڑہ - ۲۰ - تواریخ ڈونگرپور - ۲۱ - تواریخ دیولیہ پرتاب گڈہ ۲۲ - تواریخ اجمیر - ۲۳ - تواریخ ریاست کشن گڈہ ۲۴ - تواریخ راجپوتان متفرق جواب رئیس نہین ہین -

ہمین و زنجیر ابہی پابین ہے انصاف سے اپنے
کہ لا کہون ہی ہین جنون بیگنہ قفس گرفتے

پس مردن ہوا ہی عشق سے یہہ سرد دل میرا
نہین آتا کوئی پروانہ میری شمع مدفن تک

علاج ہجر بتاؤ تو خدا کے لئے
ہمین تو موت بہی ملتی نہین دوا کے لئے

تیری جفا مزہ کیا کہون کہ دل نے میرے
دہان زخم سے بوسے تیری جفا کے لئے

تیری رعنائی کا جسجا یہ پڑا تہا سایہ
ای گل اوس جا گل رعنا کے خیابان اوگے

عشق مین کہائے تہے جو گل تو پس مردن بہی
خاک مدفن سے میری سر چراغان اوگے

دیکہے نباؤ شب جو سراپے یار کے
نقشے بگڑ بگڑ گئے صبر و قرار کے

دیگر

دیگر

یار ساقی جو بنا لگئے پس یادون گے
نت مین بنکے مزے خوب ہی لٹے ہمنے

تم بگڑنے مین میری تقدیر ہو
اور بننے مین میری تدبیر ہو

کون کہتا ہے کہ ہے تقدیر شرط
شرط ہے تقدیر گر تدبیر ہو

دیگر

اونکے بے دیکہے نہین ہتی طبیعت میری
ابتو خوبون کی محبت ہوی عادت میری

بے اثر اشک گئے آہ نے تاثیر نہ کی
مفت برباد ہوئی ہائی یہ دولت میری

زلف بگڑی جو ہوا سے تو گئے اپنے حواس
اتنے ہی پر ہوی برباد جمعیت میری

ایک دامن ہی کو کیا رتے ہو بیٹھے شاباش
آگے کیا کیا نہ دکہائیگی یہ وحشت میری

بڑا نہ جانیے تو تقوی مآب کیا جانے
نہ پی ہو جسنے وہ قدر شراب کیا جانے

دکہائین آپنے تن تنکے چہاتیان اوسکو
وگرنہ آتنا اوبہرنا حباب کیا جانے

نہ آیا خواب مین تو جسکے اوسکا خواب ہی کیا
نہ سویا ساتہہ تو جسکے وہ خواب کیا جانے

حریق سوز جگر ہیزم ہے عشق بغیر
جلا نہ جسکا ہو دل وہ کباب کیا جانے

ماہ کو دیکہہ کے وہ ماہ لقا یاد آیا
چاند کیا آیا کہ خنجر لئے جلاد آیا

دیگر

دیگر

کبہی نہ سجدہ کیا بدگمان نے میرے ساتہہ
قیام اوسنے کیا مینے جب رکوع کیا

یہان کہین دیوانہ ہای سبحہ مین نا رکہتی ہین
اگر دیدۂ عشق مین شبنم بہی طفل ہے عین ہے

دیگر

دیکہکر اوس بت کو کلمہ لگا پڑہنے حریق
ایک ہندو تہا یہان وہ بہی مسلمان ہوگیا

دیگر

چرخ نے خاک مین محبوبون کو ملایا ہے بہت
کیا عجب خاک سے گر سنبل و ریحان اوگے

دیگر

مر رہے ہین ہجر مین دلدار کے
تشنہ لب ہین شربت دیدار کے

لیکے بوسہ جو جہکے پستان پر
پہول توڑا تو بیل ہی ہاتہہ آیا

رات جو بنکے مزے خوب ہے لوٹے ہمنے
تازہ گلشن کے مزے خوب ہے لوٹے ہمنے

دیگر

بے اثر عاشق کی ہے مستی جو اب
عشق ہو تو آہ مین تاثیر ہو

کعبہ مین عشاق کی زیارت کو شیخ
بت نہو تو یار کے تصویر ہو

مرگئے مرپہ نہ کیون نہ ہو حسرت میری
ہائے کس ناز سے ٹہکراتے ہین تربت میری

جیکے مہجور رہا مر کے ترے قرب سے دور
جینے مرنے مین برابر ہی قسمت میری

ایک ہی بات کا پورا نہین ملتا ہے جواب
اوسکی لکنت سی بڑہی اور بہی دقت میری

آدمی کیا کہ فرشتون کو بہی رشک آتا ہے
جب وہ اک ناز سے ٹہکراتے ہین تربت میری

دیگر

بغل مین جسکے نہو ایک چاند سا معشوق
وہ لطف سیر شب ماہتاب کیا جانے

جسے نصیب نہو لذت وصال صنم
بہلا وہ لذت عہد شباب کیا جانے

صنم سے آنکہون مین ہوتا ہے حال دل نکایان
زبان کے یکے سوال و جواب کیا جانے

دیگر

شب کو محفل مین جو وہ شوخ پری زاد آیا
خواب سے فتنہ اوٹہا حشر کا دن یاد آیا

سیر ہو کر دیکہنے پائے نہ روئے یار ہم
جلکے لائے نہ تاب گرمی دیدار ہم

حساب بوسہ نہ آیا کبہی درست اوس سے
اودہر وہ بہولا اودہر مین نے پہر شروع کیا

دیگر

داستہ چھیڑ کرتے ہین زلف دوتا سے ہم
آفت کو مول لیتے ہین کالی بلا سے ہم

پکڑا گیا تو ہاتھ ہی مین اوس نگار کے
یہہ ہتکھنڈے ہی سیکھین گے دزد حنا سے ہم

نسخہ مین گر لکھے گا نہ تو شربت وصال
مرجاینگے طبیب تو تیری دوا سے ہم

گھبرایا یہہ شب کو وہ کہ میری جان پہ آبنی
ہارے ستا ستا کے بت بیوفا سے ہم

کیون اپنی کرتے ہین دل تنگی حریف
یہہ بت جو کہتے تھے نہین ڈرتے خدا سے ہم

ہر بزم مین ہے ذکر تری جلوہ گری کا
لیتا نہین اب نام کوئی حور پری کا

لکھتا ہون جو مین وصف تری جلوہ گری کا
ہے خامہ کی رفتار مین انداز پری کا

رہتا ہے شب و روز حسینون کا تصور
پہلو مین مرے دل ہے کہ شیشہ ہے پری کا

کیا ہو گی صبا نامہ بری تجھسے ہماری
جب حرف نہین گلگی تجھے پردہ دری کا

کب ذرہ ہکتے ہو تجاور رنگ صبا
تونے اودرا کے کیون میری مٹی خراب کی

تیرے چہرے پہ یہ دو صاد آنکھونکے
تجھکو خوبی مین جو خالق نے دو چندان دیکھا

دیگر

جسنے دیکھا ہے زخم بسمل کا
ہاتھ وہ چومتا ہے قاتل کا

خط کہان ہے یہہ دفتر تفسیر
آیت ابروان قاتل کا

خاک رہی ہے بسکہ اپنا شعار
عطر بھی گر ملین تو ہو گل کا

دیگر

کب ہین موتی زلف مین دلدار کے
تار زلفین ہین یہہ دندان یار کے

قتل کرتے ہو جہان جاتے ہو تم
کیا چلن سیکھے ہو یہہ تلوار کے

بو ہی گل ہے تازگی سے اونکو بار
ہار گل پہنینگے نہ کیون وہ یار کے

کب گل لالہ مین ہین یہ داغ دل
زخم مین بلبل تری منقار کے

اجازت آپ ہونکی اگر تمکو عطا کرتے
تو صاحب دیکھتے آنکھون سے یہان دریا بہا کرتے

جسنے دیکھا اے پری پیکر تجھے مفتون ہوا
جب تو مجنون ایک تھا اب ہر بشر مجنون ہوا

روز روشن شب ہوا [illegible] دیکھکر
ماہ پنہان ہو گیا مہر درخشان دیکھکر

باغ مین خون روئے غنچے تجھکو خندان دیکھکر
ہوش بلبل کے اڑے مجھکو غزلخوان دیکھکر

ہو گئے سنتے ہی خیال زلفین اسطرح ہم
جیسے دیکھتا ہے کوئی خواب پریشان دیکھکر

نکہت سے گل کی ناک مین ہے تجھ بغیر دم
اور دل مین ہو رہی ہین خفا ہی فضا سے ہم

آفت ہی تجھپہ ٹوٹ پڑیگی یہ بے زبان
جب داد اپنی چاہینگے ای بت خدا سے ہم

لاتی نہین ہے اب جو تری زلف کی شمیم
لڑتے ہین بات بات پہ باد صبا سے ہم

آواز دل دھڑکنے کی کیا کم ہے دوستو
عادی جو چونکنے کے ہون بانگ درا سے ہم

دیگر

چلنے کا سلیقہ تھا کہان کبک دری کا
یہہ طرز و ادا یا ہے اسی کبک دری کا

خوبون نے ستایا ہے یہہ کچھ نامہ برونکو
لیتا نہین اب نام کوئی نامہ بری کا

بازار کی مانند زمانہ ہے اور اسمین
انسان کی عمر جیسے تماشا گذری کا

دیگر

میرے سر درد نے عیسی کو پریشان دیکھا
میرے ہر خواب نے یوسف کو پریشان دیکھا

اسکی تعبیر یہی تھی کہ ہوے مجھکو قتل
رات کو خواب مین جو خنجر بران دیکھا

ہے جو گردش سواد منزل کا
پردہ اوٹھتا ہے اوسکے محمل کا

کیا جلایا ہے مجھکو ہجر کی شب
شمع تھی یا کہ داغ تھا دل کا

سامنے اوس پری کے آئے جو حور
پردہ کھل جائے حق و باطل کا

شمع روتی تھی لوٹتے تھے ہم
تیرے بن تھا یہہ حال محفل کا

مر رہے ہین ہجر مین دلدار کے
تشنہ لب ہین شربت دیدار کے

مار لکھا جسنے زلف یار کو
بس نکالا اوسنے اوسکو مار کے

بلبلین لطف مین گلزار کے
پہول جہڑتے ہین ہنسنے یار کے

بعد مدت اوسنے بلوایا تو ہاے
پانو بہولے طاقت رفتار کے

اوسنے کیسا ہی مجھے آج مروڑا ہین یارب
ہمری جلتی زبان اوسکی کہین چھو ہوتے

سو رسے آنکل اپنا نالہ موزون ہوا
کیا قیامت آہ پر تاثیر کا مضمون ہوا

بخت و حکمت آج زر ہے کہ جسکو زر ملا
وہ ہی سکندر ہوا اور وہ افلاطون ہوا

دیکھے سو ٹکڑے ہوے تیغ اوسکی عریان دیکھکر
ہے عجب صدبرگ ہوا برق درخشان دیکھکر

باغبان اودنجی ہی کیون ہنستے ہین غنچے گل کے
شل رنگ و بو چلے جائینگے بستان دیکھکر

خط و خال زلف و کاکل سب کے گرد بیتے
مار و مور و افعی ہین بنے انجیوان دیکھکر

جان رخصت ہوگئی جب آپ محفل ہی اوٹہے
گل ہوئی یہہ شمع ہر صبح ہجران دیکہکر

قبا پہنے جو تو جہکر گریبان آستین دامن
تو میرے حق مین ہین خنجر گریبان آستین دامن

دیگر

دیگر

گریہ ہے میرے آتش غیرت ہی بجہا دے
جلتے ہین اغیار بہی دونے کے اثر سے

وہ دن ہو کہ پہر قاتل بیرحم کو دیکہون
پہر تیغ کا بوسہ لون لب زخم جگر سے

ہے وصل ہی محرومی جاوید کا پیغام
خط اوسنے جو لکہہ بہیجا ہے سیمرغ کے پر سے

ہزارون مر گئے اس آرزو مین
مگر سمجہا کوئی قاتل نہ پایا

خانہ زنبور ہے اپنا بہی گہر
جب ہوا آباد غارت ہو گیا

پر عنقا جو ملے تو لکہون مضمون کمر
چشم عنقا جو ملے تو دہن اوسکا سوجہے

بوسے مانگے تو کیا اوسنے دہن ہی غائب
ہای کس پردہ اقرار مین انکار کیا

یا جبین مین تیرے آنکہون کی بجان آتی ہے
نکلے جیتا وخت دل مجکو کہا جاتا ہے

شب وصل آتی ہی رخصت لگی تم مانگنے ہمسے
نہ جانا تہا یہ شر ہوگا تمہارے خیر مقدم سے

دلمین ہی لو نہ شمع رخون کے وصال کی
کعبہ مین روشنی ہے بتون کے جمال کی

تشبیہ کس سے دیتے ہین ابروے یار کو
اتنو کمان خوب نہ ہی ہے ہلال کی

رخ ہے تمہارا بدر کا بجلی کی ہے کمر
اور رانگ کہکشان ہے ہی ابرو ہلال کی

تیری کمر مین وہم و گمان کو نہین ہے دخل
وصف دہن مین جا نہین کچہہ قیل و قال کی

دیگر

پہر کسے صورت بہی یوسف کو نرکہی مرہ عزیز
گر زلیخا کو دکہا دین یار کی تصویر ہم

عشق مین جو ان کو بہی غمزہ چاہیے جا مکمل
عشق کی دولت ہوئی شیدا زبان عندلیب

عاشقون پر جاہ کہا کر پائیگا کیا کو بہی پہل
باغبان ویران نکر تو آشیان عندلیب

دیگر

تمہارے قد کو ہوئی سرو دیکہکر سیدہے
تمہارے رخ کو جو دیکہا تو آئے ہوش مین گل

پسند جب سے ہوا اوسکو ہار پہولون کا
ہوئے ہین اوسکے غلامان شگفتہ گوشہ نشین گل

دیگر

دیگر

ہے خون زخم دل سی اپنا سارا پیرہن گلگون
اور اشکون سے ہین پر گوہر گریبان آستین دامن

گل رنگ رخ سے تیری پسینے مین غرق ہے
شبنم کہان ہے یہہ عرق انفعال ہے

یہ بہی ہے غنیمت کہ سر محفل اغیار
وہ دیکہہ مجہے لیتے ہین دزدیدہ نظر سے

بیجرم کیا تو نے ہمین کشتہ شمشیر
آخر یہہ ملا پہل تیری الفت کے ثمر سے

جو رنگ کیا مشق ستم نے تیرے ہمکو
غمزہ سے اشارے سے تغافل سے نظر سے

دیگر

گل اوسیدم مین ہوا مثل چراغ سحری
ہای جب زخم جگر سے میری سرکی بتی

دیگر

پر سر خاب سے لکہتا ہے جواب خط وصل
اسکے یہہ معنے ہین کہ شب کو نہ ملنا ہوگا

ناصحا منع نکر عشق بتان سے مجہکو
میرے سینہ پہ ہی یہہ بس تیرے سینہ پہ نہین

جب کمر کا یار کے مضمون رقم ہوتا ہے
خط مسطر شعر کو راہ عدم دکہلاتی ہے

دیگر

کب ہے شفق یہ وقت سحر آسمان کی
آتش لگی ہوئی ہی تمہارے جلال کی

سوئی میان یار کا عقدہ نہین کہلا
ہر خیط ہے کہان نکالی ہے بال کی

زلف سیہ کو چہونے ہی اندہیر ہو گیا
ثابت ہوئی ہے مجہہ پہ خطا بال بال کی

سنتا نہین ہے کوئی ہی طوطی کی اب صریح
عالم مین آج ہے تیری بول چال کی

ہوگی اعمالون کی جب ہمکو سزا و جزا
تب کرینگے پیش اپنا نامہ تقدیر ہم

دیگر

باغبان بگڑی ہے کیون ہمنی بگاڑا اوسکا کیا
آئی مین کچہہ دیر سننے کو بیان عندلیب

قدر ہے جنکو سخن کی جانتے ہین وہ یہی
دردی گل سی ہی ہے رنگین بیان عندلیب

عجب عالم مستی ہے آج گلشن مین
کہین ہے جوش مین بلبل کہین ہے جوبن گل

کس شباب مین وہ شوخ لعل شوخ ہوا
کہ جیسے فصل مین ہوتا ہے جوبن گل

وطن مین پاتے ہی عزت کہین اہل کمال
عزیز ہوتا ہے دو دکان گلفروشین گل

تیری ابرو کا جو دلمین ہمارے نشان ہے بہت
اس کمان سے ہمنا زاغ سویدا بیت

تم بھی کھلا دو چہرہ کو اپنے ابرو کی کمان
سہم جائے ماہ نو یہ دور کھینچا ہے بہت

کاش دو اپنا رخ روشن دکھا کر اوسکو آج
شمع کو جلوہ گری پر اپنے دعوا ہے بہت

شمع پروانہ سے پھر محفل میں شکر جا اٹک
دیکھ ان باتوں نے تیرا سر کٹایا ہے بہت

تیرے چشم مست کا عالم میں چرچا ہے بہت
اور دہان تنگ کا ہر جا پہ چرچا ہے بہت

یہہ چند شعر ایک قصیدہ تشبیب سے ہیں

دم سحر کی باد صبا میں ہے تاثیر
کہ تندرست ہوئی آج نرگس بیمار

جہان میں نام خدا آج ہے یہ جوش بہار
یقین ہے بلبل تصویر کھولدے منقار

بسائی ہی گل شبو نے عطر میں شب بھر
جو آج سر پہ ہزارے کے زرد ہے دستار

شمیم گل ہی بھری ہے زمین کے جھونکے
رنگا ہے رنگ سے لالہ کی دامن کہسار

کہاں ہے غنچہ سربستہ شاخ میں گرچہ
فشار دے کے نکالی ہی گل سے عطر بہار

کرے ہے نکہت گل عطر بیزیان کیا کیا
نسیم صبح نے کھولا ہے طبلہ عطار

ہزار وضع کی شوخی اور ایک گل گیسو
ہزار پیچ میں سنبل کے زلف کا یک تار

ہزار رنگ کی حسرت اور ایک غنچہ گل
ہزار طرح کی حسرت اور ایک گل رخسار

گل سمن پہ تصدق ہے عالم مہتاب
سپیدہ صبح کا شبو کے پھول پر ہے نثار

سجا ہے جیسے ہزار ابدال لئے گرد شمار
کہ شاخ خار سے جھڑتے ہیں بیربہوٹی

مطلع دیگر

میں وہ فصیح ہوں شیوا زبان کہ بلبل نے
اوڑایا ہے مرا طرز سخن ہزاروں بار

جہان میں سحر بیانی کی داد دوں اپنے
تو داد اپنی کو لب کھولے جو تب دیوار

شگفتگی ہے طبیعت میں اسقدر میرے
شگفتہ نکلے ہیں مضمون شگفتہ تر اشعار

لکھوں جو سلسلہ زلف مشکبو کا شعر
مجال ہے کہ نہ دے بہر وہ بوی مشک تتار

ہلال عید کو لکھدوں جو میں کلید امید
تو کھولے قفل در رزق ہر در روزہ دار

زمین طبع میری ایک باغ ہے گلچین
ہے چرخ فکر میرا ایک ابر گوہر بار

میری غزل سے دل پر الم کا غم ہو دور
میری قصیدہ سے دست کرم ہو گوہر بار

سمند طبع کو اپنی کروں میں جب جولان
جلو میں دوڑے ہیں فارس کے فارسی مضمار

بلدیو لال مرحوم بن منشی کستوری لال مغفور بن منشی خوب چند ذکا صاحب تذکرہ عیار الشعرا زبان فارسی اور عربی میں مہارت رکھتے تھے اور طب سے واقف تھے قوم کایتہ ماتہر باشندہ دہلی مگر افسوس کہ چہاونی نیمچہ میں غدر کے بعد بعمر جوان انتقال کر گئے شعر بھی کہتے تھے مگر ہمکو نہ تخلص معلوم ہوا اور نہ کوئی شعر ملا صرف اسقدر حال منشی مدن گوپال پرشاد صاحب نادر نے لکھا تھا سو بطریق یادگار درج کیا

بلیغ تخلص منشی جوالا پرشاد شاگرد نسیم دہلوی۔

کسے کہتے ہیں توبہ کس کو استغفار کہتے ہیں
اونہیں معلوم ہو ساقی کہ جو تیری رخصت ہے

سیاہ بختی سے ہے ظلمت شب ہجر تنہائی
کہوں کیا میں کہ ذکر بوی گل سے سرگرانی ہے

فروغ زندگانی پر عبث انسان کو نخوت ہے
بہار دنیا اوس پی جسار کا طرز رنگت ہے

بصیر تخلص پنڈت بشیشر ناتھ ولد بشمبر ناتھ قوم کشمیری ساکنہ دہلی جو اب سابق علاقہ مارواڑ میں بتقریب روزگار وارد ہیں شاگرد مرزا یوسف علی خان عزیز تلمیذ مرزا اسد اللہ خان غالب۔

نہیں کاکل کشادہ ہے پیر پہ وہ پیچھا رخ پر
پریشان کو نہ ادہر جا کہ اوسنے زلف کا ہے پیچ

قیامت کیا کری برپا خدا جانے جوانی میں
ابھی سے ڈھنگ اوس بت کے زمانہ سے نرالے ہیں

سنتے ہیں ہاتھ جیت کے کیلو کے ہاتھ ہے
سو نا اسقدر ہم نے بھی ناز و ادا کے ہاتھ

ابرو کو جان کعبہ مسلمان پڑھیں نماز
کالی کی دہیان میں ہے جبین ہندو نام زلف

کیونکر دہان تلک ہو رسائی نگاہ کی
کچھ دن سے ملک شعر پہ ہوا انتظام زلف

کاکل نہیں ہے مصحف رخسار پر بصیر
طغرا کے یہہ لکھا ید قدرت نے لام زلف

کیوں نہو عاشق ہی زر کو بوسہ کی طلب
ساغر می بیخودی اور گرد ان عارض

بندرابن تخلص باسم خود معروف سرکار بہادر قوم کھتری دیوالی آگرہ انسپکٹر ڈاکخانجات اور یہ شعر و شاعری کے علاوہ فقیری کا مذاق بھی رکھتے تھے اور بلکہ ایک طریقہ اپنے طور پر چلایا جو بندرابنی پنتھ کہلاتا ہے میری اونسے ملاقات نہیں تھی مگر خط و کتابت تھی انکی

سے بڑی بہانی رادہا سوامی اصل نام منشی شیو دیال سنگہ صاحب سے تو آگرہ مین ملا ہون یہہ بہی بڑے مرتاض تہے اور ایک پنتہ انہون نے بہی چلایا ہے انکی والد منشی دلوالی سنگہ اور دادا دیوان ملوکچند اپنے عہد کے معتبر لوگون سے تہے۔ کتاب بہار بندرابن انکی تصنیف ہے اور اوسمین انکا ہندی فارسے اُردو کلام بہت کچہہ درج ہے ازانجملہ یہہ چند شعر منتخب ہوئے۔

کیجیو صبر نہین بات یہ گہبرانی کی	اب ضرورت ہی بڑی دل کو سمجہانیکی
تلخی صبر کو زنہار نہ کڑوا سمجہو	جب کہ امید ہے تجہے ثمر شیرین ہے پہل کہانیکے

بنسی دہر ولد ایسری پرشاد قوم کایتہ بہٹناگر سکنہ اجمیر بہادر منشی شنکر لعل بیتاب تخلص نگر تخلص انکا یاد نہین رہا صرف ایک شعر یاد تہا سو یہان لکہا گیا۔

قلم ہو سو کہکر کا سا سیاہی کو یہ چلکر	اگر لکہو نہین کچہہ احوال اپنے سوز ہجر انکا

بہادر تخلص راجہ بنی بہادر قوم کایتہ باشندہ لکہنو مختار اور مدار المہام سرکار نواب وزیر شجاع الدولہ بہادر صوبہ دار اودہ کے تہے تواریخ سیر المتاخرین مین لکہا ہے۔ راجہ بنی بہادر مرجع جمیع ملازمان وزیر و مختار حل و عقد معاملات او بود و جراتے داشت کہ مثل او دران وقت در رفیق پروری و شرفا نوازی کسے نبود و در معاملہ رسی و سیاق فہمی و سرانجام امور دشوار و مقدمات مالی و ملکی ید طولی داشت سنہ ۱۱ ہجری مین نواب وزیر شاہ عالم بادشاہ کو لیکر بندیل کہنڈ سر کرنے کو گیا راجہ بنی بہادر کو اوسنے پیشتر سے ہی بہیجدیا تہا راجہ نے بنارس کے رئیس بلونت سنگہ کو بہی اپنے کفالت سے ساتہہ لیا تہا جو بڑا عیار جرار اور نہایت مالدار راجہ تہا اور کبہی شجاع الدولہ اور دیکہے باپ صفدر جنگ کی پاس حاضر ہوا تہا اسعرصہ مین بنگالہ کا صوبہ دار میر محمد قاسم انگریزون سے لڑائی ہار کر بندیلکہنڈ مین بادشاہ و وزیر کے پاس بطلب مدد آیا اور بعد اختتام مہم بندیلکہنڈ کے بادشاہ اور وزیر محمد قاسم کے ساتہہ روانہ ہوئی بکسر مین انگریزون اور مغلون کی لڑائی ہوئی مقابلہ کے وقت راجہ بلونت سنگہ اور راجہ بنی بہادر او زناگہ گور ہا یون نے بہت کوشش اور بہادری کی لیکن انگریزی سپاہیون کے بارسے کچہہ پیش نہ چلی چنانچہ بادشاہ اور وزیر شکست کہاکر واپس آئے مگر وزیر نے دوبارہ سامان کرکے انگریزی فوج سے لڑائی کی اور پہر شکست کہائی اور بہاگ کر روہیلون کے ملک مین چلا گیا اس لڑائی مین راجہ بنی سنگہ بہادر بہت سے رفیق کام آئی اور اونہون نے اپنے ملک مین رہکر جب دیکہا کہ بادشاہ وزیر کو چہوڑکر انگریزون سے ملگیا اور راجہ بلونت سنگہ اپنے ملک مین جا بیٹہا تو ناچار انگریزونکی موافقت مصلحت سمجہی اور بروقت ملاقات اپنے آقا کی سفارش کی اونہون نے کہا کہ اگر جلد حوالہ کرا دینے شمرو فرنگی اور میر محمد قاسم کے وزیر سے صلح کرنا منظور ہے راجہ نے جواب دیا کہ شمرو کی پاس تو ایک جرار فوج اور جنگی توپ خانہ ہے اوسکے پکڑنے مین بہت کشت و خون ہوگا لیکن محمد قاسم کو حوالہ کردونگا محمد قاسم یہ سنکر فورا راجہ کے قبضہ سے نکلگیا اور راجہ نے سارا حال وزیر کو لکہا مگر وزیر نے جواب دیا کہ ہم تو یہان لڑائی کی تیاری کر رہے ہین اور تم وہان رہکر انگریزون سے سازش کہو تاکہ دونو صوبہ اپنے قبضہ مین رہین تب راجہ نے راجہ شتاب رای کو لکہا کہ وزیر نے وہ شرطین جو انگریزون نے مقرر کی ہین منظور نہ کرکے اور لڑائی کا ارادہ کیا ہے مگر مین اس لڑائی کا نتیجہ بہتر نہین دیکہتا ہون اور چاہتا ہون کہ انگریزون کے سایہ مین رہون سو آپ اسبارہ مین سعی فرمادین۔ راجہ شتاب رای جو اوسوقت انگریزون کے رفیق تہے ممنون او نمک پروردہ راجہ بنی بہادر کے تہے اونہون نے راجہ موصوف کا کام کرنا عین سعادت سمجہکر افواج انگریزی کے جرنل برگڈیر سیجر گرنگ سے کہ جسکے ساتہہ وہ تہی خوب سعی تحریک اور گفتگو کی

جسپر صاحب ممدوح نے اونہین کی صلاح سے ایک خط لکہکر راجہ بنی بہادر کو بڑی عزت اور بزرگی کے ساتہہ بلایا اور ملاقات کے بعد صوبہ اودہ کا کل اختیار اونکو دیدیا اور اونہون نے بہی اپنے رسای اور حسن خدمت سے طرفین کو راضی رکہا مگر صاحب نے کہا تہا کہ تم اپنے قبایل کو بلاکر صوبہ عظیم آباد مین رکہو تو ہم تمکو کل نیابت صوبہ اودہ اور الہ آباد کی دیدین مگر وہ بعذرات واجب قبایل کے بلوانے مین تامل کرتے تہے اسعرصہ مین یہ خبر مشہور ہوی کہ نواب وزیر مہاراجہ ہلکر کو اپنے مدد پر لاکر انگریزون سے لڑنے آتا ہے راجہ کو بپاس نمک اوسکے پاس جانے کا ارادہ ہوا اور وہ جیسے ہوسکا لکہنؤ جاکر حد اپنے فوج اور قبایل کے نواب سے جاملے تب انگریزون نے دونو صوبہ کی نیابت راجہ شتاب رای کو دیدے —

کوڑہ کی نواح مین پہر انگریزون اور شجاع الدولہ کے درمیان جنگ ہوئی اور پہر انگریز غالب ہوی مرہٹون کے سوار انگریزی قواعددان پلٹنون کی بندوقون سے ہارکر بہاگ گئی وزیر پہر روہیلون کے ملک مین آیا اور راوسنے احمد خان بنگش کی صلاح سے راجہ شتاب رای کی معرفت انگریزون کے ساتہہ صلح کی اور راجہ شتاب رای نے اس موقع پر راجہ بنی بہادر کی رفاقت کا لحاظ کرکے نواب کے عزت کا پورا خیال رکہا اور اوسکا ملک واپس اوسکو انگریزون سے دلادیا راجہ بنی بہادر کی بی بی بہی بہت نیکبخت اور فیاض ہتین چنانچہ اونکی فیض سے اکثر غریب غربا پرورش پاتے تہے اور جو محتاج اونکی پاس اپنے حاجت لیکر آتا تہا وہ ہرگز محروم اور نامراد نہین جاتا تہا راجہ جسونت سنگہ جو کاکاجی پروانہ کے نام سے بہی مشہور تہے راجہ بنی بہادر کے بیٹی تہے — راجہ بنی بہادر شاعر بہی تہے اور اونکا کلام بہت صاف اور شیرین ہے مگر ہمکو سوای ایک شعر کے زیادہ نہین ملا اور اسسے اونکی خوش فکری اور شیرین زبانی ظاہر ہے

ساتہہ ہی کی گئی دلکی آرزو نہ گئی ہمارے جامہ کہنہ سی ہمکیے بو نہ گئی

بہادر تخلص بابو رن بہادر سنگہ خلف بابو فتح بہادر سنگہ شاگرد مرزا حاتم علی مہر مقیم اکبر آباد ایک خوش فکر شاعر ہین اور یہہ شعر اون کے اونکی لیاقت سخن پر گواہ ہین —

ہم تڑپتے ہین مرغ بسمل سے	پہل یہ پایا ہے تیغ قاتل سے	ایک دم بہی جدا نہین ہوتا	کیا محبت ہے درد کو دل سے
	اے بہادر چہوڑیو نہ میدان	نہ اوٹہی لاش کوی قاتل سے	

بہادر تخلص لالہ سراج بہادر مدرس اردو اسکول بلرامپور اودہ شاگرد منیر آقا حسن تخلص نامی انکا ایک تاریخی قطعہ رسالہ گلشن فیض مصنفہ نندکشور لال چرنوع مین درج ہے —

بہادر تخلص لال بہادر خلف نانکچند مرحوم انکا ایک فارسی قطعہ تاریخ مثنوی بحر بہت مصنفہ منشی جگوپال ثاقب مطبوعہ ۱۲۸۲ھ مین درج ہے اور کلام دیکہنے مین نہین آیا —

بہار تخلص منشی ٹیکچند قوم کہتری شاہجہان آبادی مصنف لغات بہار عجم معاصر اور ہمشاعرہ خان آرزو کے تہے ہندون مین کیا مسلمانون مین بہی کوی مثل انکی محقق اور زبان دان فارسی کا نہین ہوا ہے آجتک بڑے بڑے عالم اور فاضل اونکی تصنیفات کو دیکہکر کان پکڑتے ہین کتاب بہار عجم مین جو فارسی اصطلاحات کے علم مین لاجواب واقع ہوی ہے اور رسالہ جواہر الحروف اور ابطال ضرورت نوادر المصادر بہار بوستان اونکی تصنیفات سے ہین بہار عجم جواب متعارف اور متداول ہے اونکا ساتوان مسودہ ہی کہ جسسے تمام اگلے سودات منسوخ ہوگئے یہ عجائب نسخہ ۱۱۸۲ھ مین اختتام کو پہونچا ہے اور راوندرمن نام ایک شخص نے اوسکا خطبہ لکہا ہے

جسکے بعد ایک مختصر سا دیباچہ مصنف کیطرف سے ہے یہہ کتاب اس علم مین بہت مستند شمار کیجاتی ہے اوسمین الفاظ کے معنے ہی نہین لکہے ہین بلکہ اونکی استعمال کا طریق بھی بتایا ہے اور ہر موقع اور محل پر وہ نادر اور لطیف اشعار استادون کے لکہے ہین کہ اگر کوئی صرف اون شعرون کو ہی یاد کرلی تو بلبل ہزار دستان اور عندلیب شیوا زبان ہوجاے یہہ بزرگوار علاوہ فارسی کے اردو زبان مین بہی شاعر تہی چنانچہ یہ شعر اونکی اوس وقت کی شیرین کلامی کے بہت اچہا نمونہ ہین۔

وہی ایک ریسمان ہے جسکو ہم تار کہتے ہیں	کہیں تسبیح کا رشتہ کہیں زنار کہتے ہیں	اگر جلوہ نہیں ہے کفر کا اسلام میں ظاہر	سلیمانی کے خط کو دیکھ کیوں زنار کہتے ہیں

بہار تخلص لالہ کالکا پرشاد ولد بہاری لال فرخ آبادی شاگرد صفدر۔ یہہ شعر اون کا ہے۔

وہ میرے گہر آئیں تو کہوں حال دل اپنا	تقدیر سے نکلے کوئی صورت اگر ایسے	رکھدیگا قلم ہاتھ سے حیران ہا کے مانی	ہرگز نہ کھینچیگی کبھی تیلی کمر ایسے

بہجت تخلص منشی نتہن لال قوم کایتہ سکسینہ والد ماجد راقم تذکرہ ہذا۔ ولادت آپ کی شہر سرونج ضلع مالوہ علاقہ ریاست ٹونک مین متی بہادون بدی ۹ سمت ۱۸۶۲ کو واقع ہوی اور تحصیل علم اور کسب کمال شہر ٹونک مین بظل تربیت اپنے نانا بخشی دولت رائے کے کیا اور ۱۲۸۵ ہجری یعنے سمت ۱۹۰ اکے بعد نواب محمد امیر خان والی ریاست کے صاحبزادہ حافظ عبد الکریم خانصاحب کے سرکار مین بعہدہ متصدی گری و پیشکاری کارپردازان سرکار ممدوح ملازم ہوئے اور ۱۲۶۸ ہجری مطابق سمت ۱۹۲۶ تک کاروبار متعلقہ اپنا اسی دیانت و امانت اور خوش سلیقگی سے انجام دیتے رہے کہ علاوہ آقائے نامدار ایک ایک آدمی اوس سرکار کا خوشنود اور رضامند تہا مگر سنہ مذکور مین بعد وفات صاحبزادہ صاحب ممدوح کے جو فرزندان جناب معزالیہ نے پنشن مقرر کردی تو درگاہ خواجہ معین الدین چشتی کے متولیون میر حفیظ علی اور میر وزیر علی نے بنظر شہرہ حسن لیاقت کارگذاری و دیانتداری آپکے آپکو درگاہ خواجہ موصوف مین بعہدہ نائب متولی رکہہ لیا چنانچہ اب تک کہ عرصہ قریب چودہ پندرہ سال کے ہوتا ہے آپ درگاہ موصوفہ مین اپنے تعلق کا کام کرتے ہین اور وہان کے تمام چہوٹے بڑے آدمی بہی آپکے اخلاق و خوارق عادات سے خوش ہین اور مزید بر آن تمام شہر اجمیر مین کہ جہان عرصہ قریب چالیس برس سے قیام ہے آپ کی بہت کچہہ نیکنامی حسن معاشرت وغیرہ کی ہے اور آپکے علم و ہنر سے وہان کے اکثر لوگون کو فیض پہونچا ہے اور پہونچتا ہے کیونکہ آپنے اپنے وقت کا بہت سا حصہ طالبعلمون کی افادت کے لئے وقف کر رکہا ہے اوس وقت جو شخص چاہے وہ کتاب لیکر آجائے اور سبق پڑہ جائے امیر غریب کوئی ہو کسی سے انکار نہین ہے میری یاد مین بہت لوگ آپسے لکہہ پڑہ کر اپنے مدعا کو پہونچ گئے ہین کسی نے علم پڑہا ہے کسی نے خط کی اصلاح لی ہے کسی نے حساب سیکہا ہے کسی نے مسودے لکہے ہین کسی نے شعر دکہلائے ہین کوئی ہندی پڑہا ہے کوئی میزان منشعب کا سبق لیگیا ہے کسی نے عروض قافیہ دیکہا ہے اور یہ چشمہ فیض فضل الہی سے آجتک بہی جاری ہے اسیطرح سے خط اور عرضے وغیرہ جو لکہانے کو آوے اوسکو مفت لکہدیتے ہین اور پڑہانے لکہانے مین کبہی کسی سے کچہہ نہین لیتے پہلے تو تمسک اور بیعنامہ و رہن نامے وغیرہ بہی مفت لوگون کو لکہدیا کرتے تہے مگر جب سے دو ایکدفعہ اس عرصہ مین گواہی کے لئے عدالتون مین جانا پڑا تو اس قسم کے کاغذون کا لکہنا چہوڑ دیا ہے۔ مزاج مین حد سے زیادہ مسکنت اور خارف دنیوی سے بالکل استغنا اور بے پروای ہے ہمیشہ قوت حلال کے کوشش رہی ہے کبہی ناجایز طور پر کچہہ کسی سے لیا اور نہ اوسکا خیال کیا صاحبزادہ عبد الکریم خانصاحب

کی سرکار مین تیس برس سے زیادہ عرصہ تک کارپردازی کی اور وہ سرکار ہمیشہ قرضدار اور زیربار رہا کرتے تہے جس سے اکثر لوگون نے فایدہ اوٹہایا اور قرضخواہون سے مل ملکر خیانت کی لیکن آپنے اپنی دیانت اور ایمانداری سے کبہی ایک کوڑی ادہر اودہر نہین کی حالانکہ خود بہی ہمیشہ قرضدار رہے اور سرکار سے بہی قرار واقعی قدر و منزلت اوس دیانت داری کی نہین ہوئی اور جو تہوڑی سے پنشن عمر بہر کی محنت خیرخواہی اور جانفشانی کے صلہ مین ہوئی تہی اب وہ بہی نہین ہے یہ حال ہندوستانی سرکارون کا ہے جو کسی زمانہ مین پشتون تک اپنے رفیقون کی پرورش کرنے والی مشہور تہین علاوہ دیانت کے آپ کی راست گوئی بہی مشہور ہے چنانچہ ایکدفعہ صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب بہادر کے اوپر قرضداری زیادہ ہوگئی تہی اور قرضدارون کو کامدارون کی قول و فعل کا کچہ اعتبار نہین رہا تہا تب یہہ ٹہری کہ انکو سرکار کے روبرو لیچلین اور وہان تسلی کرا دین صاحبزادہ محمد خانصاحب کہتے تہے کہ جب یہہ لوگ سرکار کے روبرو آئے تو سرکار نے فرمایا کہ کامدار کہتے ہین عنقریب تمہارے قرضہ کی سبیل ہوجائیگی سو تم خاطر جمع رکہو اونہون نے عرضی کی کہ سرکار کامدار تو بہت دنون سے یون ہی کہتے ہین ہان جو لالہ نتہن لال جی کہدین کہ اتنے دنون مین تمہارے روپیہ کی سبیل ہوجائیگی تو پہر ہمکو کچہہ عذر نہین ہے تب سرکار نے کہا اچہا تم جاو ہم لالہ جی سے تمہاری تسلی کرادینگے اور پہر لالہ جی کو بلاکر کہا کہ تم مہاجنون سے کہدو کہ اتنے عرصہ مین تمہاری ادائگی کے صورت ہوجائیگی اسپر لالہ جی نے کچہہ دیر تامل کرکے کہا کہ یہ بات کسی اور سے کہلا دیجئے اور مجہے معاف رکہئے کیونکہ اتنے مدت مین انکی سبیل ہوجانا مجہے ممکن معلوم نہین ہوتی ہے فقط ایسی ہی ایک برہمن مسمی گنیش رام کے تین ہزار روپیہ صاحبزادہ صاحب ممدوح کے خسر میان محمد منور خان کے اوپر قرض آتے تہے اور کہین صاحبزادہ صاحب نے کسیوقت اوس سے دینے کا اقرار کرلیا تہا وہ اجمیر مین آیا اور برسون تک اوس سے اقرار سبیل قرضہ کا ہوتا رہا آخر اوسنے کامدارون سے کہا کہ اگر ابہی روپیہ کی صورت نہین ہے تو مجہکو تمسک کا ہی کاغذ اشٹام پر لکہدیجے کامداران نے سرکار سے عرض کی تو فرمایا کہ جب اوسکے روپیہ دینے کرلئے ہین تو تمسک لکہدینے مین کیا حرج ہے لکہدو چنانچہ اونہون نے اگلے ساری تمسک میان محمد منور خان کے لیکر ایک نیا تمسک تین ہزار روپیہ کا کاغذ اشٹام پر لکہدیا چندروز بعد وہ شخص بہی مرگیا اور ادہر سرکار مین محمد مستجاب خان نام کے ایک صاحب کامدار ہوے یہہ بڑے قانونی تہے انہون نے اوس تمسک پر اعتراض کیا اور کہا کہ وہ خارج المیعاد قرضہ کا ہے اور برہمن مذکور کے وارثون کو اوسمین کچہ وصول ندیا اور تین برس کے قریب تک لیت و لعل کرتے رہے جب میعاد گزرنے لگی تو برہمن مذکور کے داماد نے بہت چاہا کہ تہرڑا بہت جو واسطے حفظ میعاد کے ملجائے اوسیکو کافی سمجہے مگر جب کچہہ ملتا نہ دیکہا تو ناچار محکمہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر مین بصیغہ دیوانی نالش کردی کامدار صاحب اسکو عین اپنے منشا کے موافق سمجہہ کر قانونی دلایل سے جوابدہی کو مستعد ہوئے اور تمادی ایام کے عذرون کو بڑی طمطراق سے لکہوایا اوسوقت سرکار سے کہا کہ اگر آپ تک بات آئے تو آپ بہی کہدینا یہ انا قرضہ ہے اور تمسک بلا مرضی ہماری کامدارون نے ناجایز طور پر لکہدیا ہے اوسوقت سرکار نے فرمایا کہ پہلے نتہن لال سے بہی تو پوچہو کہ وہ بہی ایسا کہدینگے یا نہین کیونکہ تمسک انکی ہاتہہ کا لکہا ہوا ہے اسپر جب آپ سے گفتگو ہوی تو آپنے صاف کہدیا کہ ہم جہوٹ نہین بولینگے تمسک ہمنے سرکار کے کہنے سے لکہا ہے اور قرضہ البتہ پورانا اور میان محمد منور خان کے ذمہ کا ہے لیکن سرکار نے اوسکا دینا خود قبول کرلیا تہا اور اسکا کوئی عذر

عدالت مین پیش نہ جای گا بہتر ہے جو آپ مدعی کو راضی کر لین۔ مگر کامدار صاحب تو جواب دینے کو گئے۔ مگر جب صاحب بہادر نے
تمسک دکھلا کر پوچھا کہ مہر اور دستخط نواب صاحب کے ہین یا نہین تو کچھ جواب نہین بن آیا اور معہ خرچہ ڈگری کرا کر واپس آئی اور یہ
نواب صاحب کو بدنام سوای مین کرایا کیونکہ بر وقت حکم اخیر صاحب بہادر نے کہا کہ یہہ نواب صاحب کو زیبا نہین تہا کہ اسطرح تمسک لکھکر مکر جاتے
اوسوقت آپ کی سچائی کی سرکار سے لیکر ادنی نوکر تک ہر ایک نے تعریف کی۔ اسیطرح حسین بخش نام ایک شخص اوسی سرکار مین ملازم تہا
بعد موقوفی وہ جب کہین روزگار کی تلاش کو جانے لگا تو آپ سے کہہ گیا کہ ایک مہاجن مین میری تین سو روپیہ امانت ہین وہ آپ لے لینا اوس
مہاجن نے وہ روپیہ تہوڑے تہوڑے کرکے دو تین برس مین دئے اور آپ کی صرف مین آ گئے پانچ سات برس بعد جب وہ شخص آیا تو اوسکو تین
سو روپیہ کا سودی تمسک اوسکے رضامندی سے بعد ادا منافع ما وجب کے لکھدیا وہ پہر چلا گیا اور اسطرح اوس سے کئی دفعہ تبادلہ تمسکات اور تجدید
قرضہ کا اتفاق پڑا اخر مین ایکدفعہ اوس شخص نے اپنے کل تمسکات ایک شخص کو دکھلائے اونمین آپکے ایک تمسک کے قانونی میعاد گذر چکی تہی
شخص مذکور نے اوسکو دیکھکر کہا کہ یہ روپیہ تمہارے ڈوب گئے کیونکہ تین برس سے زیادہ عرصہ اسکے تحریر کو ہو گیا اور پہر کچھ وصول بہی نہین ہوا ہے
اب اسکی کہین سماعت نہو گی مگر حسین بخش نے اسکی کچھ پروا نہ کی کہا جس شخص کا یہ تمسک ہے اوس سے مجھکو ایسی امید ہرگز نہین ہے اسپر اوس شخص
کو بڑا تعجب ہوا اور اوسنے اوسکی بات کا یقین نکیا لیکن کچھ عرصہ بعد جب اوسنے تمسک جدید اوسکو لیجا کر دکہایا اور کہا کہ اسقدر مجھکو وصول
بہی ہو چکا ہے تو اوسوقت اوس شخص کے تعجب کے کچھ انتہا نہ تہی کیونکہ آپنے بلا لحاظ تمادی ایام تمسک سے بدل دیا تہا اور اوسکا سود بہی چکا
دیا تہا۔ اور بعد غدر جب کہ سرکار انگریزی نے اپنی رعایا پر انکم ٹیکس جاری کیا تہا اور اوس شخص کو کہ جنکے آمدنی دو سو روپیہ سالانہ
سے کم تہی مستثنی کر کے واسطے تخمینہ آمدنی اور انتفاع سالانہ ہر شخص کے پنچ مقرر کر دئے تہے اور وہ پنچ روزگار پیشہ لوگون پر باعتبار تنخواہ
کی اور اہل حرفہ پر اونکی آمدنی کی تخمینہ پر ٹیکس لگاتے تہے تب آپنے باوصف اسکی کہ تنخواہ مقررہ سال بہر مین دو سو روپیہ سے کم تہی حق التحریر
کی رقم مثل دستوری وغیرہ کو جو کبہی کبہی ملتی تہی تنخواہ کے ساتہہ جمع کر کے اوسکا تخمینہ کیا تو اوسکو قابل ادای محصول سرکار کے دیکھکر
فورا اپنا نام نقشہ مین لکہوا دیا اکثر لوگون نے کہا کہ حق التحریر کے آمدنی اول تو چندان ظاہر نہین اور دوسرے ایسی ہی کہ کبہی آئی
اور کبہی نہین آئی اوسکو ماہانہ ایک رقم فرض کر کے تنخواہ مین جوڑ دینا اور اوسپر محصول دینا نقصان سے خالی نہین اور لوگون نے تو اپنے
ظاہرہ آمدنی کو بہی حتی الامکان چہپایا ہے اور آپ ایسی آمدنی خود ظاہر کرتے ہو۔ مگر آپنے بنظر دیانتداری کچھ خیال نہ کیا اور
چند سال تک بخوشی خاطر ٹیکس دیتے رہے۔ علاوہ اسکے آپ کا چال چلن ایسا عام پسند اور مرنج و مرنجان ہے کہ تمام ہندو مسلمان
آپ سے خوش ہین اور سب آپ کا لحاظ اور ادب کرتے ہین حرص طمع یا کسی قسم کی بے اطمینانی آپکے نفس مین نہین ہے صبر توکل قناعت
اور شادمانی آپ کا وطیرہ ہے آپ کی کسی بات مین کذب اور ریا کا اثر تک نہین ہے ظاہر و باطن صفای کا جلوہ نظر آتا ہے
کبہی کوئی بات ایسے نہین کرتے کہ جس سے کسیکا دل دکہے اور کوئی جو کچہہ سوال کرتا ہے تو حتی الوسع اوسکو مایوس نہین جانے دیتے
صلاح ہر ایک کو ہمیشہ نیک دیتے ہین اور شر کسیکو نہین کہتے آپ کی ان عمدہ عادتون کا اثر مسلمانون تک پڑا ہوا ہے چنانچہ صاحبزادہ
محمد خان صاحب خلف صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب مرحوم کہا کرتے ہین کہ لالہ جی مین تمام اوصاف نیک موجود ہین۔ ایک بہی نہین ہے

کہ وہ مسلمان نہین اگر مسلمان ہوتے مین اونہین کا مرید ہوتا آپ کو ابتدا عمر سے ہرچند کہ مسلمانون کی صحبت رہی اور مسلمانون کے مذہب زیادہ تر واقفیت پیدا کرنے کا کام پڑا مگر عقاید مین ذرا فرق نہین آیا تہے پکے ہندو اور پورے بشنون مین آپکا روزمرہ اکثر یہ ہے کہ صبح سے دس گیارہ بجے تک تو طالبعلمون کو پڑہایا کرتے ہین اور پہر اشنان کرکے پوجا مین بیٹہہ جاتے ہین جب درشن بہگوان کی پوجا اور وشنو سہسر نام کے پاٹہہ سے فارغ ہوتے ہین تو درگاہ کی کچہری مین اپنے نوکری پر چلے جاتے ہین اور شام کے قریب وہان سے اگر کہانا کہاتے ہین شام مندر مین درشن کرنے کو تشریف لیجاتے مین اگر کہین کہتا ہوتی ہے بعد درشن جاکر کہتا سنتے ہین گیارس کا برت رکہتے ہین گوشت شراب اور دوسری ممنوعات سے مطلق پرہیز ہے مزاج مین بالکل سادگی ہے دنیا کی طرف بہت کم خیال لیکن سو عاقبت کا زیادہ تر دھیان رکہتے ہین اور ہمیشہ خوش بشاش بشاش رہتے ہین نہ کسی بات کا افسوس ہے اور نہ کسی چیز کی ہوس سرگن اوپاسنا کا عقیدہ ماسوا دیگر بہگوان کا اشت ہے ہروقت اونہین کی یاد دلمین اور اونہین کا نام زبان پر ہے بلکہ ایک کتاب بہی اونہین کی حمد و ثنا مین بطور مناجات کے تصنیف کی ہے جو بنام قصاید پر فواید مطبع منشی نولکشور صاحب مین چہپ کر مشتہر ہوگئی ہے اور اسی مذہبی ترقی اور تزکیہ باطنے سے آپکے زبان مین بہی کچہہ اثر ہے کہ جس سے جو بات کہتے ہین وہ اکثر ہوجاتی ہے گو تہوڑا بہت علم نجوم مین بہی دخل ہے لیکن عمر بہر کے راست گوئی راستبازی اور پرہیزگاری بہی تو اپنا کچہہ اثر رکہتے ہے اجمیر مین چند شخص ایسے موجود ہین کہ وہ اس بات کی تصدیق کر سکتے ہین ازانجملہ ایک محمود سلاوٹ ہے وہ کہتا ہے کہ جب مجکو کوئی تکلیف ہوئی ہے اور مین نے لالہ نتہن لال جی سے پوچہا ہے اور اونہون نے کوئی مدت بتادی ہے تو اوسکے بعد ضرور مجکو فلاحیت ہوگئی ہے یہ تو میرے سامنے کا ذکر ہے کہ ایکدن ۱۸۹۵ء مین سلاوٹ مذکور نے آپ کی پاس آکر کہا کہ بہت دنون سے بیکار ہون اور اب قرضہ بہی نہین ملتا تو آپ نے گرہ گوچر کا حساب کرکے کہا کہ ستائیسوین دن تم کہین نوکر ہوجاؤگی سو ایسا ہی ہوا کہ عرصہ قریب ایک مہینے کے بعد مین ایکدن میوکالج کو جاتا تہا راستہ مین ایک کوٹہی بنتی ہوئی دیکہے اوسمین سے محمود نے پکار کر کہا کہ کنور صاحب سلام اور جب اوس سے پوچہا تو کہا صاحب کہ لالہ جی نے فرمایا تہا ستائیسوین روز مرا یہان پندرہ روپیہ مہینا ہوگیا ہے اور اب مین خوش ہون مجہے اوسکی خوش اعتقادی اور اوسکے بموجب درستگی عین وقت پر متمتع ہونے سے بڑا تعجب ہوا۔ آپکے مزاج مین زندہ دلی اور حاضر جوابی بہی موجود ہے ایکدفعہ صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب نے اپنے اول کا مدار کو تو دوم اور دوم کو اول کردیا تہا جب یہ ذکر حکیم نظام علی نے جو اجمیر کے نامی رئیسون مین سے تہے سنا اور آپ سے بروقت ملاقات پوچہا کہ کیا آپکے یہان کا مدار تغیر تبدل ہوگئے تو آپنے فرمایا نہین مقدم موخر ہوگئے ہین۔

صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب مرحوم کے پاس میان اسد علی جو اجمیر کے پیرزادون مین سے ہین اکثر رات کے وقت اکر ستار بجایا کرتے تہے ایک رات نہین سرکار ممدوح کی طبیعت حاضر نہین تہی یا درتع مین میان اسد علی نے ہی خراب طور پر ستار بجایا غرض اوسوقت مزاج مقدس ایسا بیمزہ ہوا کہ صبح تک اوسکا اثر باقی تہا اور دوسری دن جب دربار ہوا تو والد ماجد بہی حاضر تہے سرکار نے وہی رات کی ستار کا ذکر چہیڑا اور فرمایا کہ کل رات تو میان اسد علی نے

عجب طور سے ستار بجایا کہ نہ لے سمجھ میں آتی تھی اور تان اور سم کا کچھ پتہ تھا اور پردے ایسی خراب بنائے تھے کہ اونمیں نہ سُروں کی کچھ سوجھ بوجھ تھی اور نہ راگنی کی گت معلوم ہوتی تھی غرض دیر تک اوس ستار کے ماجرا کو اس ادا سے بیان فرماتے رہے کہ جس سے طبیعت کی گھبراہٹ اور بیزاری عیان تھی تب الہ واحد نے عرض کیا کہ صاحب ستار کیا تھا بستار تھا سرکار بہت ہنسی اونکی طبیعت خوش ہوگئی اور فرمایا کہ ہاں بیشک بستار ہی تھا۔

آپ کو شعر کا شوق قدیم سے رہا ہے اور جبسے جب کبھی کوئی طرح لاکر دی اوسپر غزل کہدی ہے اکثر مشاعروں میں جانیکا اتفاق ہوا آپ کے صاف اور بامعنے شعر ہر مشاعرہ میں پسند ہوتے ہیں ایک مشاعرہ میں جو سرکار مرحوم کے کوٹہ پر ہوا تھا میں بھی تھا اور اجمیر کے تمام شاعر اور ذی شعور آدمی اسمیں موجود تھے اور طرح یہ تھی تیرا بیمار نہ سنبھلا جو سنبھالا لیکر اس میں میں سب شاعروں نے اچھے اچھے شعر نکالے تھے لیکن آپ کا ایک شعر سب سے بڑھکر رہا اور وہ اوس مشاعرہ کے تمام شعروں میں چوٹی کا شعر تھا اوسکے نقل مولوی الٰہی بخش نازش تک نے لی اور جو عاشق مزاج تھے وہ تو ایک ہی دفعہ کے سننے سے لوٹ پوٹ ہوگئے دیر تک اس شعر پر وجد ہوتا رہا اور خوب خوب نعرے خوشی اور آفرین کے بلند ہوئے کہ جنسے تمام کمرہ گونج گیا اور وہ کیفیت حاضرین کو یقیناً کچھ نہ کچھ آجتک یاد ہوگی اور شعر مذکور یہہ ہے

کیا کہیں شیفتہ ہیں کسکی دلستانی کے ہم ۔ کون دولت میں بڑے نام کسیکا لیکر

سرکار مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ لالہ نتھن لال کو کیسی ہی مشکل طرح کیوں نہ دو مگر وہ بے تامل غزل لکھہ لاتے ہیں۔

سیف الدین خان سیف تخلص اور فیض محمد خان فیض اور شیخ حیات اللہ ساکنہ اجمیر و لالہ مولچند وغیرہ نے آپسے اصلاح سخن کی لی ہے اور ستار دازی بھی سیکھی ہے۔ ایکدفعہ کشنگڈہ سے ایک پیرزادہ آپکے صرف اس قطعہ کے سننے سے مشتاق ملاقات ہوکر اجمیر میں ملنے کو آئے تھے

ایک صورت بھی نہیں دیکھتی ہیں مسجدمیں ۔ شیخ جی وعظ تمہارا نہ پسند آتا ہے
ہم ازل ہی میں بتوں کے طالب ۔ سجدا اسلئے بتخانہ پسند آتا ہے

صاحبزادہ احمد خان آفی تخلص جو سرکار مرحوم کے بھائی تھے آپ کے اشعار کو بہت پسند کرتے تھے اور نواب وزیر الدولہ بہادر والی ٹونک جب آپ کی تحریر دیکھتے تعریف فرماتے کہ بھائی صاحب کو منشی خوشخط اور خوش تحریر ملا ہے اور شرح اس فقرہ کی یہ ہے کہ نواب وزیر الدولہ بہادر اور صاحبزادہ عبد الکریم خان صاحب بھائی بھائی تھے مگر صاحبزادہ صاحب بسبب ایک نسل کے باہمی اجمیر میں رہتے تھے اور انکو اکثر اوقات نواب صاحب ممدوح کو عرضیاں بھیجنے کا اتفاق ہوتا تھا اور وہ آپ لکھتے تھے اسیطرح اجمیر کے سپرنٹنڈنٹ کرنیل چارلس ڈکسن صاحب بہادر بھی آپ کی خوشخطی اور تحریر کو بہت پسند کرتے تھے۔ اجمیر میں آپ کی خوش نویسی اور خوشخطی اور علمی لیاقت مشہور ہے دیوان آپ کا بسبب عدم توجہی کے ابتک مرتب نہیں ہوا مگر بندہ نے کچھہ کچھہ جمع کیا ہے اور اوسی میں سے یہہ چند شعر یہاں بعد اجازت درج کئے جاتے ہیں۔

اوٹھہ گیا وہ جو بار خاطر تھا ۔ لے ہوا ابتو دل ترا ہلکا
کٹ گیا سر اپنا ستمگر کے ہاتھ سے جو تبا ۔ کہ بار تھا تیری تن پہ اگر ہٹکا تکا

عشق بتان مین ضایع ہوئی عقل اپنی ہے / انکھوں نے جنکو پالیتی ہتی کس عیب سے ہم
زہر ہے اگرچہ مثل نبات / تیری ہی بات ناصحا شیرین
ملازم عشق کی موقوف بالکل / کہلا اوس شوخ کی خط سے یہ مضمون
لخت دل اشک کے دریا مین سیرے / مثل سرخاب بہا کرتے ہین
دختر تاک کو مستاک بہت / اس ہی سو فتنہ اوٹھا کرتے ہین
شان اللہ کی کیونکر نہ غم گہٹا ہی مجھے / ہمیشہ ہم تیری ابرو نظر کو دیکھتے ہین
حلقہ در گوش چاند تارے ہین / دلربا کیا ہے گوشوارے مین
ہم تو اس گک وزیست سی اپنے / یک مصیبت مین آہ بیاری ہین
ایک پردہ نشین کا ہون طالب / دل ہی مین اضطراب کرتا ہون
پہیلے دو پہول جو نرگس کے سیر نظر اوسے / ایسے پہول مین گو بادہ نے پلائیں انگبین

دیگر

پاند ہی رہی ہی ظلم یہ وہ تند خو کمر / ہے یہ غلط کہین ہین کہ اوسکی کمر نہین
کیا کہین شیفتہ ہین پردہ نشینونکی ہم / کون دنیا مین ہے نام کسیکا لیکر
دل تو مت جانیو ہرگز صف مژگان تکیطرف / یعنی ہر دم لئے رہتا ہے یہ لشکر تلوار
ستمگرون سے پڑا ہے معاملہ اپنا / یقین ہمکو ہے اوسکی کری صفائی تیغ
رات نہ آئی سی تیرے بزم کل جا کی کیا کہون / اوس بد نے پڑی ہتی صبح تک جام و سبو الگ
ہے رنگ زرد لب پہ ہے فریاد چشم تر / پردہ نشین کے عشق کو کیونکر چہپائی دل
ہم ازل سے طالب دیدار ہین بہجت مین بہلا / کسطرح ہو دنیا دیکھ بت گوش کے گل
مار ہی ڈالا تہا گو چشم فسونگر نے ہمین / پر اوسوقت جلا یا لب اعجاز نے ہمین
آتا ہی جسکی گہر وہ شکر قمر چمن ہین / ڈالی ہی جا کے ہر گل غیرت سے سر زمین
چشم و لب کے شیفتہ جب سے ہوئی ہین ہم / پڑی ہین یک جا ہی مین جیتے ہین مے شکر
ہرگز اس دختر رز کو منہ نہ لگا / تجہکو رسوا کری گی ڈرتا ہون
رکہون سی انکہوں مین اپنی تلک آکر دل سے / صنم کے دل کے کدورت اگر بہادی تو

مین ہون بیمار اوس شکر لب کا / دیکھو تان مجھے دو اے شیرین
کر بیہ خراب لگا دی جو کوئی شہ اوسکو / کہڑی ہی دختر زر بی حجاب لب جام
ہم بتون سے ہی ملا کرتے ہین / سیر دیدار خدا کرتے ہین
اشک تہمتی نہین یارو ترکے / بت اسیطرح کیا کرتے ہین
کام ہے نند لیسر سے بہجت / اور مخلوق کو کیا کرتے ہین
تجھے ہی خواب مین دیکھین ہین انکو شتابی / گلون کا چاک گریبان سحر کو دیکھتے ہین
ہے یہ طفلانہ بازی لب و چشم / وس چلائی تو ہیس اری ہین
آج بزم شراب کرتا ہون / شوخ کو بیحجاب کرتا ہون
شوخ چشمون نے جو نرگس سے ملائین انکھین / عمر بہر پشت قدم سی نہ اوٹھائین انکھین
یہہ ستاری نہین وغش مین ہزارون بہجت / دید کو اوسکی فلک نے ہین بنائین انکھین
ہے قتل عام کوچہ مین اوس فتنہ گر کے آج / کوئی تڑپ رہا ہے کسی تن پہ سر نہین
بندہ ہین بت کی پیر مغانکے مرید ہم / مذہب ہمارا عشق ہی اور کچہ خبر نہین
دوش پر رکہکر چلا کیا ہی اس تلوار کو / پہلو دل ہے میری کہین نکری کہر تلوار
کیا خوشنما ہی بابونین سر کے ہر ایک زلف / دیکھا نہ ہمنے ایسا کوئی ملک رنگ سبز
کسنے کیا ہی بدگمان تجہکو میری طرف سے آج / مجھسے ہے ہی آجکل شوخ جو تو الگ الگ
اس فصل گل مین کیا ہین کہہ نہ جاہی دل / دست جنون سے چاک ہے سارے قبائی دل
دیکھہ گلشن مین غنچہ تیرے دہن کو کل / صاف نکلے ایکدم مین مژہ سنبل کیل

دیگر

صف مژگان سے جو ہم ربط بہت رکہتے ہین / آگے یا پالی کیا بس دہی لشکر نے ہمین
ہتی سر نگون صراحی جب اوٹھ گیا بیرو / رو رہا تہا پچکیان لے شیشہ ہی انجمن مین
سیلا کیونکر کبوتر آئی نہا کوئی جانان سے / ہر رنگ نامہ ہر جا سے پردہ کی کہتے ہین
اوس لب و چشم کے تصور مین / آہ جیتا ہون مین نہ مرتا ہون
کسی پہ لطف کسیکو صنم ستادی تو / مٹا دی درد کو یعنی مجھی سلادی تو

چہپاؤن کیونکر اوس پردہ نشین کی عشق پنہان کو / عشق سے ہوا ہون اس قدر رسوا ہے اب کس کسکو دون جانکو
فغان کو سوز دل کو رنگ سرخ کو چشم گریان کو / نگہہ کو ناز کو ابرو کو لب کو رخ کو مژگان کو

نہین معلوم کسنے بدگمان مجہسے کیا اوسکو — بلاتا تہا کبھی آتا تہا اکثر میری گہر بیٹھے — اگر ہمین ہو دخل تجھے بزم مین جانے ساقی — مثال غنچہ دہانون کی دی ہین تیار زر

کردیا برہم خیال زلف نے نقشہ میرا — یارو ایکس پیچ سی اوسکو جانا چاہئے — خاک ڈالون ہون مین بہجت نہ ہیے — مجھکو طفل تند کا ہان ستانہ چاہئے

دیگر

ای تو نیزہ نہین دیتا ہی یہ قول بڑا — دی خدا نے ہے زبان منہ کے تو لفظ چہوٹے

بہجت تخلص مکہن لال اور حال معلوم نہین اور نہ کوہی کلام اونکا ملا۔

بہرت تخلص لالہ بہرت لال ساکن متہرا۔

اگر یاد خدا مین صرف نیچ وقت کرتا — زمانہ مین بہرت لال اپنا حاصل عمل کرتا

بیتاب تخلص لالہ شنکر لعل ولد لالہ سیری پرشاد قوم کایتہ بہٹناگر ساکنہ سکندرآباد ضلع بلندشہر جو ایک معقول خوش فکر اور با وضع شخص شاعران اجمیر سے ہین اور مدت سے شعر کہتے ہین پہلے محکمہ منصفی اجمیر کے سررشتہ دار تہی بعدہ پولس مین کچہ عرصہ تک ملازم رہے اب وکالت کرتے ہین اور آنکی چہوٹے بہائی منشی اجودہیا پرشاد جو نامی تعلیم یافتگان اسکول اجمیر سے ہین عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے مشرف

اپنا شیدا تو ہی خود خو شمایل ہوگا — آئینہ جب تیری چہرہ کے مقابل ہوگا — جو نظر تجہسے چرائی حور شمایل ہوگا — دو قدم اوسکو اوٹہانا کٹی منزل ہوگا

نشتر نوک مژہ سی اسی کہنا مخفوظ — آبلہ جسکو سمجھتے ہو میرا دل ہوگا — حسرتین دل مین بہر مین تیر بیمار بہا — سنگدل تختہ تابوت مراسل ہوگا

بند محرم کے جو دن رات کسی رہتی ہین — بند ہمین جیسے عاشق کا مگر دل ہوگا — ہم کہے دیتے ہین بیتاب تو رکہہ یاد اسے — عشق کرکے بجز افسوس نہ حاصل ہوگا

خمسہ غزل خواجہ وزیر

کر کین سے تعشق تہا ہمارا مشغلہ دلکا — تماشا دلکو بہاتا تہا ہمیشہ مرغ بسملکا — مژہ کا عشق جیتے جی تہا ایک تیر ہین شمایلکا — نشانہ بعد مردن بہی رہا ہین تیر قاتل کا

بنا یا کرنے مین نادک فگن تودہ مگر دل کا

محبت ہیچ جو پوچھو تو ادسی عالمین ہے تہکر — ملے باہم رہی حافیں بچے ہر بات مین آخر — کسے نے ہیچ کہا بچتے ہی دونو ہاتہ سے تالے — ابد سر پر بنے تو تواضع کی ادب تعظیم دستی کے

جہکائی ہین نیچے جب گے دن تو اوٹہا یا ہتہ قاتل کا

بیتاب تخلص سیوک رام باقی حال معلوم نہین یہ دو شعر اونکی دستیاب ہوئے تہے سو لکہے گئے —

محبت کی بہی کچہ ہیں تہونی کیا ہمنشین اپنی — کہ خوبان بہی بیتاب کہتے ہین ہم اوسکو مجر — ادہر نالہ کیا ادہر وہ مضطرب ہو کر چلا آیا — عجب دن تہے کہ جن دنین کہتی تہین اثر اپنی

بیتاب تخلص کشن نراین قوم کہتری ساکنہ بنارس جو راجہ نیپال کے کسی عزیز کی سرکار مین ملازم صاحب اعتبار رہتے ہے —

بکہری یہ تو نہین ہے یون ہی ہے نیلگون اپنی چمک — جیسے لبی مین ہو نقشہ کرنگ شباب کا — پتلیان آنکہون کی طایف ہین بحر آنکہ — مردم آبی کو کچہ خطرہ نہین سیلاب کا

بیجان تخلص شیو سنگہ دہلی مین ایک رسالہ تہے اور شعر گوئی کا ذوق بہی رکہتے تہے یہہ شعر اون کا ہے

آسمان گر پڑیگے ٹوٹ کی ٹکڑی ہو کر — جب کہین آہ ہماری مین اثر ہوویگا

بیخود تخلص نراین داس تلامذہ میر درد سے ایک صاحب صفحہ پرداز تہے اور یہ شعر اون کا ہے —

می گلگون کو چشم کم سے تو مت دیکہہ ای زاہد — بنا یا ہے یہ اعجاز مغان نے آب آتش کا

بیخود منشی جگت نراین خلف لالہ موہن لال قوم کایتہ بہٹناگر باشندہ سکندرآباد ضلع بلندشہر حال سررشتہ دار محکمہ ڈپٹی کمشنری اجمیر کہ آدمی ذکی اور ذہین ہین اور کبھی کبھی ایک آدہ شعر بہی موزون کر لیتے ہین

شب مہتاب مین گہر سے مہیا باندہا
بغل مین یار ہو ہو تو یہی ارمان دل [illegible]

لگے انکی سوا بوسہ کہ جانے نقل اگر ہووے
ملین آن تنک سے [illegible] یار جو

بیصبر تخلص منشی بالمکند ولد رای کانہہ سنگہ کایتہ بہٹناگر سکندرآباد ضلع بلندشہر اب عمر قریب ستر برس کے ہے پندرہ برس کی سن سے ابتک شعر کہتے ہین فارسی اور اردو مین مرزا غالب کے شاگرد ہین صاحب دیوان اور تصنیفات متعددہ جنکی تفصیل تذکرہ معیار الشعراے ہنود مین کہ جہان فارسی کلام انکا درج ہوا ہے قلم بند ہو چکے ہے ۔ اکیس برس کی عمر سے ۵۱ برس تک مناصب اردگی و منشی گری وغیرہ سرکار انگریزی پر مامور رہکر اب پنشندار ہین اور ترکے نوکر چاکر سوائے علم رسمی فارسی عربی اور کچہ سنسکرت کے جملہ فن شاعری و علم الہی و تاریخ و جغرافیہ و نجوم و منطق و مذاہب سے خیلے واقف ہین و مذہب خداپرستی موحدانہ رکہتے ہین اور ذوق مومن غالب نفتہ اور شیفتہ وغیرہ شعراے نامی کے ہمعصر اور ہم مشاعرہ ہین راقم تذکرہ سے بہی خط و کتابت ہے اور مندرجہ ذیل کلام خود انکا اس تذکرہ کے لئے بہیجا ہوا ہے اور حق یہہ ہے کہ ہماری قوم مین غنیمت ہین اور قابل افتخار — دیوان عام سے

جبکہ بسم اللہ وصف عارض جانان ہوا
مطلع خورشید اپنا مطلع دیوان ہوا

بے ہوئی پیر نہ آیا تو ہوا بن آئی مین
تجھکو یہان تخم گل اور سنبل مجہی یہان ہوا

تنگ تن مین اپنی وحشت سے کہ صحبت [illegible]
تنگ یہان تک ہو گیا صحرا کہ خود زندان ہوا

دیگر

رشتہ رگ گل ہو نہ جبتک سوزن [illegible]
زخم سینہ بلبل کا کہیکو رفو ہوگا

الفت مین کب ہے انکا حسن جا کیونکا سا
محفل مین شمع کی کیونکر گل کا رنگ و بو ہوگا

دیگر

بنا لیا سر و چراغان بوجہ ذریعہ ای عشق
بس اب تو مجھکو سرا اپنا پامال تو نے کیا

قدم کو ہاتھ لگایا تہا بہر عفو گناہ
کچہ اور دل مین عبث احتمال تو نے کیا

کہیکے کر کے دلا وصف لب کا اب دعوی
زبان کو میری جو بن شمع لال تو نے کیا

نہ آیا وہ تو بن آئی تو مر گیا بیصبر
نہ ہو کسی سے جو کار محال تو نے کیا

مرتبہ افتادگی سے اپنا برتر ہو گیا
ابر نیسان سے گرا جو قطرہ گوہر ہو گیا

خاک سی مین زیر خاک اکر برابر ہو گیا
سیر اکسیر تہی وہ ایمن سیکل ابتر ہو گیا

اوسکو خط اپنا ہوا شوق مین پر ہو گیا
رفتہ رفتہ نامہ بر اپنا کبوتر ہو گیا

مارنے پتہر سے اپنی سر کو صندل ہو گیا
آہ اپنا درد سر درد سر زبان ہوا

گہر ہوا ویران جب اپنا گہر ہوا ویرانہ [illegible]
مین ہا صحرا مین صحرا ایسے گہر مہمان ہوا

شعر سنکر جنکو دیوانہ کہا کرتے تہی آپ
اب وہی تجھے صبر دیکھو صاحب دیوان ہوا

چشم یار مین جو شخص اہل آبرو ہوگا
مثل مردم دیدہ و سرمہ در گلو ہوگا

گر وہ تشنہ خون کا ہی یہ پیاسا پانی کا
ایکدن تیرا خنجر اور میرا گلو ہوگا

نہ ہو رنگا کوئی بیصبر آہ قتل وہان جبتک
تو ہو نگا مین نہ ہونگا مین ہونگا تو ہوگا

عیان جب اپنا فروغ جمال تو نے کیا
تمام کر دیا مہ کو کمال تو نے کیا

نگاہ دیکھکے مجھکو پیا ذقن تک کہینچ
گہٹا کی مدد کو کافر ہلال تو نے کیا

ہوا خوشی سے ہین تیری سبب تصور یار
شب فراق کو سعد وصال تو نے کیا

جو وعدہ خواب مین انکا ہی تہا خواب کہان
مگر رقیب مجھے بہی خیال تو نے کیا

دیگر

خال رخ اوسکا یہ مجنونکا اختر ہو گیا
نقطہ واحد تہا کثرت کا یکی فر ہو گیا

پیا تنک ابھی مین نبض عشق لاغر ہو گیا
اپنا تن بستر پہ عکس تار بستر ہو گیا

نیکی نکلی ہی نگاہ ہی جو نکی تشنگی
دل تو خون اپنا تری خنجر کا جوہر ہو گیا

صبا نے جو اونکو سحر گرد اڑایا
سوز جگر یہ اپنا نہیں جز دبجود ضرور
دست جنوں سے باقی ہی اک آستین ہو
چہوڑے جفا سمجہکے جفا جو مجہے آ دے
تو پاسا قد چہرا ساتن ہمیشہ رنگ
شب شخت نزے ہم جو ہم آغوش ہوگئے
کمر نہیں ہے تو ذکر اوسکا مو بمو کیا ہے
گرافتخار ہے معشوق کا تو عاشق سے
طبیعت آئی مزہ پر جو بات پیکی تیر آ
نہیں ہے اصبر تو بسیصیر ہے تلاش عبث
سنکے ذکر چشم دیوانہ ہوا
شکل شکست آب ہی ممکن ہو کس طرح
آہ نے دل سی جب تپاک کیا
در گذشت پہ کعبہ ہی آکے بیٹھے ہین

گئے لوٹ گلہای تر ہنسنے ہنستی
یہ آگ تو کسیکے لگائی ہوئی سی ہے
تیر آب اشک تر کی جلائی ہوئی سی ہے
یہ بات تو کسیکی جتائی ہوئی سی ہے
پہولے سے صورت انکہہ لجائی ہوئی سی ہے
ایسے بزمین آئی کہ بیہوش ہوگئے
دہن نہیں ہے تو پہر اسمین گفتگو کیا ہے
نہیں جو مین تیری نے دیکہے تو تو نے کیا
تو سنکے بولے کہ اب تیری آرزو کیا ہے
جو چیز کہوی گئی اوسکی جستجو کیا ہے
حیف افسون مجہکو فسانہ ہوا
تار سرشک دیدہ گریان کا ٹوٹنا
لاکہہ گہر جلا کے خاک کیا
اوہٹیں گے کیسے کہ قرآن اوٹھا بیٹھے ہین
مریض غم کو تیری تاکہ پہر نہ ہوند کہلا

کبہی ہے کسیکے ستائی ہوئی سی ہے
قاصد جو کہہ رہا ہے کہ ہین تلے تیری بات
کس فتنہ کی شب آگئی تم بن میرے سمجہ
رہنے لگا جو جیسے غبار اوسکی گلین آب
بسیصیر دتی مین یہ نکلتی نہیں ذرا
تم کسیکو بوسہ دو ہمت یہ تکو کب لگے
وہ جوشش خون نہین محتاج ہو جو تر کا
رکا جو گالی سی مین اونکی تو کہا ان نے
دکہانہ دو لب شیرین جو اسکی ہے تو کو
تاک مین اپنی لگا ہے محتسب
ہوتے ہین نا پدید ستارے لوح قبت صبح
کعبۂ دلمین ہے وہ نما ہین آپ
اوٹہانہ پہر خدا انکو ای سگ دربار
سپہر چرخ چہارم پہ جا بیٹھے ہین

اپنی طبیعت اب ہین انے ہوئی سی ہے
کچہ یہ تو بات اوسکی بنائی ہوئی سی ہے
انکیا تو عطر جنمین بسائی ہوئی سی ہے
یہ خاک تو صبا کی اوٹہائی ہوئی سی ہے
رقت کچہ ایسی دلمین سمائی ہوئی سی ہے
نفر تیکو بکنے دو تم کسیکے سو نہ جب لگے
نہ نکلے تو ڈرتے جو رگ کو وہ لہو کیا ہے
جو دے تو شوق سی دی تیری آبرو کیا ہے
ہماری زخم کو یہ حاجت رفو کیا ہے

بسیصیر کے اشعار متفرق تذکروں سے

دعمت نزے سے جب ہے یار نہ ہوا
اسیری مین کچہ عجب نہین دندان کا ٹوٹنا
سجدا بت نہین خدا ہین آپ
ہزار منت دربان اوٹہا بیٹھے ہین

مخمس بزبان بہاکہا بطور راشٹ پدی مسمی بہ رام بان بر غزل فارسی امیر خسرو دہلوی رحمہ اللہ

مورت چہبیلی من لبہی سندر سلونی سانوری
ملتہے تکٹ کا ندہے لکٹ جمنا کے تت تکہہ بانسری
توجن بسال اور کہور بہال اُربن کے مال تس پہری
اے چہرۂ زیبائے تو رشک بتان آذری
ہر چند وصفت میکنم در حسن زان بالاتری

سانول ہرن مانو مدن کومل چرن بن بن چری
نینون مین چہل سینون مین بل چنچل چپل چہب جہبی
تکہہ پہ ٹہک لٹکن کی تک نکہہ سکہہ سے چہکرت اٹری
تو از پری چابکتری و زبرگ گل نازک ترے
وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبرے

توکہنڈ ساتون دیپ مین پہرت پہر اسلے جنم
ترچہے سہنس دیکہے کنور بانکے سہنس دس کم سے کم
ڈہونڈ ہا اودے سے است لون ہر جگہ مین کر اوتم گرم
آفاق را گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیز دیگرے

چنچل چت تیلی کمر کیون کر نہ من بس جاے تو | چتون چپل پہر کہیں کجل کیونکر نہ جیکو بہاے تو
انجن سکہی گہیرے رہے گاری سہیے دو یہ کہاے تو | عالم ہمہ یغماے تو خلق جہان شیداے تو
داں نرگس رعناے تو آورد رسم دلبری

ہونٹھون پہ لالی ات ادہک کیسر کا ماتہے پہ تلک | ہنسنے مین دانتون کی چمک کانون مین کنڈل کی دمک
صورت سلونی سانوری بکہری کیون ہیں یہ الک | تا نقش می بندد فلک کس را نہ دادہ این نمک
حوری ندانم یا ملک فرزند آدم یا پری

بالک ہی دیکہے اور ترن اچل بدن چنچل چتر | موہن منوہر مین ہرن من منوہ متواری کنور
دیکہے انوکہے سر اسر دہیر دہیر سرت کر دہیان بر | ہرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوب تر
شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ و یا مشتری

صورت وہ تیری دہیان سی ہو جیکے من مین گڈ گڈی | جس دن سی ہی گہٹ گہٹ بسن ہی دہی مین سے میری گہدے
رہتی ہی لسندن چت چڑہی ہوتی نہین چہن پل جدی | من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

ہے کرشن ہی جیو دہا ندن ہے نندشت اب کر دیا | جب تون ہی میری دم مین دم چہو تون سے مجہکو ستا دیا
ہون ایک تو بر ساگئے مین پیصیر مین اور دوسرا | خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شما
باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بنگری

بیفکر تخلص لالہ من موہن سرد پ چہ رشتہ دار اور شاگرد لالہ ہری ہرنس راے بالغ کے تہے

کیون بیٹہے ہو بیفکر سا ہے نہیں آج | تدبیر مین ہی وہ بت ہے بیمار

بیغم تخلص منشی مہتاب راے برادر زادہ منشی رام آدین اسسٹنٹ یال ستوطن محال شولکا پرگنہ و ضلع پرتاب گڈہ اودہ ہے

خاک مین عاشق کے کیا تاثیر دی الفت نے | گور کا ہر نخل ہی عشق پیچان کی طرح | بال سنبل چشم نرگس سرو قد لب شاخ گل | گلشن حسن صنم ہی باغ رضوان کی طرح

بینی پرشاد اور حال معلوم نہین یہہ دو شعر اونکی حضرت نادر کی کتاب مجموعہ سخن کے جلد اول سے لکہکر بہیجے تہے۔

سکندر آیا جہان نا پیا جو آب گوہر | صدا یہ کان مین پہنچی ہی تاتن سے بت | کہ اب نکیجیے کام درس سے پیدایش | بیا نکی ہوگی مساحت جدید فاقت

بیہوش تخلص منشی گوردیال باشندہ لکہنو مختار عدالت فوجداری ہے اور حال معلوم نہین ہوا۔

در دہجر یار مین از بسکہ لاغر ہوگئی | دست و پا عاشق کے آخر قلم بستر ہو گئے | لطف وصل اونکی غضب مین بہی ہوا حاصل | دیکہکر مجکو وہ جا پرے سے باہر ہو گئے
روتے روتے دیدہ عاشق مین نم باقی نہین | اسقدر سوکہی ہین یہ پسلی کہ کنگہی ہو گئے | اوس سلیمان سے سوال بوسہ کرتا ہون نہیں | ہنس کے فرماتا ہی وہ جینے لگے ہی
یا الہی راہ کوئی یار کس سے پوچہے | خضر جا ایک راہ بہتا آپ ہی گمراہ ہے | خاموش اہل سخن ہو گئے شکل دیکہکر | سب صورتوں کو تمنے ہیولا بنا دیا

قد بتان کی لکھی صفت ہمنے نظم میں	قلادہ آسمان کا زمین سے ملا دیا ہر مہ جبین کا حسن ہے رشک جمال حور	یکدن وہ دن بھی کہا ہے گا عجب انتخاب فردوس سے لطیف ہے ہندوستان ہمیں	ہوگی نصیب صحبت پیر مغان ہمیں

پروانہ تخلص راجہ جسونت سنگہ عرف کاکا جی ابن راجہ بینی بہادر قوم کایتہ اعاظم اراکین نواب شجاع الدولہ بہادر والی اودہ سے ایک جوان خرم و شگفتہ خوش تمثال و پری جمال تھے اور یہ اردو زبان میں صاحب دیوان گذرے ہیں اکثر محقق لوگ اونکو سرب سنگہ دیوانہ کے شاگردوں میں سے خیال کرتے ہیں اور بعض میر حسن اور مصحفی کا شاگرد لکھتے ہیں اوسپر اعتبار نہیں اردو کی شاعری کو حضرت پروانہ نے اپنے عہد میں خوب ترقی دی وہ بھی اپنے استاد سرب سنگہ دیوانہ کے بڑے حامی اور مربی اس زبان کے تھے اور فارسی کی شعر گوئی میں بھی بڑا ملکہ رکھتے تھے چنانچہ ایک دفعہ شیخ علی حزین اصفہانی کی ملاقات کو گئے شیخ نے نازک دماغی سے کہلا بھیجا کہ مصرعہ درین بزم رہ نیست بیگانہ را کاکا جی نے فوراً جواب دیا مصرعہ کہ پروانگی داد پروانہ را حزین اس لطیفہ فی البدیہہ کے سننے سے بہت محظوظ اور مسرور ہوا اور بلا کر نہایت تعظیم و تکریم کی مندرجہ ذیل اشعار پروانہ کے روشن بیانی سے ہیں۔

نسیم آہ نے شاید کسیکے کی تاثیر سدا ہے جام مے شرمندہ چشم مست تیرے آئینہ سان ہے صاف جو ہر کو زنگ غم صیاد نے سمجہا اسکو محبت ہے کاذب	شگفتگی سے تیری غنچہ دہان پر ہے صراحی بھی خجل ہے اس کی تصویر گردن سے اس مہر میں کہ عیب ہنر دونوں ایک ہیں جو صبح منط چاک گریبان نہیں ہے	جو گزری عاشق جرائی وہ شمشیر گردن سے کیا جانئے ہمدم کہ آئے دیکہے ہم تو کہتے ہی عندلیب چمن میں پکار کے میں ہوں اور محبوب سے مجبور کر کا ہو رہے	نہ نکلے خون دراجون بکر تصویر گردن سے ہر چند سیہ ہا رہی پر دل کو غش آیا اپنی ہی پہن پہرین جن پہرن وہن بہار کے [illegible]

سروش لالہ انگدرای تخلص پرتیشری داس متوطن فرخ آباد۔

شمشاد منفعل ہو تو بیا ہے باغ	وہ قد کشی جو آکے لب جو کرین

پری تخلص جہمن ریختی گو باشندہ دہلی شاگرد مرزا رحیم الدین حیا۔ یہ دو شعر اونکے ہیں۔

ابکی جو مردے وہ میں دغا باز وبیوفا	لگ گئے تماش بین خدا جانے کیا ہوئے	ذکو ہی آنا تہا تجہے ماہ صیام میں	وہ گور مرد کے میری اندر قضا ہوئی

پریشان تخلص منولال شاگرد شاہ نصیر اور حال معلوم نہیں۔

خوبونکی ادا کوئی کب ناز سی خالی ہے	ہر بات پہ جھڑکی ہے ہر حرف پہ گالی ہے	ہم اہل نوا تہہ جا و غیر آئین تو اٹھو	یہ وضع نئی جانان کیا تم نے نکالی ہے

پریشان تخلص پنڈت ولد پنڈت جوالا پرشاد آذر کشمیری نام نہیں معلوم ہوا۔

میں وہ نہیں ہوں کہ مجکو انتہا ہو کچہ ہوں شمع میں لیکن یہ تہا اونکو نہیں یہان سے رات دن بشمار فیض علم	سنائے ساری نصیحت سنا گا پہر گیا ای روح پہر جا خبر آتی ہے کسیکی کبھی ہم بہی کر جان ساقی ایک جلوہ کا گیا تہا مدرسہ عشق میں سبق پڑہنے	یہ بہی ہما وہاں ہیں یہاں [illegible] رہا مدت تعشق اپنے دلکو ایک گلرو کا زمانہ خود بخود مفتون ہے عضو عضو [illegible] نہیں تو جن کہتا تہا بو گل کتاب کے بدلے	بہشت میں بہی اگر شیخ جائیگا تو کیا بہت ہے عقبا زوہد کو بھی خم [illegible] تمہارا جسم کا پتلا مگر پتلا ہی جادو کا

پوہران تخلص پوہران سنگہ قوم کایتہ ساکن قدیم شہر دہلی شاگرد سعادت یار خان رنگین علم سنسکرت اور طبابت ہندی مین مہارت کامل رکہتے ہین مگر بسبب بدمزاجی کے بیمار آدمیون کی طرف کم التفات کرتے ہتے اور ہدیہ و تحفہ کسیکا کبہی نہین لیتے تہے شراب کی صحبت سے بالکل اجتناب تہا حالانکہ کایتہ ہتے فارسی مین بہی کسیقدر اونکو ضروری دستگاہ تہی مگر شعر زبان ریختہ مین کہتے تہے اور گو اونکی زبان بہت شستہ و صاف نہ تہی لیکن بعض شعر سے طرز معنے بندی عیان ہے اور یہ شعر اونکی تذکرہ گلستان سخن سے یہان لکہے جاتے ہین۔

ہم نام رہی سی نیزا رہین ہی ہم دم
اس راہ مین ارہی لازم ہی سینہ اپنا

دل چاہ زنخدان مین ہے جب سے اسیر اپنا
سامان سفر کبہی تہا نہ فقیر اپنا

شمشیر تو وہ ابرو اس پہ چلا بہی
سینہ و خم کاکل ہے جا پیو دل شکو

چہوڑا ہی نگہ ظالم تو بہی کہبی تیر اپنا
اس راہ مین تو چلکر ہووے نہ خجل شکیو

پیر تخلص مہاراج سنگہ برہمن سکنہ قدیم متہرا اوایل مین جوان تخلص کرتے تہے اور باوجودیکہ ذات کے چوبے تہے جو پرخوری مین مشہور ہین مگر رات دن مین ایک دفعہ سے زیادہ کہانا نہین کہاتے تہے اور وہ بہی لقمہ چند کے سواے طبیعت کو گوارا نہ تہے اور نمکین کہانون کے علاوہ اور سب قسم کے اطعمہ سے احتراز تہا شکستہ خط بہت درست لکہتے تہے اور جلد لکہنے مین بہت تیز تہے وطن مین کبہی کبہی اور دہلی مین اکثر رہا کرتے تہے مندرجہ ذیل شعر اونکی صاحب تذکرہ گلستان سخن نے لکہے ہین وہ یہان نقل ہوتے ہین

رات کاٹی ہی تیر شعلہ آتش نفس

اس سے کیا تجہکو کہ ہے حال پریشان میرا
قبر پر فریاد یون کیجے اپنی تو ہرگز نہ جا

ہین وہ خاکستر افسردہ ہو جون صبح
تیرا کب سمجہا جینا اس خاک دامن گیر سے

داغ خورشید ہے یک اخگر سوزان میرا

پیاری تخلص لالہ راد ہے لال سکنہ متہرا۔

لگا جب سیان پیاری کا تو ہاتف غیب کہتا ہے
بجز آہ رسا کے کون اپنا رہنما ہوتا

پہوٹ ترہبنی لال قوم کایتہ پانی پتی کبہی کبہی مسخرگی کے شعر موزون کرتے ہین اور جب اچہی شعر کہتے ہین تو صغیر تخلص لاتے ہین۔ یہہ ایک شعر ان حضرت کا نادر صاحب نے لکہا تہا سو یہان درج ہوا۔

کہتے کی کہان ہین جو ری نکر ہوڑ
پہر ہا ہی لٹہ لئی بت کنجر تمام رات

تاب تخلص شتاب راے برہمن کشمیری باشندہ دہلی ایک شاعر شیرین سخن تہی اور علم شعر مین بالغ فن چنانچہ اشعار ذیل سی ظاہر ہے

خوبتر ہے ہمیشہ سی تمہاری اگر ایسی
یا چل کے دکہا دے دہن ایسا کمر ایسی

تو کاہیکو بنتی مری ہی قتے اگر ایسے
یا تنگ نکر ناصح ناداں مجہے ایسا

تابان تخلص پنڈت مہتاب راے بارہ برس کے عمر تہی کہ انہون نے میر درد کے مشاعرہ مین اکر غزل پڑہی جسکا مطلع یہ ہے

شعلہ سرکا وہ تہا میرا اس لئے داغ ہے
آخر کو آگ لگ گئی گہر کے چراغ سے

اوسوقت وہ گلے مین ہنسلی پہنے ہوئے تہے ایک شاعر نے طنز کی راہ سے کہا کہ پنڈت صاحب کوی شعر آپ نے اپنی طوق گلو کی شان مین بہی کہا ہے جواب دیا کہ نہین مگر اب کہتا ہون اور ذرا دیر تامل کی بعد یہ مطلع پڑہا اہل شعور

سنکر بول اوٹھے کہ خدا تمہارا حافظ رہے

اسیری عشق کو منظور ہے اسیری گیسو
یہانتک طوق سنت کہیں جانے ہیں گردن

تاثیر تخلص لالہ کنہیا لال ولد کیول کشن باشندہ فرخ آباد شاگرد رشید اسمعیل حسین منیر

تیری گلی میں شب نہ سکے ایکبار آ
کہجلا اوسکی بیٹھے میری سامنے رقیب

شاخ خزان رسیدہ ہین سب گلعذار آ
اللہ خشک ہے صفت پشت خار آ

خنجر سی وہ لگی سنکروں نکڑے ہو کر دے
نا تونکو ناچ مین جو مکر او ٹہانے

میرا کلیجہ ٹوٹ گیا ای گلعذار ہاتہہ
دربار حسن آپکا برخاست جار ہاتہہ

تجلی تخلص للی جی شاگرد منشی منیڈولال نثار

مختار ہی وہ جا ہے مجھے دیکھے نہ دیکھے
جان بخشی ہے نہین ہین وہ بلاکے کالی

آنکھ اپنی تو اوس نقش مفصل سے لگی ہے
چھونا مشاطہ ذرا خوب سمجھکر گیسو

نرگس اوس غیرت گل کے تو نظر گیسو
بے نمک اوسکی نہو نی ہی ہے شہد مہتاب

سنبل باغ جہان ہی ہین باختر
سچ اگر کہئے تو ہین حسن کے زیور گیسو

تحسین تخلص لالہ بلدیو سہای ساکن متہرا

تڑپتی ہجر مین کیون یاد دل ہے زخم خوردہ کا
جو آغوش تصور مین ہمیشہ بیٹھا رہا ہوتا

تسلی لالہ ٹیکارام ولد بخشی گوپال رای برادر خورد بخشی ہولاناتہہ جو نواب وزیر الملک آصف الدولہ کے بخشی تھی اور اردو مین غلام ہمدانی مصحفی کے اور فارسی مین مرزا فاخر تمکین کے شاگرد تہے وطن اونکا اٹاوہ تہا اور یہ خود لکہنو مین پیدا ہوئے تہے

دیکھی سان جو اس مژہ اشکبار کا
گو دل مین خفا ہی تو پر اسبات کو نازان

ہو جاے شق جگر رگ ابر بہار کا
کہہ بیٹھو مت عاشق دلگیر سے موہنہ پر
کیا منہ جو چڑہی کوئی تیر تیر کے منہ پر

انکہین سحر تلک سری درد گئی ہین
اب بہی اس نیم جان مین کچہ ہے
یہہ ہم ہی تہے کہ گلا رکہدیا شمشیر کے منہ پر

کیا پوچھتی ہو حال شب انتظار کا
فایدہ امتحان مین کچہ ہے

تسلیم تخلص دیبی پرشاد بن جادہو رام شاگرد اسمعیل حسین منیر

بیمار محبت کو شفا ہو نہین سکتی

اچھا یہ مرض ہی کہ دوا ہو نہین سکتے
تیر نگہہ یار سی کیون دلکو بچاے

فریاد سی کیا فایدہ ہنگام مصیبت
تسلیم سے ہرگز یہ خطا ہو نہین سکتی

کچہ آہ ضعیفے مین عصا ہو نہین سکتی

تسکین تخلص پنڈت گنگا داس کشمیری

عقل و خرد و طاقت او صبر و شکیبائی

جب سامنے وہ آیا ہم سب یہ لٹا بیٹھے

تمنا تخلص منشی کیول پرشاد ساکن لکھنو

نہین ہے کوئی باغ دہر مین اے باغبان اپنا

چمن اپنا نہ گل اپنا نہ سرو بوستان اپنا
کہے دیتا ہی چلاکے تمنا تیر سا ہو نچی

رسائی مرغ دلکی ہو گئی گو دام گیسو تک
بولا جسکہ ہی گوشہ مین وہ ابرو کمان اپنا

نہ پہونچا پر ذہن تک طایر وہم و گمان اپنا

تمنا تخلص منشی رام سہای ساکن لکہنو محلہ نوبستہ قوم کایتہ سکسینہ خلف منشی پورنچند مالک مطبع و اخبار تمنائی علم فارسی و انگریزی مین صاحب استعداد مین او ملتشہ ہوے سر رشتہ تعلیم اودہ کے صدر دفتر مین ملازم اور کئے سال سی اخبار سر رشتہ تعلیم کے مہتمم و منتظم مین آدمی بہت با اخلاق اور صاحب جوہر معلوم ہوتے ہین اونکی تحریر سے جو میری نام آئے تہے طرز خوش خوئی و

و ناموری عیان ہے۔ انکی بہائی منشی دوارکا پرشاد افق اور منشی ماتا پرشاد نیسان بہی بڑے ذی شعور شاعر اور طبیعت دار آدمی ہین گویا این خانہ تمام آفتاب است کے مثل اس خاندان پر صادق آتی ہے یہہ حضرت تمنا اب تک مندرجہ ذیل کتب تصنیف و مشتہر کر چکے ہین اور دیوان مرتب ہو رہا ہے۔ ۱۔ رام رس پنج ادہیایی ۲ گیتا ماہاتم ۳ رسوم التعلیمات ۴ تقدیری کرشمہ (۵) مثنوی سنبلستان حیرت۔ اسمین مہاراجہ جنگ بہادر وزیر نیپال کی وفات اور اونکی رانیون کے ستی ہونے کا احوال درج ہے اور اس کتاب کے حسن تالیف کا صلہ سرکار نیپال سے مل ہو چکا ہے۔ ۶۔ گلگشت باغ لکھنؤ۔ مضمون پرنس آف ویلز ولیعہد جنابہ ملکہ معظمہ کے حال مین۔

۷ نظم دلپذیر اودہ اسکا صلہ مہاراجہ صاحب بلرام پور نے دیا تہا ۸ مثنوی گلزار فرنگ قصہ عاشقانہ ۹ نافع صحبت ۱۰ یادگار ریاست الور۔ ۱۱ یادگار ریاست بہوپال ۱۲ گلدستہ کشمیر ۱۳ چمنستان میسور ۱۴ گلدستہ تمنا ۱۵ احسن التواریخ نثر اردو اسمین اودہ کے تاریخ ہے ۱۶ اشکار نامہ اسد جنگ ۱۷ گلدستہ باغ نشاط ۱۸۔ افضل التواریخ اودہ کے حالات مین ۱۹۔ اشرف التواریخ ۲۰ رام لیلا نظم اردو ۲۱ گلزار فرنگ ۲۲ رام لیلا ۲۳ جشن لیلا در

اشعار تمنا یہ ہین۔

بتون سے ہم دل لگا چکے ہین سب اونکی سختی اوٹہا چکے ہین	ہم آپ خود کو مٹا چکے ہین کہ سل پہ شیشہ گرا چکے ہین
خمار دیرینہ جوش پر ہے پلا دے مے ساقیا کدہر ہے	ہمارے بہی کچہہ تجہے خبر ہے کہ ہم بہی محفل مین آ چکے ہین
وہ جان جان ہین تو ہم ہین بیجان وہ شاہ خوبان ہم اونپہ قربان	اگر لئے ہین وہ تیغ بران تو ہم بہی گردن جہکا چکے ہین
عجیب دنیا کا حال دیکہا کمال ہے کو زوال دیکہا	اونہین کو اب پر ملال دیکہا جو لطف راحت اوٹہا چکے ہین
جو عشقبازی مین ہم ہین یکتا وہ حسن مین فرد ہین تمنا	اونہون نے ہمکو بہی آزمایا ہم اونکو بہی آزما چکے ہین

ظہور صنع نے سب کا بتخانہ کر دیا ابتر	فروغ شمع کا پروانہ کا ارباب محفل کا	فنا کے بعد رہتا ہے تمنا ذکر خیر اکثر	سخندان کا سخن کا شعر کا ذکر تمنا کا
سر پہ چہرہ شانو پہ گرا پہونچی کمر پر گیسو	پانون چہو نے چلے اب سر سے اوتر کر گیسو	کہولکر زلف جو وہ میری لحد پر گیسو	چادر گل کی عوض سنگی بچہا در پر گیسو
سانپ تہے بہاگ گیا بستی مین لگ کر	خوب پوشیدہ کئے تمنے دکہا کر گیسو	صبح رخسار سی ہی قدر شب لغد و	سنگ سے مین شب معراج پیمبر گیسو
ہی عیان تاثیر خاک و آتش و آب و ہوا	سیکڑون مطلب نکلتے ہین جب ہین تیرے اک	سچ ہی کیونکر ہو سکے مصدر رہا امیدوار	طالب ہو بہشت سی آپ کی سرکا لیکے
	زیب پیشانی ہی یا بدر اور ہ [illegible]	عوض کے سایہ مین ہین و طاق ابرو [illegible]	

تمیز منشی کالے رائے ولد دیبی پرشاد عزیز باشندہ فتح گڈہ۔

اچہے وہ ہین جو بگڑ تیری خاک راہ [illegible]	منشی جی حاجت طالب گور و کفن کی ہے	اونکی سی جیب اشارہ کیا یون نہال [illegible]	گنجی ہمارے ہاتہ مین قفل دہن کی ہے

تمکین تخلص پنڈت بخت مل کشمیری شاگرد پنڈت لچہمی رام فدا۔

	مشتاق قدم بوسی ہے خار بیابان	لاتی ہی مو لا یہ تیری شوریدہ سر [illegible]	

ثابت تخلص منشی رادہکا پرشاد شاگرد نواب عاشور علیخان متوطن قدیم شہر لکھنو۔

پھانسی میں دام میں بند میں شکار گیسو	جان لینی کو بلا میں ہے کافر گیسو	دیکھیں کب یوسف دل چاہ ذقن سے نکلے	رسیو نسی تھکی ہاتھ میں پڑ کر گیسو
عنبر تر کی نہ کیوں بحر میں ہی پیدا شام	نئے دہوئے ہیں دم غسل معنبر گیسو	اوڑ چلا یار حسینوں میں پری کی صورت	طایر حسن کو گویا ہوا شہپر گیسو
خاک اوڑا ہی ہی کہو کسکی عزادار ہیں	گرد آلودہ ہیں ای میری دلبر گیسو	کسکو سودائی بناؤ گے بتاؤ تو سہی	ای صنم آج سنوارتے ہیں کسپہ یہ گیسو
	شاہ خوبی کی ہی سرتاج تیری صورت و شکل	اوسیہ فام ہی میری یار تیرا گیسو	

ثاقب تخلص لالہ جانکی پرشاد۔

	آبرو چاہے تو کہیلے قناعت حاصل	لب جو ہو بند صدف کا تو گہر پیدا ہو	

جام تخلص کنور سین سکنہ بڈہول علاقہ دہلی انکو شرف الدین سرور نے اپنے شاگردون سے لکہا ہے—

	خنجر ہے ہاتھ کے کہتی ہی یہ گو موج ہوا	نہ دعوا کر سکے گلگون ہے تیری معانیکا	

جگناتھ تخلص بابو ہمیشہ قوم کایتہ کرن ولد کشن پرشاد وکیل عدالت ہزاری باغ متوطن قصبہ ٹکاری ضلع گیا ایک لایق شخص ہیں اور ایک سندرجہ ذیل کتب تصنیف کر چکے ہیں۔ کرشن ساگر بال لیلا چتر گویت بہنا ولی۔ گنجینہ کرشن اردو۔ کتہا ست نراین نظم اردو۔ دو علیحدہ علیحدہ یہ دونو میری دیکہنے میں آئیں جوست نراین بہگوان کا اشت رکہتے ہیں اونکو اسکا پڑہنا نہایت ضروری ہے اور یہ چند شعر اوسکے نقل ہوئے ہیں

سمجھ سے ست نراین کو اید ل	مراد دل ہو جس سے سنکے حاصل	بظاہر گر نہان لیکن ہی ہر جا	اوسی سی یہ موجودات پیدا
فلک ہے ارض ہے شمس و قمر ہے	پری ہی دیو ہے جن و بشر ہے	یم و سبزہ شجر رونق دہندہ	پرندہ میں چرندہ میں درندہ

جنون تخلص چندا پرشاد ولد کالکا پرشاد باشندہ لکھنو شاگرد نواب عاشور علی خان—

ساحر ایسے ہیں سحر کرتے ہیں جادو در زلفین	جان پر کھیل گئے دیکھکے بند در زلفین	وصف میں صورت شانہ جو ادہر ادہر جاتی ہے	خود بنا دیتی ہیں مضمون کا پہلو زلفین
دیر سی انکی خدایا دل ناشاد بچائے	افعی عقرب خونخوار ہیں ابرو زلفین	ای جنون قتل کو تیری ہی لئے مقتل میں	بن گئی ہیں رسن و تیغ وہ ابرو زلفین

جنون تخلص بابو ہیرالال خلف منشی نونند راے نائب سررشتہ دار کلکٹری میرٹھ شاگرد شیخ محمد عبد الصمد فوق—

میں جوش کی ہوا مقدر کا	پہر گیا مجھسے دل ستمگر کا	بوسہ لب خیال میں جو لیا	اوڑ گیا رنگ دی دلبر کا
	کس صفائی سے ذبح کرتا ہے	دیکھیں جوہر تمہارے خنجر کا	

جنون تخلص منشی کشن سہای باشندہ سکندرہ راو شاگرد نسیم سکنہ علیگڈہ—

سو رہا کیا جو کوٹھی پہ دلبر تمام رات	لوٹا کیا مزے مئہ انور تمام رات	پہلو میں ہے پری شیشہ کے دی جام مے کئے	کیا چاند نے کہلی ہے ہوا ای بہار کی
لب دندان سے ہی پیدا ہے تیری ظاہر ہے	گہر کا لعل کا نیلم کا الماس کا بکتا ہے یہ سخن	او ہٹا کا شیشہ مے گیا ہوا کیا بر روز بہتر ہے	گہٹا اوٹھی ہے ساقی ابر بیک تازہ جوبن ہے
	گلون کا سرا ٹہا ہی ہوا سی ٹپکتے کیسکے میں	چل ای سرو روان تیر ہے شاید نظارے ہی	

جوہر تخلص جواہر سنگھ شاگرد میان جرأت یہ حضرت اوجاگر طوائف پر عاشق تہے۔

جلوے سے تیرے ہی روشن ساجہان اوجاگر — خورشید سی ہو جیسے سا سمان اوجاگر

جودت تخلص ہری رام مرشدآبادی شاہ عالم بادشاہ کی عہد مین نواب علاء الدولہ کے سرکار مین توسل رکہتے تہے اور وطن اونکا کٹک صوبہ اوڑیسہ تہا۔

واعظ کی بات دل سی نصیحت کہنے کا نہین — پتہر کی جوت شیشہ دل نہی کا نہین

جودت تخلص لالہ نیالال تلمیذ سید احمد نکہت۔

جب طلب کرتا ہون تو ہنسکے فرمانے ہین — ہمکو سودا آج اے جودت نظر پر ہو گیا

جوش تخلص لالہ سریرام خلف لالہ شیو سہاے برق مختار عدالت فوجداری میرٹھ یہ شعر اونکی حضرت مشتاق کی ذریعہ سی پہونچے ہین

اوسکے کوچہ مین مجہکو جانے دو — طپش دل ذرا بجہانے دو
جوش مارنگی ہاتہہ لا کہون مین — زلف ناگن کو کاٹ کہانے دو

جوش تخلص بابو کلیان سنگھ قوم کایتہ بہٹناگر خلف لالہ دیوان سنگھ نبیرہ لالہ نوندہ راے باشندہ سکندرآباد ضلع بلندشہر ایک نوجوان علم انگریزی اور فارسی سے ماہر مولد منشا شہر اجمیر اور حال میونسپل کلرک شہر بیاور عرف نیانگر مین اہنون نے فارسی میری والد سے پڑہی ہے اور اب سنا ہے کہ شعر بہی کہتے ہین مگر میری دیکہنے مین ابتک نہین آئے

جوگل کشور خلف دیوان تربہون لال متوطن بلدہ بہوپال منشی رنگین نویس اور شاعر نازک خیال ہین اور خوشنویسی مین صاحب کمال یہ دو شعر اونکی تذکرہ فرحبخش شعراے بہوپال سے لکہے گئے اور ایک فارسی شعر بہی اونکا بطور نمونہ کے بیان لکہا جاتا ہے جو اول جلد مین لکہنے سے رہگیا تہا اور ان شعرون سے معلوم ہوتا ہے کہ منشی صاحب دونون زبانون مین خوب گویا ہین۔

اشعار اردو

وہ بہشتی مرا اسم خانہ ہوا ہے — فردوس برین آج یہ کاشانہ ہوا ہے
کچہ ہمین نام خدا پر دواے سیم و زر نہین — خاک کو ہی ہار کیا اکسیر سے بہتر نہین

شعر فارسی

اوبکا کل شبید شانۂ عاج — یا در خشید برق در شب داج

جوہر تخلص جوہر لعل شاگرد غلام عباس

جب کہ خنجر میان سے قاتل کا باہر ہو گیا — سنکر دنکلی سی تن تن سے جدا سر ہو گیا

جوہر تخلص پنڈت دینا ناتہہ ولد پنڈت دیبی پرشاد عرف سالباہی باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد آغا حسن امانت

قتل کرا و قاتل بے پیر اپنے ہاتہہ سے — غیر کو دیتا ہے کیون شمشیر اپنی ہاتہہ سے
زلف جہو کر اوس بت بیباک کی قید کر — بن نہین پڑتی کوئی تدبیر اپنی ہاتہہ سے
جبتلک ہوتی نہین تقدیر اے جوہر ہم — پائے دلمین پڑگئی زنجیر اپنی ہاتہہ سے

جوہر تخلص مادہو رام ساہوکار ولد جواہر مل فرخ آبادی شاگرد منیر۔

نیند آنکہون مین بہری ہے کہان آتے ہو — کسکے نصیب تہنی جگائی کدہر سے
ہر دم حیا ہے نہ محبت شب وصال — جب نگاہ آپ کی وقت سحر سے

باہر نہین ہین حکم سی اپ جان اپکے — دل سی نثار جان سے قربان اپکے

جوہر تخلص سیوا رام قوم کایتہ سکسینہ بریلی بڑے فصیح اور بلیغ شاعر ہو گزرے ہین اور علم نحو او نہون نے ایک نہایت عمدہ قصیدہ جوہر الترکیب نام لکھا ہے کہ مثل اوسکے اجتک دیکھنے مین نہین آیا ہے اور اوسکو طالبان علم صرف نحو بڑی رغبت سی حفظ کرتے ہین یہہ دو شعر فارسی اونکی اوسی کتاب کے ہین جو یہان بطور نمونہ کے لکھے جاتے ہین اول جلد مین سہو سی رہگئی تہے —

بعد حمد و نعت و مدح ظل سبحانی امام — منتظم کردم اصول نحو در فارسی کلام

خوان نسم جوہر این قصیدہ جوہر الترکیب نام — با ہمہ تحقیق بہر مبتدی و منتہی

جوہر تخلص راجا جواہر سنگہ ہندو ہین نامی شاعر اور کایتہون ہین فخر خاندان ہین اور آج مثل اونکی شاعر منشی اور نکتہ پرداز اشخاص بہت کم ہندوستان مین ہین اونکی کہنہ مشقی روز نئے نئے مضمون ایجاد کرتے ہی اور اونکی شاگردون سی وقتاً فوقتاً علم سخن اور فن شعر کو ترقی ہوتی جاتی ہے اگرچہ ہم مختصر ذکر اون کا تذکرہ معیار الشعراء ہنود مین لکہہ چکے ہین مگر مزید حالات اونکی سوانح عمری کے جو بعد کو معلوم ہوی بخوشی یہان درج کرتے ہین اور وہ یہہ ہین کہ جواہر لکھنوی قوم کایتہ سکسینہ دہلوی الاصل ہین جد اعلی انکے راجہ پورنچند ہمراہ اجداد سلاطین اودہ سلطنت دہلی کی طرف سی ملک اودہ کی تسخیر اور انتظام کو آئی راجہ بہاری لعل صاحب دادا انکی اور راجہ بختاور سنگہ صاحب انکی والد ماجد کا مولد بیت السلطنت لکھنو ہے راجہ جیت رام دہلوی انکے دادا کے بڑے بہائی اور راجا بہادر سنگہ انکے چچا مختار و منتظم املاک و ریاست شاہ اودہ واقع دہلی کے رہے اور املاک کثیر انکے نامی بزرگون کی لکھنو مین محلہ پورن ٹولہ کے نام سے مشہور تہے جو بعد غدر ۱۸۵۷ء مین حکام انگریز نے اس اندیشہ سے گروادی کہ پہر باغی کہین اسمین متحصن ہون انکے دادا کے ایک مجھلے بہائی رائے منولال صاحب صفا تخلص بڑے ہی عالم و فاضل عربی و فارسی کے اور شاعر اردو و فارسی کے منجملہ اساتذہ تہے یہہ شعر مشہور عام ہے — چرخ کو کب یہ سلیقہ ہی ستمگاری مین — کوئی معشوق ہی اس پردہ زنگاری مین — اور یہ راجہ صاحب مہاراجہ جہاؤ لال بہادر جنرل افواج وزیر جنگ نواب آصف الدولہ بہادر والی اودہ کے داماد تہے حضرت جوہر اندک سن شعور سے اپنے والد اور نیز اپنے حقیقی ماموں راجہ بعلجی بہادر جنرل و بخشی الممالک فوج شاہی کے ساتہہ حکام اودہ کے دربار مین جاتے اور جرنیلی و بخشی گری مین ملازم شاہی ہوکر بعزت و امتیاز کام کرتے تہے اوسی زمانہ سے اونکو شاعری کا شوق پیدا ہوا اور اپنے والد ماجد اور چچاؤن سی کہ سب عالم علم عربی فارسی اور ترکی وغیرہ کے تہے ہر زبان کی تحقیق کا بہی ذوق بہم پہونچا ابتدا مشق شعر اردو کی ناسخ سے کی دو ایک ہی غزل دکہانے کی نوبت آئی تہی کہ ناسخ نے قضا کی جو ملک الشعرائے متاخرین اردو لکھنو مین گذرے ہین اونکی بعد چندی صحبت مشق غزل اردو کی خواجہ وزیر وزیر تخلص سی رہی جو عمدہ اور افضل شاعر ناسخ کے شاگردون سی تہے اور اول دیوان فارسی کا ملا ناطق مکرانی کے مشورہ سے کہ جو بہترین شعرائے زبان ایران سی وارد لکھنو ہوئے تہے مرتب کیا

ہمیشہ منجملہ شعراے اعظم تمام شاعرہای اساتذہ زبان فارسی و اردو مین شریک شامل و ہم سخن رہے بعد انتقال
راجہ نعلچی بہادر جرنل و بخشی الممالک اودہ کے جب کہ راجہ الفت رای بہادر الفت تخلص بجاہی پدر جرنل و بخشی
ہوئے جوہر بہ مساہمت برادرانہ ان برادر بزرگ سے جدا ہوکر دفتر دیوانی شاہی مین کہ انکے جدی بزرگون کا موروثی
دفتر تہا اور اوسوقت بسلسلہ رشتہ داری انکے بزرگون کے شیر الدولہ موید الملک مہاراج ادہراج بالکرشن بہادر
جسارت جنگ کے پانیام تہا بجاے والد بزرگوار اپنے کے مقرر ہوئے فخر الدولہ منشی الملوک راجہ رتن سنگہ بہادر ہشیار
جنگ زخمی تخلص نامی فاضل متبحر میر منشی سلطنت اودہ جنکا دیوان زخمی چہپا ہوا موجود اور شرح گل کشتی فارسی اور
بہت رسالی ریاضی وغیرہ مین مشہور ہین وہ بہی ان جوہر صاحب کی ماموں تہے اور رای بالک رام جنکا توپخانہ
بالک گنج مشہور ہے ماموں انکی والدہ کے تہے اور راجہ بہگوان داس صوبہ دار کشمیر یعنے ملک و بیلکہنڈ نانا
انکی والدہ کے تہے اور نواب افتخار الدولہ فضل الملک مہاراجہ میوارام بہادر صلابت جنگ دیوان اودہ ہم پتہ
وزیر اعظم بہی انکے عزیز قریب اور راج راجہ ادہراج پیشوا پردہان راجہ مراد سنگہ بہادر منشی و مہتمم بیت الشرف
سکہ شاہی انکے خالہ زاد بہای تہے غرض یہ مختصر ذکر انکے جدی اور مادری بزرگون کا ہوا اور اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ یہ حضرت کسقدر عالیخاندان اور حسب و نسب مین والا دودمان ہین یہ جب ۱۸۵۶ء مین انقلاب سلطنت
لکہنو کا بعہد واجد علیشاہ بادشاہ ہوا جوہر نے بہ حکم شاہی بہ ترتیب کاغذات مال انتظام سرکار انگریزی کا
کرایا اور مہاراجہ بالکرشن نے انکا موروثی دفتر انکے سپرد کر دیا ۱۸۵۷ء مین غدر ہوا ۱۸۵۸ء مین پہر از سر نو
کاغذات مال درست کئے اور محکمہ اسپشل کمشنری سے انتظام سرکار انگریزی کا کرایا بعدہ محکمہ چیف کمشنری ملک
اودہ منتظم دفتر و اہلکار پیشی و صاحب دستخط رہے بعد تخفیف دفتر فارسی صدر تحصیلدار موہن لعل گنج و ملیح
آباد و صدر لکہنو چند سال تک رہے اور بعدہ اسسٹنٹ کمشنرون کے امتحان مین بہی کامیاب ہوکر اختیارات [illegible]
حاصل کئی اب کمال عنایت و جوہر شناسی ہز ہائی نس م ی آنریبل سر مہاراجہ دگ بجے سنگہ صاحب بہادر کے سی
ایس آئی والی بلرامپور و تلسی پور وغیرہ راجہ تخلص صاحب دیوان سے اونکے منشی اور مصاحب ہین اور منشی
رای تارا چند صاحب خلف اکبر جوہر مصاحب و منشی انگریزی سر مہاراجہ صاحب بہادر موصوف کے بشرف
و امتیاز تمام ہین اور اونکی مجہلے بیٹے منشی البیلے پرشاد کے واسطے بہی کہ بہت اچہے خطاط اور طبیعت دار ہین نہایت
رعایتی عنایت ہین اور اونکی علاوہ اور فرزندون پر بہی رعایت کامل ہے اور منشی بالچند صاحب نہس کہ دیوان
اور انشا انکی بہی چہپی ہوئی مشہور ہے انکے بہای کے خسر تہے اور منشی دولت رای شوق مخاطب بہ راجہ بندا پرشاد جو خالو ان
راجہ کندن لال اور رپندن لال سی شاہ اودہ کے میر منشی تہے اور واجد علیشاہ کے ہمراہ کلکتہ کو گئے اور منشی
طوطارام شاعر صاحب دیوان مشہور و معروف انکے سمدہی ہین کہ انکی خلف اکبر رای تارا چند جی کے شادی اونکی

خاندان مین ہوی ہے اور منشی رام سہائی رونق و منشی منیڈولال زار جو نامی شعرای حال سی ہین اور حضرت میان دلگیر مرثیہ گویون کے پیر خود جوہر صاحب کے خسرانی رشتہ دارون سی ہین خطاب انکا آبای ہے اور پہر محمد اکبر بادشاہ سی بہی پایا تہا اور ابتک مندرجہ ذیل کتب تصنیفات حضرت جوہر کی چہپ کر مشتہر ہو چکی ہین دیوان اول اردو موسوم تاریخی مخزن فصاحت چہاپہ لکہنو مطبع منشی نولکشور صاحب مالک اودہ اخبار دیوان فارسی موسوم تاریخی مطلع خورشید چہاپہ لکہنو مطبع منشی نولکشور صاحب مالک اودہ اخبار دیوان سیوم اردو و فارسی موسوم تاریخی ارمغان ہندوستان چہاپہ پنجاب مطبع رفاہ عام سیالکوٹ دیوان چہارم اردو موسوم تاریخی نخلستان دلچسپ چہاپہ پنجاب مطبع رفاہ عام سیالکوٹ دیوان پنجم اردو موسوم تاریخی تہذیب الاخلاق و تہذیب مطلق چہاپہ بلرام پور۔ مثنوی ہاے قیافہ و نجوم و جوہر افلاک و جوہر ادراک وغیرہ حجم کثیر چہاپہ مطبع انجمن اودہ وغیرہ مثنوی ہائے شاہنامہ و شکارنامہ مہاراجہ صاحب و شاہزادہ ایڈنبرا و سرجنگ بہادر نیپال و شکار فیلان چہاپہ بلرام پور دستور المکتوبات شرح اداب و القاب و تعلیم نصایح کار آمد دستور الملاقات بجند جلد از مطلع مکمل ملاقات چہاپہ مطبع علوی اور تاریخ ولادت جوہر سنہ ۱۲۴۲ ہجری مطابق سمت ۱۸۸۳ ہی اور یہ شعر اسبارہ مین خود انہون نے بطور معما نظم کیا ہے

وجود جوہر آمد ای نکوفال   ز پیغمبر نخستین چاردہ سال   اعداد حروف پیغمبر ۱۲۵۴ اس سی چودہ سال باقی رہے سنہ ۱۲۴۲ ہجری

اشعار جوہر

مین ہے رکہتا ہون یون ہی نام جانان کی
کون مانع ہی جو دیتی نہین آنے تو وصل
دیکہنی پہر وہ لڑی اوس دزد انہی نگاہ
آپ سی اپنا مداوا ہی نہین ہو سکتا
ایک ہی سی جب دو دن چار انکہین ہوگئین
جفت ابرو بہی تمہارے طرح ہی تیغ غضب
جام مے جب دو چڑہای سر جہنی دو دی
آیہ ابرو کہی رہتی ہی بلا دت ان
افغان شتابی مین کب ہوا اے کسکر
فرمایا سرفراز تو ہو جاو حجاب
دنبالہ دار سرمہ لگا کر غضب کیا
تیری نگاہون شہادت میر کشتی کی دی

جسطرح رکہتے ہین مصحف کو مسلمان آنکہ پر
ہین سخن گو تو کرین شوق سی گفتار آنکہین
کیا عجب انکی برس پہر ہون گہر بار آنکہین
کیسی عیسی ہو کہ جب دیکہو ہین بیمار آنکہین
آٹہ آٹہ آنسو رونی کو تیار آنکہین ہوگئین
تم ہوی عیار تو عیار آنکہین ہوگئین
رندی مے آشام کی ابچار آنکہین ہوگئین
اب تو ای جوہر تری بیدار آنکہین ہوگئین
سودا نہ سمجہے مین کری کیا تمام رات
جنکو نہ سینہ پر سی میرا مار بار ہاتہہ
ستون کو کوئی دیتا ہے شمشیر ہاتہہ مین
دہڑکنا میری سینہ کا پہڑکنا تیری بازو کا

آئے دار اور نکہر کر ہوئے گیسوئی سیاہ
روبرو انکی کیا یوسف مصری کی ساٹہ
شرم سی گہر مین بہی وہ رہین می دیکہنے
تلخی ہجر تصور مین ہے آئی جو نظر
نشہ کے ڈور دن نے کیفیت دکہائی دیکہی
دیدۂ ظاہر کی ہی محتاج کب روشن ضمیر
نشہ کے عالم مین کیفیت کا دیکہا انقلاب
آہو رنگ کوہ مین تو دہی کہ بسکی چہپایا تہہ
کیا کاسہ حباب سی ناتہہ آیا موج کو
یارب ہوا اسکی زلف گرہ گیر ناتہہ
رنگ حنا کی گرمی سی تیغ مین آبلے
جب حنا ہین کیون نہ دمین تمہاری ہتیلیان

ہوگئے تربال بنی ہین رگ بینیان
سر بازار بکتی ہین خریدار آنکہین
کہین پیدا کرین روزن دیوار آنکہین
محو نظارہ کی کر دو گئین ای یار آنکہین
تم ہوئی بیہوش تو ہشیار آنکہین ہوگئین
چشم دل جب کہل گئین بیکار آنکہین ہوگئین
جام خالی ہوگئی سرشار آنکہین ہوگئین
رکہتا ہی نہی کہ میرا خالق ہزار ہاتہہ
پہیلا کسیکی آگے نہ تو بار بار ہاتہہ
بیڑی نہ پاؤن مین ہو نہ زنجیر ہاتہہ مین
ملتا ہی جب حنا یت لی پیر ہاتہہ مین
چہہریان مین انگلیان تو کٹاری ہی ہتیلیان

دریا کا شور قطرہ کو ہرگز نہین ملا — منصور کی شکست تہا دعوی یہ دار کا — فرقت مین جاتا ہون کبوتر کو ہر گل — پیغام کو بشر تو کہان جانور نہتا

چشم وحشی مین تری خال نظر آتا ہے — تیرے آہونے کیا نافہ آہو پیدا — رہ نہ جائین سبکی جال بہن سرو آزاد — تیری وحشی ہی کرینگے رم آہو پیدا

بوسہ چشم پر ابرو کو دکہا کر یہ کہا — منع ہی صید جو کعبہ مین ہوا ہو پیدا — وہ جوانی کی مری ابر کرم سن مین کہان — غنچہ جبتک کہ ہنو گل نہ ہو خوشبو پیدا

جوہری تخلص جوالا پرشاد قوم کایتہ باشندہ شہر امروہہ علاقہ بریلی — پس فنا میری کیا کہا نیگا سنگ جانان — نہ بدنام کیجیو ستم جان کرآتش جہان

چمن تخلص چمن ناتہہ قوم کایتہ متوطن دہلی شاگرد میر مہدی ایک شخص تازہ فکر خوش گو تہے اور حال معلوم نہین —

دل جو سینہ عشق کی آتش سے جلگیا — ایک آہ کہینچتے ہی میرا دم نکلگیا

چشمل قوم کایتہ سکنہ الہ آباد محافظ دفتر کلکٹری بنارس خلف منشی موتی لال میر منشی زر زندگی بدہیل کہندہ انکا ایک قصیدہ
انکے بیٹے دیوکی نندن ہنر تخلص نے بہیجا تہا اوسمین سی یہ شعر منتخب ہوا —

ہوئی کیسے کیسے جوانمرد پیدا — بنا ہی زمین پر مکان کیسی کیسے

چمن تخلص بہاری لال ولد گنگا پرشاد شاگرد مقصود عالم سرشتہ دار عدالت سیتاپور —

رہی بعد فنا برباد مٹی جسم لاغر کے — نشان آرام کا ہمنے نہ زیر آسمان پایا

چمن تخلص شادی لال کایتہ ساکن لکہنوی برادر زادہ حقیقی منشی رام سہائے رونق اوستاد فارسی اردو کے ہین اونکا
یہ مطلع عشق الہی جان طوائف مین مشہور و زبان زد عام ہے —

سر نام صنم نام خدا ہے — الہی جان کا رتبہ بڑا ہے

قصہ الف لیلہ کی ڈہائی سو راتین انہونے بہی نظم کی ہین اور یہ نظم بنام جلد چہارم الف لیلہ نو منظوم ۱۲۶۵ھ مین چہپی ہے
یہ چند شعر ساقی نامہ کے اوس سی لکہے جاتے مین کلام انکا بہی بہت صاف سلیس اور شیرین ہے —

کدہر ہی ساقی مہوش کدہر ہے — طبیعت کچہ ہماری جوش پر ہی — بہت جلد اے صراحی بہر کے بھی لا — کرتا ہو نظم نثر الف لیلا

خوشی سی تیرے ساقی ہی ہین کام — نہ تیا دو سرا دی ایک ہی جام — ہوس نے بیطرح مجکو ہی گہیرا — پہرای ساقی ہو مین مشتاق تیرا

ہزار و نکو ملائے سینکڑون جام — رکہا ایسے دور مین ہمکو ناکام — جہاں ساغر کا دکہلاتا ہی ساقی — ہمین بہر جوش مین لاتا ہے ساقی

الہی لطف کی رکہتا نہین گر — طبیعت کیون ہے مائل پہر ہنسی پر

حامد تخلص گہنشدی لال باشندہ منگیر ضلع بہار شاگرد حافظ ضیغم —

نامہ شوق رقم کرتا ہون اوسکو حامد — کیون نہ دو دو دل مشتاق کبوتر ہی جائے

حاضر تخلص رادہا کشن خلف منشی برج لعل مرحوم قوم کایتہ سری باستب کانپور کے پرگنہ نواب گنج مین رہتے ہین اور مختاری عدالت
دیوانی ضلع مذکور کی کرتے ہین ایک غزل انہونے اپنی منشی راج بہادر زخمی کے خط مین بہیجی تہی اوسمین سے یہ چند شعر درج کئی جاتی ہین

عیش کرتے ہین وہ اب غیر کے گہر مین جاکر — فرق آیا میری آہ کے اثر مین کیا کیا — نام کو بہی نہ کبہی اوسکا نشان ہاتہ لگا — جستجو ہمنے کی تیری کمر مین کیا کیا

دلگیر تخلص چھنو لال کایتہ لکھنؤ شاگرد نوازش حسین خان نوازش اپنا مذہب چھوڑکر مسلمان ہوئے بیشتر مرثیہ کہتے تھے چنانچہ مرثیہ گویون کے پیر تصور کئے جاتے ہین اور غزل مین طرب تخلص کرتے تھے چونکہ اونکا تخلص دلگیر مشہور ہے اسلئے یہ اشعار اونکی دلگیر تخلص کے تحت مین ہی لکھے گئے۔

معطر اوسکی نہانے سے لب کہ آب ہوا | حباب بحر سر یک شیشہ گلاب ہوا
باتین تیری سنا کرین اور دیکھین سب ... | دیدہ عاشق ہے یہ مدعاے چشم
اسی طلب تیا دیدہ جو خوش چشم باغمیز | نرگس کے دستہ کیجیو تو بھی فداے چشم

دیوانہ تخلص راے سروپ سنگہ ہمشیرہ زادہ مہاراجہ مہا نراین موزون مشاہیر شعرای اردو اور فارسی سی ہین فن شعر سے خوب ماہر تہے اکثر میل اونکی طبیعت کا فارسی کیطرف تہا چنانچہ چار دیوان فارسی اونسے یادگار ہین ریختہ کے شعر بہی کبہی کبہی موزون کرتے تہے پورب کے اکثر شاعرون نے شعر کہنا اونسے سیکہا ہے جعفر علی حسرت اور میر حیدر علی حیران اونکی عمدہ شاگردون مین سے تہے۔

جان پر آبنی ہمدم میری خاموشی سے | بات کچھ بن نہین آتی ہی لب اظہار پر
دل سے اتری ہی ہیر او مرغ بسمل کیطرح | دل ہی کے تیری تیغ کی آگ ہی تھی لگی
بایکہ سکھی مرغ بسمل مرے دل کیطرح | رستم کا کب جگر ہی جو زہرہ نگل جائے

ذرہ تخلص مرزا راجہ رام ناتھہ بہادر نظارت بادشاہی دہلی کے پیشکار تہے

تیری کوچہ مین روز و شب پڑا پھرتا ہی یہ ذرہ | بجا ہے ایسی دیوانہ کے مطلب کو روا کرنا

ذرہ تخلص لالہ شنکر لال قوم کایتہ باشندہ لکھنؤ شاگرد میر علی اوسط رشک

مہندی سی رنگ لائی ہین تیرے حنا کے ہاتھ | اس سبزہ خط نے تیری غریب الوطن کیا
بھیجی ہین یاسمن کے گل ار دو کے ہاتھ | یہ خط مین لکھ کے بھیجین گے اہل چمن کے ہاتھ
زہرہ و مصطفے و علی و حسن حسین | قامت ہے سرو لالہ ہے رخ نرگس انکھین
کیونکر نہ ہوے کی ہو جہانگیر پنجتن | اے ذرہ مغفرت ہی نہین پنجتن کے ہاتھ
نسرین کے ساعد اور گل یاسمن کے ہاتھ | آتے ہین نرنے در مین دس سیمتن کے ہاتھ

ذرہ تخلص منشی الواری لال باشندہ کلکتہ۔

دلدار کی خاطر سے دل زار بھی چھوڑا | الفت مین ہمن ... گلزار بھی چھوڑا

ذرہ تخلص لالہ جوالا پرشاد خلف لالہ رام نراین وکیل ضلع فرخ آباد

یہ عالم ہوگیا سوز جگر سے | نکلتی آگ ہے دیوار و در سے

ذکا تخلص خوب چند قوم کایتہ ساکن دہلی شاگرد شاہ نصیر کے تہے اور انہون نے ایک تذکرہ ریختہ کے شاعرون کا بہی لکہا ہے جسکا نام عیار الشعرا ہے اور یہہ صاحب اس فن مین بڑے استاد اور شاعر شیرین سخن تہے اور اب انکے پوتے مہاراج سہائے ریاست بیکانیر کی طرف سے اجنبی مارواڑ مین وکیل پنچایت ہین اونکی شعر تحت مین لکھے نگئے ہین۔

آتا ہی بلکہ چلی سرپہ ذکا نیند کہان
نقش پا خالق گیتی نے بنایا ہمکو

ہاتھ سے جو خلق ہوتے ہی تو آرام کہان
جسکی قدمون سے لگی وہی بنایا ہمکو

ملی ہی عمر وہی لدار دیکھئے کیا ہو
شرم سے ہوگئی پانی تر تیری تیسے جوبن

کہان کہان چلی تلوار دیکھئے کیا ہو
موج زن بابی ہی تیر پاؤنکی زنجیر کو دیکھ

ہماری خاک سی گذرا ہے بانکے دامن
کچھ اپنی جی مین وہ شاید غبار رکھتا ہے

ذکا تخلص پنڈت سری کرشن خلف پنڈت دیارام کشمیری امین عدالت دیوانی فرخ آباد —

نہایت سخت جان ہوئین نہایت سخت جان تونین
نہ ٹوٹے خنجر بران کہین یہ مجکو خطرہ ہے

ذکی تخلص منشی گنگا پرشاد رئیس مہابن ضلع متہرا ایک شاعر رنگین بیان ہین مگر کوئی غزل یا شعر اونکا دستیاب نہوا

ذوقی تخلص ذوقی رام عطر فروش مراد آباد مین تھے کہتے ہین کہ ایام ہولی مین بنواؤن کی مانند کوچہ وبازار مین شعر پڑہتے تہے اور یہ شعر اونکا ہے

گرد ہنوا اوسکی تصویر تہے اور مین تہون
ملنے سی تصور مین کچھ کم نہ ہڈہا

راجہ تخلص مہاراجہ بلوان سنگہ بہادر خلف مہاراجہ چیت سنگہ بہادر والی بنارس جو آگرہ مین رہتے تھے اور ہندی واردو زبان مین شعر کہتے تھے یہ قوم سے ترکرما برہمن تھے انکی مورث اعلی راجہ منارام گنگا پور کے زمیندار تھے اونکو محمد شاہ بادشاہ دہلی نے بروقت اختلال سلطنت دہلی اور بدانتظامی صوبہ بنارس واسطے بندوبست امن وامان ملک ومال اوس ضلع کے منتخب کرکے شاہی سند تین سرکار دن بنارس جونپور اور غازی پور کی اس شرط سے بخشی تھی کہ تیرہ لاکہہ روپیہ بطور مالگذاری خزانہ دہلی مین داخل کیا کرین راجہ منارام نے اس عطیہ شاہی سے بطور حاکم بااستقلال بنارس مین بیٹہ کر بڑی شان وشوکت کے ساتہہ آٹہہ برس تک حکمرانی کی اونکی مرنے پر اونکی بیٹے راجہ بلونت سنگہ بادشاہ کی منظوری سے ۱۷۳۸ء مین اپنے باپ کے جانشین ہوئے انہون نے اپنے اولوالعزمی سے باپ کی مالکانہ حکومت کی نسبت اتنا اور بہی زیادہ کیا کہ اپنے نام کا سکہ چلایا جس سے اوس علاقہ مین اونکا اقتدار بخوبی جم گیا لیکن بادشاہ نے وہ سکہ بند کردیا تب بجائے اوسکے ایک دوسرا سکہ بادشاہ کے نام کا بنارس کے لیئے جاری ہوا اور اوسکی ٹکسال کی نگرانی انہین کے اختیار مین رہی چونکہ انکی زمانہ مین سلطنت دہلی روز بروز ضعیف ہوتی گئی تہی اسلیئے اونکو اپنی ریاست بڑہانے کا موقع ملتا گیا مگر جو خراج مقررہ تہا وہ سال بسال محمد شاہ بادشاہ کی زندگی تک جسکا خاتمہ ۱۷۴۸ء مین ہوا خزانہ شاہی مین داخل کرتے رہی بعد انتقال بادشاہ موصوف کے جو خرابیان پڑین اور اودہ وآلہ آباد کے صوبے نواب سعادت خان کے تعلق ہوگئے تب بنارس کا علاقہ بہی جو شامل صوبہ آلہ آباد کا تہا اوسکے متعلق ہوگیا اور راجہ بلونت سنگہ ایک عرصہ تک اوس سے علیحدہ رہی بعدہ جب اودہ اور اوسکی باپ راجہ بنی بہادر نے اونکا اطمینان کردیا تو اوسکے شامل رہی اور بعد انتقال نواب مذکور کے ۱۷۶۳ء مین جب شاہ عالم اور شجاع الدولہ نے بنگالہ پر حملہ کیا تو یہ بہی اونکی ہمراہ گئے بعد جنگ بکسر ہمراہ شاہ عالم بادشاہ انگریزون کی فوج مین آئی اور اونکی زمینداری ۱۷۶۴ء مین اودہ سی گورنمنٹ انگریزی کو منتقل ہوئی لیکن یہ کارروائی بادشاہ سی منظور نہ کی اور ۱۷۶۵ء مین اونکا علاقہ پہر اودہ کو واپس کیا گیا اور نواب شجاع الدولہ سے شرط کی گئی

حسین و نازک اندام و خوش اطوار / برنگ لالہ و گل تازہ رخسار
کہیں اونکی زروہی شاستر نام / یکے ماتہر دوئم سکینہ ہی عام
چہارم نام بہٹ ناگر ہے مشہور / ہوا جیت گوپت کی لکو جو منظور
سبھون مین پہلے سورج دہج کلان ہے / کہ جسکا نام عالم مین عیان ہے
دگر ہے بالمشت ایشہانہ ظاہر / خردمند عقیل و پاک و طاہر
ہوئی جب بارہوین فرزند ہشیار / دیا جیت گوپت نے تب انکو زنار
ہوئی جب وہ جوان لائق کار / لگے برہما کا کرنے روز دربار
کیا تجویز با رائے گرامی / کہ ہے بس عمر مین اب انتظامی
لکھین سب خلق کی خوبی درشتی / باتین خوش و نیکو سرشتی
کیا مغرب مین ماتہر کو مقرر / گئے ہمراہ دو چھوٹے برادر
جنوب و غرب کے باہین کا کام / دیا سکینہ کو مشہور ہی عام
سری بالسیت کو بھیجا سو شرق / کرے تا نظم ملک شرق کی ندق
جو فہم و عقل بہٹ ناگر تہی عامی / اوسی بھیجا سو ملک شمالی
غرض یون بارہون فرزند دانا / ہوئی اقصائے عالم مین روانہ
کیا وہ نظم رونق خلق و عالم / ہوئی خوش دیکھ کر شاہان اعظم

ہوئی ان سے جب کہ چار فرزند / کہ تھے دختر منوہر وہ دلبند
سوم مشہور تھا جین تاتار / سری بالسیت فرزند خوش اطوار
سو سرما کی جو تھی دختر علام / ہوئی تا تہہ اوس سے فرزند کو نام
اشٹ دگوڑ مین بعد اوسکے مشہور / چہارم مین کرن با چہرہ پرنور
دگر ہے کلرشٹ عالم آرا / پسر ہشتم انگم ہے آشکارا
جو دیکھا باسعادت جسب دلخواہ / سرود و رقص ہی سب کا کیا نہ
پسر جیت گوپت کے برہما نے خوشتر / جو دیکھے صلاحیت عقل و ہنروں
انہین بھیجون بسوی ربع مسکون / لکھین تا یہ سیاہہ روز افزون
یہ کرکے دلمین وہ تجویز احسن / کیا چار و نطرف اونکو معین
اشٹامل ہی سورج دہج ہی ثانی / کہ تھے وہ دونو سعادت کے نشانی
کرن اور گوڑ ذی فہم و خردور / ہوئی ساتھہ اونکی یہ دونو برادر
انگم کلشت کو با ہوشیاری / کیا ہمراہ بہر بیش کاری
مرادر بالمشٹ ایشہانہ خوشتر / ہوئی وہ ہیدستی مین مقرر
کیا احوال عالم سب قلمبند / ہوئی بال مرزد حشمت سے خورسند
زمین و کوہ قاف و دشت و دریا / سبھون کا عمق و عرض و طول پایا

خیالی تخلص منشی خیالی رام لکھنوی بڑی شاعر بہ گوہین قوم کایتہ سری باستب۔

دامن صحرا کو بھی دست جنون نے پھاڑا / طائر و مین ہے اثر صحبت کا آجاتا ہے عجب
چاک کرنا چاہیے میری گریبان کیطرح / باتین کرتے دیکھئے تو طوطون کو بلبلکیطرح
ناخن پا سے بہی ہم تنبیہ دے سکتے نہین / مشکبار ہے باغ عالم مین کہان ہے لا سکا
کب ہلال عید ہے ابروے جانانکیطرح / بل عبث کرتا ہے سنبل زلف پیچانکیطرح

داس تخلص شنکر داس مدرس مدرسہ پنڈی بہٹیان ضلع گوجرانوالہ ملک پنجاب ایک ذی استعداد شخص ہین بندہ سے تحریری ملاقات ہی اوہنون نے چند کتابین بہی تصنیف کی ہین ازانجملہ ایک چہوٹی سی مثنوی نقشہ زندگی اور دوسری گلزار مغربی یعنے تاریخ جنگ روم و روس ہین مینے بہی دیکہی ہین اور چند غزلین بہی اوہنون نے میرے پاس بہیجی تہین ازانجملہ یہ چند شعر لکہے گئے ہین۔

چہرہ ہے ماہ تابان نہ لعلین ہین گل لبان / آہو کیطرح آنکہین ہین ہونٹھ ہین لال لبان
ساقی پلادی جام مے لعل ہاتہ سے / مطرب سے کہو گا یہ بجاوے تالیان

دانا تخلص روشن لال ولد مہتاب رای داہ کیا نورانے لال ہی قوم کایتہ باشندہ لکہنو شاگرد نواب عاشور علی خان۔

آئی ہین جو زلف گرہ گیر ہاتہ مین / سودائیو لپیٹ لو زنجیر ہاتہ مین
کس جور ستی پہ ہی صیاد کا مزاج / کہینچے اگر کمان تو ہو تیر ہاتہ مین

دانا تخلص سو بہار لعل علاقہ دار کسیرٹ انگریزی بیشتر فارسی کہتے ہیں باشندہ کلکتہ ۔

راندان کی سیر جسنے کی ہو یاد ہی یاد / آج لکھتا ہوں وہ اطلس میں تمام ہی

دانش تخلص منشی مکند لال برادر زادہ رای پور نخید عاجز تخلص کایہ سکینہ لکھنو ۔

لعل خموشی پہ ہسی جب بجا ہی شرح ہے / چھپ گئی ظلمات میں لب آبحیوان کیطرح / خم شیر انشس ہے قاتل تیغ ابرو کہو / تیرا ارمان وہ نہ جائے میری لہو مانی طرح

دایم تخلص قیام الدولہ بخشی الملک رای بہتر چند بہادر کایہ سکینہ کہتری خلف منشی مجلس رای جو اپنے عہد کے بڑی نامی گرامی اور سخی و فیض شخص تھی اونکا انتقال سنہ ۱۹۱۱ میں بمقام کاشی جی بیکنٹھ باشی ہوی انکا کیفدر ذکر منشی دیوی دیال عابد تخلص کے ذکر میں بھی لکھا گیا ہے جو اونکی پوتے ہوتے ہیں مگر کوئی کلام انکا ہمکو نہیں ملا ۔

دریا تخلص پنڈت رتن ناتہہ خلف پنڈت امرناتہہ شعلہ واہ باپ بیٹون نے کیا دو عنصر آبی اور آتشی سنحر کرلئی ہیں قوم برہمن کشمیری باشندہ لکھنو دیوان سبحان علیخان کمبوہ شاگرد میر اوسط علی اشک اور بعضی مولانا ناطق بلگرامی کے شاگرد لکھتے ہیں ۔

نا دیدی ہیں رقیب یکبار دو تین / نظر آکہیں نہ جاہی یہ شمع نظر کے لو / دریا دلوں سے ڈرتے ہیں دو تنصیری / تہرای کیون نہ پانی میں شمع قمر کی لو
ذرہ ان خم پانی حرا ہیں کہو عیسیٰ / کم ہو نگی نہ آتش داغ جگر کی لو / ہے روشنی شمع مگر شعلہ زا نہیں / اندہا ہی وہ جو باندہے کوی چشم تر کی لو
کھینچ جو آہ سرد تو ہندی ہوں دو دو تین / دریا کی آگے پانی ہے نار سقر کی لو / آرزو دلمیں ہی بہی ہی یونہی کے / میری شی میں مگر خاک ہے میخانہ کے
گل جکتی ہیں بہت دیت کھینچ کر / بجھے چلکے فدا سیر گلستانون کی / ای سیر عقدہ کشا عقدہ کشائی کیجے / تار جان میں گرہیں گر ہیں زنانو کے

دریا تخلص نند لال محافظ دفتر محکمہ حساب راج کوٹہ ۔

ساتھہ وہ ہے جنازہ کے میری تا مدفن / ای اجل ہم تیرے آنے کو بہی اچہا سمجھے

دل تخلص دیبی پرشاد باشندہ مرشد آباد اور حال معلوم نہوا ۔

امید وصل اوس سے عبث تو کہی ہے دل / جس سے کہ رسم نامہ و پیغام بہی نہو

دل تخلص منشی دوارکا پرشاد برادر منشی رام سہای تمنا خلف رای پور نخید کایتہ سکسینہ لکھنو ابہی آپ صاحبزادے ہیں نوعمر ہیں مگر ماشاء اللہ لیاقت اچھی ہے ۔

عاشق سے بیاز و ساماں سے نہ تم ای / رشتہ الفت کو توڑ و عہد و پیمان کسطرح / ساتھہ غیر ونکی نبھایا جگر ہی سے بجر / ہیٹ گیا دریا کا دل عاشق کے داماں کیطرح

دلخوش تخلص بہادر سنگھ کہتری نبیرہ راجہ خوشحال سنگھ عرف خوشحال رای جو محمد شاہ بادشاہ کی عہد میں بڑے امیر اور صاحب مرتبہ تہے

ہوں تیری ہجر میں جوں دیدہ نرگس حیران / چشم پوشی نکر آ اپنے کہنہ گار سی دل

دلسوز تخلص لچہمی نراین خلف آتمارام باشندہ فرخ آباد ۔

دیکہتا گر جوش طوفاں کا میری انکہوں میں آ / آ ہنسنے کشتی کی لئے گرداب ہے لنگر مانگتا

خبیر تخلص پنڈت رتن لال خلف الصدق پنڈت نراین داس ضمیر ملک الشعرائے دہلی اردو فارسی دونو کلام انکے اچھے ہین ۔

دل مضطر ہے اسکی جدائی مین جسطرح ۔ طفل دل گر نہ پڑے اسکو دھر لاتم
شاید کہ غم غلط ہو غزلخوان پہر اگر ۔ جاتا ہی پہلا جاہ زنخدان کیا
وہ گل جو ہووے ساتھ چمن مین تو بلبلو ۔ دشت وحشت مین مجھے جیب گریبان کیا
خود سائے میں اپنا سایہ ہدیہ کا مجھے
ہاتھ اوسکا لیکے ہاتھ مین جلا ہے کہ ۔ دیکھو بہتر ہا ہون کوئی دم مین عریان کیا
ورنہ تم دیکھتے ہوتا ہین غزلخوان کیا

خرد تخلص بابا پرشاد قوم کہتری ساکن دہلی مرد خوش اخلاق نیک مزاج استعداد فارسی مین اوائل اور اماثل ہی ممتاز خط نستعلیق نہایت درست اور عمدہ لکھتے ہین ہرچند طبیعت موزون ہے لیکن جب آراستہ مزاجی سی فرحت ہوتی ہے تو شعر کیطرف توجہ کرتے ہین اور جو شعر کہتے ہین لکھتے ہین اور کبہی نہین لکھتے یہ احوال اونکا تذکرہ گلستان سخن مین لکھا تہا وہی ہمنے یہان نقل کردیا اور اوسکے سوا کچھ ہمکو معلوم نہین اور یہ شعر بہی اونکا اوسی تذکرہ سے لکھا گیا ہے ۔

یہ ہی بہتر اور وہ ہی گلبرگ ترا ہی جو ہے ۔ کیا ہی نسبت لعل کو اوسکی لب خوشرنگ سے

LIBRARY HYDERABAD-1 UNIVERSITY

خرد تخلص رام نراین پنڈت کشمیری شاگرد حافظ غلام دستگیر ہین ۔

تم آپ سی نہین جاتے یہان گہبرا کر ۔ یہ چپکے جذبۂ دل کا اثر ہے کیا کہی

خفی تخلص اجہ بابو عظیم آبادی بہت نامی اور مشہور شخص ہوگزرے ہین ۔

ہے خاک از بس تجہے انجم سے جلد آ ۔ اگر یہ صحبت ہوگی زیب انجمن ہوگا
دیکھہ سنبل کو چمن مین یاد آئی اوسکی بال ۔ حاصل ہین گلگشت سی آخر پریشانی ہوئے

خلق رائے جادو رائے حیدرآبادی شاگرد فیض ۔ غم نہ شیرین کے کشور اثر کا ۔ ہے یعنہ کہو یری فرہاد سے

خورشید تخلص پنڈت سورج پرشاد خلف پنڈت ستا رام اور حال تو آپکا معلوم نہین ہوا مگر تخلص مقرر کرنے مین ہمتہ اون کے بڑی طباعی معلوم ہوتی ہے ۔

پہولو نہ بلبلو چمن بے ثبات پر ۔ غنچون کے جو ثبات ہے وہ کوس صبح کا ہے

خوش تخلص دیوان گنیش رائے باشندہ لکہنو انکی ایک تاریخ نظم فارسی مین راماین فرحت مطبوعہ سنہ ۱۸۶۶ع کے خاتمہ پر درج ہے اور اوس سے اونکی خوش کلامی ظاہر ہے مگر ہمکو کوئی اردو کلام اونکا نہین ملا

خورم تخلص منشی ہرگوبند سنگہ متہرا ۔

خوشتر تخلص شمبہو دیال باشندہ لکہنو قوم کایتہ بڑے بہائی جگناتہ اطہر کے شاگرد منشی جواہر سنگہ جوہر بڑے با مذاق آدمی ہین اور صیغۂ انگریزی سرکار مین بعہدہ اورسیر ملازم ۔ یہہ دو شعر اونکی خصرت جوہر نے بہیجے ہین

کم سعادت دہونڈہتی ہی ادہر موسم بہار ۔ اٹہی جو شیطان کو شامل حال انکی لا ادہر
پاک رکہو نفس و نیت صاف دلکو جانکو ۔ بر فلہ ہے سمانا ہے فرقہ شیطانکو

خوشتر تخلص منشی جگناتہ ولد منالال قوم کایتہ سری باستب باشندہ لکہنو بڑے شاعر شیوا زبان اور شیرین بیان تہے راماین بہاگوت اور مثنوی عبرت اونکی تصنیفات سے سلسلہ مین بہت کچھہ مشہور اور معروف ہین اور انہون نے یہ تینون کتابین اردو نظم مین قابل تعریف لکہی ہین افسوس ہے کہ اب یہ صاحب زندہ نہین ہین سنہ [illegible] ہجری مین انتقال کرگئے یہ تینون

کتابین مینے دیکھی ہین اور انمین سے کچھ کچھ اشعار بطور انتخاب لکھے جاتے ہین —

اشعار دیباچہ رامائن سے جو ۱۲۶۶ ہجری مین بعہد واجد علی شاہ بادشاہ لکھنو تصنیف ہوئے —

خدایا نامہ کو نام آوری دے	قلم کو جلوۂ بال پری دے	ریاض حمد مین تا حسب انداز	عنادل کی طرح ہو نغمہ پرداز
مضامین ثنا مین تر زبان ہو	بہ رنگ ابر نیسان درفشان ہو	دہن غنچہ زبان گلبرگ تر ہے	یہ آب شکر کا تیرے ثمر ہے
گہر افشان جو یون میرا قلم ہے	سحاب لطف کا تیری کرم ہے	زبان بخشی ہے تو نے عنبر افشان	رہے تا شکر مین تیرے غزلخوان
عطا کی چشم مانند ستارہ	کرے تا نور قدرت کا نظارہ	دئی گوش از رہ لطف و کرامت	سنے تا نغمۂ عشق و محبت
رہی مانند سوسن وہ زبان لال	کرے بی شکر حق جو اور کچھ قال	رہی گل صفت وہ چشم بیمار	جو دیکھے غیر اوسکے سیر گلزار
رہی وہ گوش شکل گوش گل کر	سنے جو نغمہ ہائی لغو پرور	فزون ہو شکر سی سرگرم نعمت	عبادت سے تری حاصل ہی عزت

اشعار مناجات

خدایا بادشاہا بے نیازا	خلایق پرورا عاجز نوازا	تو ہی ہے بادشاہ جن و آدم	تو ہی فرمانروائی جملہ عالم
تری خوان کرم سی پیل تا مور	ہر یک آسودہ ہے بے محنت و زور	صفا کیشان عارف چہرہ پر نور	سیہ کاران کافر سینہ پر زور
سخن سنجان عاقل جناب حلم	جہالت پیشگان نادان بے علم	بکنج صومعہ پیران ہشیار	میان میکدہ مستان سرشار
جوانمردان ظالم مردم آزار	کہن پیران لاغر سخت ناچار	سبہونکو تو عطا کرتا ہی روزی	بصد لطف و سخا و دلفروزی

اشعار حمد کتاب بھاگوت منظوم خوشتر مصنفہ ۱۲۶۷ھ سے

گل افشان حمد باری مین قلم ہے	بیاض نامہ گلزار ارم ہے	بہار نامہ شکر فیض حق ہے	برنگ لالہ رنگین ہر ورق ہے
بیان شکر مین نہ رہی نے خشک	سواد صفحہ مین ہی نکہت مشک	شکر کا شکر یزدان مین اثر ہے	نے خامہ برنگ نیشکر ہے
عجب ہے دولت شکر الٰہی	کہ جسکے فیض سے ہو بادشاہی	بزرگی شکر سے ہی ملک نے	جگہہ دی فرق پہ اپنی فلک نے
کیا شکر خدا جو دل سی منظور	ملا خورشید و مہ کو حلۂ نور	بشر کو طاعت خالق روا ہے	کہ خالق خالق ارض و سما ہے

مثنوی چترگیت سی جسکا بدم پوتہی نام ہے

بشبنمی خوش صورت صبح دل افروز	دکہایا نور مہ نے جلوہ روز	رہے گلشن مین گلہای معنبر	روان ہر سو نسیم روح پرور
عنادل نغمہ پرور ہر چمن مین	بہار تازہ ہر سرو و سمن مین	جو دیکہا چترگپت نے نیک ہنگام	مے گلرنگ سے مملو کیا جام
جو بیٹہین وہ دونو محبوب [illegible]	دل افگن دلبر و دلدار و دلکش	خوشی سی عین وقت بادہ خواری	لیا دونون کو بر مین بار باری
ہمی عشرت سہی دونون کو یکبار	کیا اوس ساقی مہوش نے سرشار	گرائے جرعہ مے عشرت در	کیا شیشہ تہے ساغر کئے پر
رہا عشرت سی شب بہر جلوہ آرا	سحر کی شغل مے مین آشکارا	ہوئین دونو حمل سی وہ گہربار	برنگ نخلہای تازہ پربار
غرض گزری حمل کے جب کہ میعاد	خوشی سی ہا بہان دونو ہوئی شاد	دئی بارہ خدا نے اونکو فرزند	ہمایون طالع و اقبال پیوند

حریف تخلص منشی لال باشندہ لکھنو برادر بیبنی پرشاد ظریف آنجہانی ۔

حسن تخلص لالہ بور سنگھ کایتہ سکسینہ ساکن لکھنو محلہ نوبستہ شاگرد منشی خیراتی لال شگفتہ اردو کے اچھے شاعر

حشمتی لالہ ماتا دین عظیم آبادی منصف مظفرپور شاگرد وزیر علی عبرتی بیشتر شعر فارسی کہتے ہیں ۔

دیکھیں گے حسن حور تو پسلیگا دل مرا / جنت میں بے یقین بے نہ آرام آئیگا

حضور تخلص لالہ بالمکند قوم کہتری دہلوی میر درد کے شاگرد تھے اور علم عربی میں خوب بہرہ رکھتے تھے ۔

نہ پاؤں کو جنبش نہ ہاتھوں کو طاقت / جو اوٹھ کے پہنچوں میں اس دلربا تک / سرِ راہ بیٹھے صدا ہے یہ اپنی / کہ اللہ یاور ہے بے دست و پا کا

یاں تجھمیں نہیں ہی آن باقی / وہ آن اب بھی ہی امتحان باقی / جفا کو ہم وفا سمجھے ستم کو ہم کرم سمجھے / اور ہر بلا کو دل میں ہم سمجھے اوس کو دل میں ہم سمجھے

ہی پردہ دار مہر قیامت سحاب زلف / مست کھینچ اپنی موت سے اہے تو نقاب زلف / آفت بلا و فتنہ و مار سیاہ دار / دیر میں عاشق اسکے بھی کیا کیا خطاب

جوں شان نرگس بلا میں ہینا یا حضور آہ / دل چاک چشم خشک ہے ہی خراب زلف / شہر ہی نبض دل کی سرانگشت کی تلے / سیماب رہی تھر انگشت کی تلے

انگلی کبھی ہوں تیغ دیتا ہی کچہ حضور / ہے آب خضر جسکے سرانگشت کے تلے / اعجاز ہے کہ ٹکڑے ہی اشارہ میں کردیا / آیا نہیں قمر سا قمر انگشت کی تلے

مژگان تمسے بل نہ خط یار اے حضور / مٹ جائیگی حروف وہ زانگشت کے تلے

حضور تخلص ای نند لال ولد منشی گھر سہدا س ڈپٹی کلکٹر بندوبست ضلع میرٹہ شاگرد بنواری لال شعلہ

کب ذبح ہی آمین تہاری دشمن تمکو لات ہے / ہم کاٹ لیں زبان کو قلم کی بگاڑ ہے / تہہ لیست بر دیکھئے ہر گ دیکھئے / تہو کر سی جی اوٹھی تو انشا ایسے مر گئے

حضور تخلص پنڈت سری کشن لکھنوی ۔ / سنتے ہی حال ارمیراتم جو سو گئے / کیا آپنے بنایا کوئی قصہ خوان مجھے

معبد فنا یہی ہی زمین کو چہ آسمان پاک / تہو ریسی دی زمین اگر آسمان ہا مجھے / ڈہونڈھا کہاں کہاں نہ ملا یار کا پتہ / چلتا ہوں جلی جو کوئی لا مکان مجھے

نگاہی دیکھی پاس سے اپنی اوٹھا ہی / اتنا سبک کہے کہ گندی گران مجھے / دنیا کوئی نہ جاؤ لگا ڈرا ہی کمین فلک / رہنے دی ایکدن کے لئی میہمان مجھے

خوشتم تخلص منشی دیپ چند قوم کہتری ولد منشی بیج لال سکنہ دہلی اپنے عہد میں علامہ ہوگزری ہیں مرزا آغا درخشم صابر تخلص شاہزادہ دہلی اپنے تذکرہ گلستان سخن میں لکھتے ہیں کہ دیپ چند مرد معمر اور سنجیدہ تھے خط نستعلیق اور شکستہ خوب لکھتے تھی فارسی میں استعداد کامل تھی نثر طرازی کا طرز نہایت دلچسپ تہا ۔ امیر خسرو کی طرز کے پیرو تھی محنات بدیعی خصوصاً اشتقاق اور مراعات النظیر کی طرف التفات اس مرتبہ تہا کہ با اوقات سلسلہ معنے کا ہاتھ سے جاتا رہتا تہا خزاین الفتوح کو جو امیر خسرو کا سکہ سخنوری او متانت عبارت میں دست آویز منشیان جاپک رقم ہے خلاصہ کرکے اونکے معانی کو نثر متین میں لکھا حق یہ ہے کہ خوب لکھا کہین کہین مراعات لفظی کے قید نے اس نثر کو بھی حلیہ معانی سے معرا کردیا لیکن با اینہمہ خوبی اوس نثر کے دایرہ بیان سے خارج ہی مگر مذاق شعر سے بہرہ کم رکھتے تھی اسواسطے زمین شعر میں کبھی گذر نہ کیا عمر اخیر میں خرافت اور کبر سن کے تقاضا سے یہ فکر بھی دامنگیر ہوا از بسکہ نظم میں مہارت نہ تھی اسلئی جو کہ انشا پردازی کی قدرت سے آگاہ نہ تھی وہ اشعار سنکر نا معتقد ہو جاتے تھے اور زبان طنز کو دراز کرتے غالباً

شعر گوئی کی طرف توجہ کرنا اختلال حواس کا نتیجہ تہا اور اس تخلص کا اختیار کرنا بہی اسی پر دال ہے بیس برس سے قریب ہوئی کہ قضا کی — ایک دوسرے تذکرہ مین لکہا ہے کہ وہ ابن مقلہ کے لکانے ہوئی چہوٹون خط کو خوب لکہتے تہے اور علم انشاپردازی مین اوستادی کا علم رکہتے تہے خزینۃ الفتوح اور ریفیایار انکی تصنیفات سے ہے فقط میری دلی دوست منشی بدرگا پرشاد صاحب نادر تخلص نے دہلی سی جو بہت سے ہندو شاعرون کا احوال اور کلام تلاش کرکے مجکو بہیجا ہے اوسمین ان حضرت کی نسبت یہ فقرات درج مین یہ شعر گوئی اونکا بڑا پنے کا خبط تہا اور اس سی اونہون نے اپنے نام کو بٹہ لگا لیا ورنہ ناثر بے بدل اور ایسے زبردست تہے کہ آج کل مثل اونکی کوئی نہین ہے ٹیک چند صاحب بہار عجم کے شاگرد جو اندرمن تہے وہ انکی اوستاد تہی ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ آپ نواب جہجر کے سرکار مین نوکر ہوئے اور نواب کی طرف سے صاحب رزیڈنٹ کو خط لکہا یہان منشی سلطان سنگہ قوم کہتری ہتی جنکے متبنے اور نواسی منشی عزیز سنگہ فیاضی مین دوردور نام کرکے ابہی سات آٹہہ برس پہلے مرے مین وہ اس خط کا ایک فقرہ بہی نہین سمجہ سکے گو لیاقت منشی گری کی اونکو بہی اچہی تہی صاحب نے فرمایا کہ منشی اسکو کیون نہین سناتے یہ کاغذ کس منشی کا لکہا ہوا ہے سلطان سنگہ نے ہاتہہ جوڑکر عرض کی کہ حضور جس منشی نے اسکو لکہا ہے مین اوسکے آگے طفل مکتب ہون اور اوسکی مدقق عبارت کو نہین سمجہ سکتا حکم ہوا کہ نواب کو لکہو کہ آیندہ ایسے منشی سے خط لکہایا کرو کہ جسکی عبارت عام فہم ہو اسپر یہ منشی صاحب معزول ہوکر گہر آبیٹہے اور انکے یہ بہی روایت مشہور ہے کہ جب دہلی مین فارسی دفتر تہا توکسی تہانہ پر محرر مقرر ہوگئے وہان ایک خفیف سے خانہ جنگی ہوئی جسکی رپوٹ لکہنے مین اونہون نے خونکی ندیان بہائین مگر جب صاحب نے زخمی کو دیکہا تو وہان سوای ایک چوٹ لکڑی کے اور کیا دہرا تہا اسپر یہ وہان سے بہی موقوف کئے گئے وہی مثل ہوئی کہ ای روشنی طبع تو بر من بلا شدی انکی بیٹے دہرم چند نامی تہے — اور انکو انتقال کئے ہوئی اتبک قریب پچاس برس کے گزری ہین یہ دو شعر اونکی جو تذکرون مین درج تہے یہان لکہے گئے —

جسکہ آئی کی خبر ہمنی سنی دلدار کی　　بہر گئی کانو مین تو اوس لفظ عنبر بار کی

ای طبیب بے مروت تو دوا سوچا کیا　　چہٹ گئین نبضین ہمارا ان علی نسخ ہمکے

حیرت تخلص پنڈت اجودہیا پرشاد کشمیری لکہنوی قلندر بخش جرات کی شاگردونمین سے تہے اونکی تصنیفات سی ایک مختصر سا دیوان اور کئی مثنویان ہین فن موسیقی مین مسلم اور تیر اندازی مین قلم تہے اونہون نے بیشتر لکہنو مین اور کسقدر دہلی مین گذران کی ۱۲۳۰ ہجری مین کہ اوسوقت صرف ۳۵ برس کی عمر تہی عالم فانی کو چہوڑا یہ شعر اون کا تذکرہ گلستان سخن سے لکہا جاتا ہے

ہوا ممنون جہان خوب اپنی ناتوانی کا　　بسنگ نقش پا اوسکی گلی سی اوٹہہ نہین سکتا

حیرت تخلص فوقی رام باشندہ دہلی خوشباش فرخ آباد

ہنگ آیا اہی ای کیا زندگانی ہے　　کہ جسکے پانو پڑتا ہون اوسکو سر گرانی ہے

حنیف تخلص منشی ہیرا لال عرف الہ شب سنگہ شاگرد میر سوز لکہنو مین تہے

گلشن دہر مین کہینکہ وہ بہلا نشاد ہے　　رات دن جسکے لئے کہات مین صیاد ہے

راجہ کم عقل خوبی ہو جو کہلاؤں میں	ہیں جتنے دوست کہ وہ بھی کمر باندہے ہین	مٹ گئی شکل نقش پا کی	پس گئے چال پہ حنا کیسی
کیا جانیے کہان قافلہ مسافران ہے	یاران عدم کی نہین آتی خبر مجہے	روے اردی لیلی جانگرد وبیابان مجنون	بہلا کب جادر مہتاب راجہ ہاتہ آتی ہے

قبر مین بہی دوستون کو دشمنی مجہسے رہی	پیر اکہیڑ ڈہانے کو نقش بوریا آتی رہی

راجہ تخلص راجہ بہادر خلف مہاراجہ شتاب راے ناظم صوبہ عظیم آباد۔

یہ زخم دل ہمارے دیم تلک نہ پہونچے	ہم اون تلک نہ پہونچے وہ ہم تلک نہ پہونچے

راجہ تخلص مہاراجہ دگبجی سنگہ بہادر والی ریاست بلرام پور و تلسی پور وغیرہ علاقہ ملک اودہ جو داد دہش اور قدردانی علم و ہنر مین مغتنمات روزگار سے تہے بعد تباہی سلطنت اودہ کے لکہنو کے اکثر عمائد اور ذی لیاقت اشخاص اونکی سرکار سے پرورش پاتے تہی اور سرکار دولتمدار انگریزی کیطرف سے بہی خاطر خواہ قدر او منزلت اونکی خیرخواہی زمانہ غدر وغیرہ کی ہوئی تہی خطاب سی ایس آئی) بہی عنایت ہوا تہا اور دربار شاہنشاہی دہلی مین بہی اعزاز خاص اضافہ انواب سلامی وغیرہ سے بخشا گیا تہا آپ انجمن تعلقداران اودہ کے میر مجلس تہے اور امورات زمینداری اور حالات ملکی مین حکام سرکاری کو آپ سے عمدہ اور مفید مشورہ ملا کرتا تہا آپ کو شکار کا از حد شوق تہا ہمیشہ اپنے علاقہ کے جنگلات مین جو سرحد نیپال سے ملحق ہین شکار کو جایا کرتے تہے اور اپنے مہمان انگریزون کو بہی ساتہ لیجا کر شکار کہلایا کرتے تہے آپ کی بحیطان نشانہ بازی اور قدراندازی کی تعریف بڑے بڑے شکار دوست اور گل چلے انگریزون نے کی ہے اخیر صدمہ جو آپ کو پہونچا اور جس سے تندرستی مین خلل آکر باعث مرض موت ہوا وہ شکار ہی کا طفیل تہا۔ آپ قوم سے راجپوت تہے آپ کا خاندان جنوار کے نام سے مشہور ہے پہلے علاقہ چانپانیر ضلع گجرات مین آپکے بزرگون کی ریاست تہی وہان سے راجہ برباشاہی جو مہاراجہ بیگہدیو کے سب سے چہوٹے بیٹے تہے نقل مکان کرکے دلی مین چلی آئے تہے تاج الدین غوری نے سمت ۱۳۲۲ مین اونکو بہرائچ علاقہ اودہ مین ایک قطعہ ارض جو جنگل اور مفسدون سے بہرا پڑا تہا آباد کرنے کے لئے عطا فرمایا جہان اونہون نے بعد قلع وقمع جنگل اور باغیون کے یکونہ نام ایک شہر آباد کیا اور ایک با لگذار ریاست کی بنا ڈالی اوسوقت سے لیکر اسوقت تک اتنے رئیس اونکی خاندان مین ہوئے ہین (۱) راجہ بریہا سے سمت ۱۳۳۵ (۲) راجہ اچلدیو سمت ۱۳۶۲ (۳) راجہ دہیر ساہی سمت ۱۴۰۷ (۴) راجہ رام ساے سمت ۱۴۴۳ (۵) راجہ بشن سہای سمت ۱۴۴۵ (۶) راجہ گنگا سنگہ سمت ۱۴۶۱ (۷) راجہ مادہو سنگہ سمت ۱۴۹۶ (۸) راجہ کلیان سنگہ۔ (۹) راجہ بلرام ساہی برادر راجہ کلیان سنگہ بانی بلرام پور (۱۰) راجہ پران چند ولد راجہ بلرام ساہی سمت ۱۵۰۰ (۱۱) راجہ تیج سہای سمت ۱۶۱۰ (۱۲) راجہ ہرہنس سنگہ سمت ۱۶۵۰ (۱۳) راجہ چہتر سنگہ سمت ۱۷۰۲ بکرم (۱۴) راجہ نراین سنگہ سمت ۱۷۵۲ (۱۵) راجہ پرتہی پال سنگہ سمت ۱۷۹۲ (۱۶) راجہ نول سنگہ متبنی سمت ۱۸۲۸ راجہ پرتہی پال سنگہ (۱۷) راجہ ارجن سنگہ سمت ۱۸۵۷ (۱۸) راجہ جی نراین سنگہ سمت ۱۸۸۱ (۱۹) مہاراجہ دگبجی سنگہ سمت ۱۸۹۳

برادر راجہ جی نراین سنگہ ـ مسند نشینی کے وقت مہاراجہ کے عمر اٹھارہ برس کے تھی دوسرے برس یعنی سمت ۱۸۸۸ مین اونہون نے سنا کہ امتر لہ کا تعلقدار راجہ محمد خان بلرام پور کے اوپر لشکر کشی کی فکر مین ہے یہہ پہلی ہی اوسکی اوپر جا پڑے ہے اور امتر لہ فتح کر کے چند جلد قرآن شریف و کتب مقدسہ اہل اسلام بطور لوٹ کے لے آئے سمت ۱۸۹۰ مین لشکر سپاہی ناظم نے باوجود ادای مالگذاری مہاراجہ سے ناحق لڑائی ٹہانی اور شکست کہائی سمت ۱۸۹۱ مین راجہ درشن سنگہ شاہ اودہ کیطرف سے ناظم ہوئی اونکو مہاراجہ سے عداوت تہی چنانچہ کچہ عرصہ بعد مہاراجہ تو شادی کرنے کو نانیہے کیطرف گئے اور راجہ درشن سنگہ نے اونکی نائب گجادر سنگہ سے کہ جبکو وہ ناظم کی اطاعت اور فرمان پہنچنے کا حکم دیگئے تہے خواہ مخواہ بلرام پور خالی کرا لیا مہاراج یہہ خبر سنکر بانسے سے نیپال کو چلے گئے کمانڈر یم بہادر جنرل کنور ابا جی برادر حقیقے مہاراجہ جنگ بہادر نے بہت خاطر کی اور بسبب ناموافقت آب و ہوا نیپال کے مہاراجہ کو سرحد بلرام پور پر موضع ادتر ہوا مین رہنے کی اجازت دی اور بحالی علاقہ مین سعی کرنے کا وعدہ کیا راجہ درشن سنگہ نے جو مہاراجہ کا سرحد پر آنا سنا تو اونکو جا گہیرا اگر مہاراجہ نے اوسوقت ایسی بہادری خود داری مین دکہلائی کہ راجہ کو ناکام بہاگنا پڑا نیپال کے رزیڈنٹ نے یہہ ماجرا شاہ اودہ کو لکہہ بہیجا شاہ نے راجہ درشن سنگہ کو معزول کر کے قید کر دیا اور مہاراجہ پہر اپنے علاقہ پر قابض ہو گئے سمت ۱۹۰۰ مین تلسی پور کے راجہ دگراج سنگہ کو اوسکی بہتیجے دگ نراین سنگہ نے نکال دیا وہ لکہنؤ مین حاضر ہوا واجد علی شاہ بادشاہ اودہ اور صاحب رزیڈنٹ کا حکم مہاراجہ کو اوسکی مدد کا پہونچا اور اونہون نے اپنی فوج لیجا کر دگ نراین سنگہ کو نکالا اور دگراج سنگہ کو بیٹہا کر اپنا حق مقررہ سابقہ معہ ایک گانو کے اوس سے لی لیا سنہ ۱۲۶۳ فصلی مین امداد علی خان راجہ اوتر ولہ نے راجہ دیبی بخش سنگہ تعلقدار گونڈہ کے بہکانے سے علاقہ بلرام پور مین فساد کر کے مہاراجہ سے شکست کہائی اسی سنہ کی ماگہہ مہینے مین ملک اودہ خالصہ سرکار ہوا مسٹر چارلس جان وینگلڈ صاحب بہرائچ کے کمشنر ہو کر آئی مہاراجہ نے اونکی خدمت مین حاضر ہو کر علاقہ بلرام پور کی قبولیت داخل کی صاحب نے اونکی حسن خدمت سی خوش ہو کی ایک توپ ہمراہ کر دی جو دن مین تین وقت سر ہوا کرے سنہ ۱۲۶۵ فصلی کی جیٹہہ مین غدر ہوا مہاراجہ حسب الطلب پانسو آدمی لیکر صاحب کمشنر بہادر پاس پہنچی بعدہ صاحب فوج لانے کے لئے کلکتہ کو گئے اور مہاراجہ قلعہ مٹوتان مین رہی بدمعاش مفسدون نے کئی دفعہ اوس قلعہ کو گہیرا مگر مہاراجہ کا کچہ نکر سکے سنہ ۱۲۶۴ مین غدر دور ہوا سنہ ۱۲۶۶ مین سرکاری فوج گونڈہ مین آئی مہاراجہ امرون تک پاس گئے علاقہ تلسی پور جو بسبب بغاوت راجہ دگ نراین سنگہ و عدم حاضری رانی راجہ مذکور باوجود اجرای اشتہار معافی ضبط تہا معہ علاقہ بانکی سرکار سی انعام مین ملا اور سنہ ۱۸۵۹ء کے دربار گورنری مین بمقام لکہنؤ مہاراجہ کو اول نمبر کی کرسی پر نشست ملی سات ہزار کا خلعت اور مہاراجہ بہادر کا خطاب معہ سند بانکی و تلسی پور کے اور مہر و اختیارات دیوانی کلکٹری فوجداری کے عطا ہوا ـ اوسوقت سے مہاراجہ کی نیکنامی تمام ہندوستان مین پہیلی اور جو جو کام نمایان

اون سے انتظام ملک و مال میں ہوی اخبارون مین لکہے گئے زیادہ کہانتک لکہون کہ اس مختصر مین گنجایش نہین مہاراجہ کو باوجود کثرت اشغال ملک و مال کے شعرگوی کا بہی شغل رہتا تہا اور اس فن کے بہت شایق و قدردان تہے ۱۸۶۸ع مین جو مین نے اس تذکرہ کا اشتہار دیا تہا وہ نظر انور سے بہی گذرا اسیدم منشی جواہر سنگہ صاحب کو حکم ہوا کہ اونہونے آپ کا دیوان معہ چند دیگر تصنیفات کی جو آپکے سرپرستی اور مربی گری سے مطبع خاص مین طبع ہوئے تہے میرے پاس بہیجدی اونکی شکرانہ مین مینے بہی اپنے چند کتابین نذر کین از انجملہ رسالہ خواب حسرت بان بہت پسند آیا اور اوسکی تقریظ بہی تحریر فرمائی جسکا مسودہ منشی صاحب موصوف کی وساطت سے معہ زر نقد بطور صلہ کے پہونچا اسقدر عنایت اور کرم بخشی جو مجہہ دور افتادہ کے حال پر ہوی یہ محض خالص فیاضی اور سچی سخاوت تہی ورنہ مین کیا استحقاق رکہتا تہا اگر بیشکشی کتب کے وجہ قرار دیجائی تو مینے بہت رئیسون کو اسطرح سے کتابین بہیجدین تہین مگر جواب تک نلا صلہ تو درکنار رہا فی الجملہ مہاراجہ صاحب کا دم اس زمانہ مین بہت غنیمت تہا مگر افسوس کہ ہم لوگونکی بدقسمتی سے سال گذشتہ مین اونکا انتقال ہو گیا جسکا افسوس اب تک بہت سی انگریزون اور ہندوستانیون کو ہے بیٹا کوئی نہ تہا اس سبب سے جنابہ مہارانی صاحبہ مالک ریاست ہوئین وہ بہی بفضل آلہی بہت سخی اور فیاض ہین چنانچہ اخبارون مین اکثر اونکی سخاوت اور نیکنامی کی خبرین چہپا کرتی ہین مہاراجہ مرحوم کا دیوان ہمنے اول سے آخر تک دیکہا ہے غایت درجہ بہت اچہا دلکش اور دلکشا کلام ہے زبان کیا شیرین پائی تہی کہ قند و نبات مین بہی وہ مزا نہین جو اونکی ادنی ادنے روزمرہ کی باتون مین ہے چنانچہ یہہ چند شعر جو تذکرہ کے لئے منتخب ہو کر یہان درج کیئے گئے ہمارے دعوے کے گواہ ہو سکتے ہین

نام ترا جبکہ طغرای سر عنوان ہوا
تیری صورت دیکھکے لیلے کو ہوگا حجاب
مدام اپنے بغل مین وہ آفتاب رہا
گئے وہ دن جو جنکو پیار کرتے تہے
ادھر پہ پیکر دکہا کر خندہ دندان نما
شکر کرو کہ ہیچ بار رہا مرد جلا یار سے
خم کہلے شیشے کہلے ہر کدیکا در کہلا
شکر آفت جان کو ہی سمجہا
عجب کیا جو نہ دیکھا آنکہ ہم نظارہ و نگہ
کبہی قسمت شکوہ سے لب اپنے نہین واقف

مرتبہ مین عرش سے عالی سر دیوان ہوا
میری صورت دیکھکے مجنون بہت تڑپیگا
ہماری دور مین دور شراب ناب رہا
نہ وہ لے رہے اپنے نہ وہ شباب رہا
دہن نظارہ کو نے موتیون سے بہر دیا
اب تو وہ نام خدا رشک مسیحا ہو گیا
منہ جو ہمپر نہ مضمون خط ساغر کہلا
بہت ڈہونڈا بہت ڈہونڈا نہ پایا
شمع مہرای رہ و نقشہ تیری چمن کا
یہہ ہم ہی ہو رہے بہانہ مگر ہی یاس ملنا انکا

اشعار متفرقات

تیری ہلنا ہی کلاہی جانع ادا کی کہیل ہے
وہ ہم بغل ہے پر شغل مے کباب رہا
نہ جانین کچھ وصل مین ہے لذت
خواب مخمل جن گل انہا تو انکو فرش خار تہا
تو سوار گیا جو ہی ہم ہو نہین تن سے
لو مبارک ہو عاشق ہم ہی بک گئے
گیا صحبت مین جیسے معشوقہ نکے
کیا گیسوت ہی فقط ایکبار گیسو ہی ام نہیں
دہان تنگ کا بوسہ جو مانگا ہمنے کی
پیدا کئین ان ہونٹون نے شیرین بنا لینا

چار عنصر سے مرکب قالب انسان ہوا
رہا جہان مین جب تک نین کا حباب رہا
ہمین لحاظ رہا یار کو حجاب رہا
موت نے تربت مین انکو خاک بستر کر دیا
اللہ رے دماغ عروس بہار کا
ہم صفیران چمن کہتا ہمارا ہو گیا
مزاج اصلاح پہ آیا نہ اسکا
درد سر پیدا ہوا درد کم ہونے لگا
لو کیا یہ نہ بنایا یہ تعالی تہا کہ رنگین کا
بلکہ بستان کو رشک سمرقند کر دیا

جل چکی ہی دم حالی شعلہ رخسار مین | پر دیکھی خاصیتین ہین آہ آتشبار مین | یہ صفا ہوتی نہین سلک در شہوار مین | شب دکھلائی یار کے فراق یار مین

آنکھ نے موتی پروئے آنسوؤن کے تار مین

ابر نیسان ہے یہان مژگان گوہر بار مین | فرق کیونکر ہو سکین معلوم موتی کے ہار مین | یہ نیا رشتہ بنا سلک در شہوار مین | ہین جمع ابر و نیسان ہجر و فراق یار مین

آنکھ نے موتی پروئے تار جسم زار مین

خمسہ غزل میر وزیر علی صبا

کوئی بندہ نہین جناب ای پاک کے | کہدے جا کے پاس اس سفاک کے | منتظر کے دیکھو یہی اس غمناک کے | ہو رہے ہین ظلم ہفت افلاک کے

امتحان مین ایک مشت خاک کے

بھیجے نامے مجھ گریبان چاک کے | راستے طے کر گئے ہفت افلاک کے | کیا بیان ہون وہی فن خوب ناک کے | جابجا جلوے ہین حسن پاک کے

نور کے پتلے ہین پتلے خاک کے

جلوہ افزا نور ہے رخسار کا | رخ کا ہمسر مطلع انوار کا | ہو مقابل منہ ہے کیا گلزار کا | پھوٹ نکلا رنگ جسم یار کا

پھول بوٹے بن گئے پوشاک کے

پوچھ لو راجہ سے ساری اے صبا | جو کہ ہی حالت ہماری اے صبا | رہ گئی ہی آہ و زاری اے صبا | ہین لگے ابر بہاری اے صبا

ڈوبے اپنے دیدہ نمناک کے

راجہ تخلص ابھے راج کشن خلف راجہ بن کشن رئیس کلکتہ صاحب دیوان شاگرد مرزا جان طپش—

گر شب کو نہ تم پاس میری آؤ گے صاحب | تو مجکو سحر تک نہ یہان پاؤ گے صاحب

راجہ تخلص ایک شخص کا ہے جسکا حال معلوم نہین ہوا—

مہر و شب کو آئینے یہان دہوم دہام ہے | بہتر ہزار صبح سی یہ اپنی شام ہے

راحت تخلص بہگونت رای ولد دیندیال باشندہ کاکوری ضلع لکھنؤ شاگرد امانت مثنوی زہرہ بہرام اور نلدمن انکی تصنیفات سے ہین—

چاہ ہو چشمہ ہو دریا ہو تو اسکو روکے | روز چشم تر سی بہتا ہے سمندر زیر پا

راحت تخلص پنڈت کشن لال باشندہ مہترا تحصیلدار ضلع فرخ آباد—

دل کو سامان ہے اسیر و سامانی سے | خوش گذرنے لگی اب جامہ عریانی سے

راحت تخلص رام دیال کایتہ سری باستب شاگرد جوہر رای جواہر سنگہ لکھنوی فارسی اکثر کہتے ہین اور اردو کم مگر کوئی شعر انکا نہین ملا—

راضی تخلص دیوان جانی بہاری لال قوم ناگر برہمن باشندہ شہر آگرہ جو ایک نامی گرامی شخص اس زمانہ مین ہین انہون نے علم عربی فارسی انگریزی اور سنسکرت مین مہارت حاصل ہونے کے بعد عرصہ تک سرکار انگریزی مین

قواعد کی اور پہر ریاست بہرت پور مین نایب وکیل ہوئی اور اب وکیل حاضر باش محکمہ رزیڈنٹی راجپوتانہ ایک عرصہ سے ہین اور اسعرصہ مین ایکدفعہ دیوان ریاست کچہ واقع کا ٹہیاواڑ اور ایکدفعہ مہاراجہ صاحب سجن سنگہ جی والی میواڑ کے اتالیق ہو چکے ہین محکمہ رزیڈنٹی مین اونکا بہت بڑا اثر بسبب قدامت اور لیاقت کی ہے اور اکثر انگریزوں نے اونسے ہندی اور فارسی پڑہی ہی وہ شعر بہی کہتے ہین چنانچہ گلستان کا نظم ترجمہ اردو زبان مین بنام نگارستان فصیح کیا ہے اور اسیطرح انوار سہیلی کو بہی نظم مین لکہا ہے آپ سے میری بہی ملاقات اونسے ہوئی تہی آدمی بہت بزرگ منش اور با علم ہین اور شادی ابتک باوجود گذر جانی سن شباب کے نہین کی ہے اور اپنے مذہب کے بہت پابند ہین مگر افسوس ہے کہ اسوقت اونکا کوئی شعر ہمارے پاس اس تذکرہ مین درج کرنیکو نہین ہے

راقم تخلص بندرابن صاحب دیوان گذرے ہین مگر اونکی سکونت مین اختلاف ہے کہ کوئی تو اونکو دہلی کا باشندہ بتاتے ہین اور کوئی متہرا کا سمجہتے ہین اور اسیطرح اونکی شاگردی مین بہی فرق ہے کہ کوئی تو سودا کا شاگرد کہتے ہین اور کوئی مرزا مظہر کا مگر اسمین شک نہین کہ عمدہ شاعر تہے اور اونکی کلام سے سو برس پہلے ہونا اون کا ظاہر ہے

ہیں بدتر ابہی سے گرین تجہ سے بیگانہ نہ تیرے عشق مین بلبل کو ہی دیکہا	ہے وہ گل کہ ہووے سب کے سب بیگانہ چاک کہ ہے گل کا گلستان مین گریبان دیکہا سنتے تہے ہم جہان مین ایکدم کی بات	یہانتک قبول خاطر کیجیے ترے جفا کا کہتے کیا سو دل بلبل گلون سے آئیو دید مین تو کم از آستین نہین	تا سب کہین کہ راقم رحمت ترے وفا کو اور ادب تہے مین اوسکی بات نہکر

رام پرشاد منشی رام پرشاد قوم کایتہ سکنہ لکہنو مدار المہام نواب محسن الدولہ بہادر رئیس اعظم لکہنو کہ آدمی بہت طباع ذی شعور اور سلیقہ شعار تہے اور ہمیشہ اونکی حسن انتظام امام بارہ حسین آباد کی تعریف اخبار مین دیکہی جاتی تہے تہوڑا عرصہ ہوا کہ دنیا سے عالم آخرت مین چل بسے اور اپنی خوبیون کا ذکر دنیا مین چہوڑ گئے گاہ گاہ فکر سخن بہی کرتے تہے چنانچہ یہہ شعر اونکی نتیجہ طبع روشن سے ہین

ہای اس مہمانسرا سے نہ جانے گہر چلے غور کرکے خوب دیکہا کوئی ہے اپنا نہین	بار عصیان مفت ہم تو اپنے سر پر دہر چلے خواب غفلت مین عبث ہم عمر ضایع کر چلے	اوسکو کہ تہا ہی وہی لکہا ہی جو تقدیر مین رام پرشاد اونکو جنت مین ملا مقام نو	ہر بشر کو چاہیے کچہ کام اچہے کر چلے تشنہ لب جو یہان ہے بہر ساقی کوثر چلے

رام چندر پروفیسر علم ریاضی یہ صاحب قوم کی کایتہ تہے اپنے بہائیون کے بجالت کمال مفلسی خورد سالی مین وارد دہلی ہوئی اونہین دنون مین انگریزون نے انگریزی کا مدرسہ جاری کیا تہا جو رفتہ رفتہ دہلی کالج کہلایا یہ مسٹر ٹیلر صاحب کلان کلکٹر پرسٹ مہتمم مدرسہ کے خدمت مین حاضر ہوئی اونہون نے کچہہ وظیفہ انکا مقرر کر دیا انہون نے تحصیل علم شروع کی خصوص علم ریاضی مین زیادہ محنت کی اور فارسی مدرسہ مین مدرس بہی اسی علم کے مقرر ہوئے اور جبر و مقابلہ و علم مثلث وغیرہ کے کتابین ریاضی کی اردو مین ترجمہ کرکے چہپوائین

جنکے ذریعہ سے عربی فارسی و سنسکرت کے طلبا کو ریاضی پڑہنا نصیب ہوا بعد اسکے انہون نے ایک کتاب انگریزی زبان مین درباب مسائل علم ریاضی ایسے تصنیف فرمائی کہ جسکو لندن کے فاضلون نے بہی تسلیم کیا اور اسکا صلہ جسقدر ملکہ معظمہ کے پیشگاہ سے اکرسر دربار اونکو دہلی مین ملا۔ پہر آپنے تذکرۃ الکاملین اور عجائبات روزگار وغیرہ کئی کتابین لکہین جنسے بہی اونکی معلومات اور تاریخی تحقیق کی تصدیق ہوتی ہے مگر غدر سے پہلے ۱۸۵۱ء مین مذہب آبائی کو چہوڑکر عیسائی ہوگئے اور بعد غدر جب دہلی کالج کا ڈہنگ جما تو ریاضی کے پروفیسر یعنی مدرس اعلے مقرر ہوئے بعد عیسائی ہونے کے اونہون نے کئی کتابین مسلمانی مذہب کے تردید مین مثل اعجاز قرآن وغیرہ تصنیف کین آخر عمر مین مہاراجہ پٹیالہ کے اتالیق ہوئے اور پہر راج مذکور کے سررشتہ تعلیم کی ڈائرکٹری کا عہدہ جسکی تنخواہ دو ہزار روپیہ تہی اونکو ملا اور آخر اسی حیص و بیص مین قریب ۱۸۸۰ء کے اونکا انتقال ہوگیا یہ اپنے وقت کے بڑے نامی گرامی معلم اور فاضل علم ریاضی کے تہے نظم سے شوق بالکل نہین تہا چند شعر تذکرۃ الکاملین کے دیباچہ مین لکہے ہین جنمین سے یہ منتخب ہوئے۔

بلندی وہ خسروان ہی وہی ۔۔۔ انہی بخش شاہنشاہان ہے وہی
گدا کو وہ چاہی تو دے جمشیدی ۔۔۔ ضعیفونکو کردے وہ دم مین قوی

رای تخلص شیو سہای قوم بہاٹ باشندہ لکہنو دلبر رای شیو سنگہ شوق جو فارسی اور اردو مین مہارت رکہتے تہے اور عاشقانہ زیست کرتے تہے اونکی شعر لطافت اور ظرافت سے خالی نہین ہوتے چنانچہ یہ ایک شعر اونکا ہے

دیکہیے شوخی کہ بزم غیر مین کہنے لگا ۔۔۔ رای صاحب بیٹہئے بندہ کا گہر یہ ہی تو ہے

رابط تخلص منشی دیبی پرشاد خلف منشی موہن لال متوفی قوم کایتہ بہٹناگر شاگرد مہدی علی زکی متوطن مراد آباد جواب عدالت دیوانی ضلع مراد آباد مین پیشکار ہین کلام انکا بہی مثل انکے بہائی منشی کنہیا لال ضبط کے سنجیدہ اور بالطافت ہے یہ چند شعر اونہون نے منشی اندرمن صاحب کی وساطت سے درج تذکرہ کے لئے بہیجے تہے سو یہان لکہے جاتے ہین۔

اجل ہے تو نہین آتی اثر ہو سخت جانی کا ۔۔۔ الم کتنیک دکہائین ہائے یار مہربانی کا
دکہاتی ہے نیرنگی کیسی غنچے رنگت ۔۔۔ لباس سادہ پر ہو کاہی ہے زعفرانی کا
نہین دل دیکہی شکل ہے چہپایا کسطرح کوئی ۔۔۔ کہ ہر جا جا بجا ہے اونکی لاف دلستانی کا
نہ پوچہو حال اے رابط حال و غضب مین جان ہے ۔۔۔ برا ہو عشق کا یارب بہلا ہو نوجوانی کا
جو مصرع ایک ہے عشوہ تو غمزہ ایک مصرع ہے ۔۔۔ تمہاری شان مین محبوبی عجب بیت معلی ہے
جہان ہے وہ قصیدہ پر مضامین مجمع باری کا ۔۔۔ ازل مطلع ہے جسکا اور ابد جسکا کہ مقطع ہے
مشاہیر ہین کبہی پر تو ہی مہر نور سپہر فلک ۔۔۔ فلک ہے بالکس رخ پر ادسکی جا بیکا ہر شے

یہ ہی ہین لذتین تو ہی تعین کیا کیا نہ ہونگے ۔۔۔ اگر یاد آئیگا پیری مین عالم نوجوانی کا
نہین وہ ترنگین ہر عضو کو دردیدہ ہے منہ ۔۔۔ ہوا ہے عشق اونکو آپ اپنی نوجوانی کا
اوٹہا کر آنکہہ جو روئی کبہی جنبش نہین کینچے ۔۔۔ رہا دہرکا جیسا ہی کسی کی بدگمانی کا

ایضاً

مقدر آپکی تقریر کیا نظم مرصع ہے ۔۔۔ جو قطعہ ہے تمہارا شعر تو وہ ایک مصرع ہے
تفاوت ہے زمین آسمان کا جوش باطل مین ۔۔۔ کہا ماہ فلک ہے اور کہا ماہ مقنع ہے
مشابہ ہی نگر اوسمین کہان ہے یہ لالہ وہی ۔۔۔ ثریا کیا ہے جو کہ آپکا جوہر مرصع ہے

ادا و عشوہ و ناز و غمزہ ہین چار رکن ابکے — قد موزون جانان ہے عجب برجستہ مصرع سے

اوسکی ہین ہا یہ بیت لفظ و معنی کا رای لطف انکہون سے — معشوق ہے وہ ممدوح زبان عالم مرقع ہے

رباعی

یہہ قول ظہور بیشتر کرتا ہے — اسرار بد رعیان لبیر کرتا ہے

سمجہو تو سخن ہی کیا ہیر سے کہ کم — شاعر کی لیاقت سی خبر کرتا ہے

ایضا

ہر طرح سی آپ تو ستا ئین کیا خوب — ہم شکوہ زبان پر نہ لا ئین کیا خوب

دین گالیان آپ ہم ہنسی ہین تا ہین — اور آپ ہنسی ہین منہہ چہا ئین خوب

شعر

دربدر پہرتے ہین اب جرخ کے ہا تون سے تباہ — گہر سے رکہتے تہے نہ باہر جو کسی کام مین پانو۔

ربط تخلص رائے بالا پرشاد سکنہ حیدرآباد دکن شاگرد فیض۔

بیمار چشم ہون لب جان بخش کے سوا — عیسے کی مجکو چارہ گر ہے نہین نجن

رحمت تخلص پنڈت گنگا پرشاد کشمیری ولد موتی لال باشندہ لکہنو شاگرد سید آغا حسن امانت۔

ہم رند کس طرح نہ دعا دین اٹہا کے ہاتہہ
ملتا ہون غم سے مین کف افسوس اپنے ہاتہہ

دیتا ہے جام ہی کو ساقی بڑہا کے ہاتہہ
چلتے ہین ساتہہ غیر کے جب وہ ملا کے ہاتہہ

انکہون سے اپنے پنجہ خورشید گر گیا
رحمت جو سے ہا تو نہ پہیلاد کس طرح

جس وقت آگئے نظر اوس مہ لقا کے ہاتہہ
دیکہون گلے مین اپنے جو اوس مہ لقا کے ہاتہہ

رخصت تخلص لالہ موہن لال شاگرد دیوان دیا کرشن صاحب ریحان۔

چشم بد دور پر بال نکالی ہے
اسکے پربال نکالی ہین زبانین اپنے

طائر حسن و جوانی کے ہین پر گیسو
کس طرف لیکے چلے سانپ کا لنگر گیسو

میری وارستہ مزاجی سی نہین ہو واقف
تب تری سامنے کس شکل کو لیکر ہوگا

جال ہین لا کے ہین دیکہون جو کیونکر گیسو
سخت حیرت ہی کہان پا گیا تہر گیسو

رسا لالہ اجیاپرشاد داستان گو ولد جندی پرشاد قوم کایتہ خواہرزادہ راجہ جہاؤ لال بہادر باشندہ لکہنو شعر گوئی مین شاگرد نواب مرزا تقی جان ہوس اور داستان گوئی مین شاگرد میر قاسم علے کے ہین اور یہ شعر اونکا ہے —

جان نکلی جیسی چشم سی جب انکہہ لگے — اور بیٹا دکوئی ہجر مین کب انکہہ لگے

رسا تخلص منشی گوکل پرشاد کایتہ کہرے سکنہ کاپنور اول مطبع منشی نولکشور مین مترجم کتب تہے چنانچہ ترجمہ مجمع البحرین اور تاریخ سیر المتاخرین اور عجائب المخلوقات اور سکندر نامہ کا اونسے یادگار ہے اور بعدہ ایک زمانہ مین آپ اخبار کایتہ سماچار لکہنو کے مہتمم تہے اور اب اپنے وطن کاپنور مین ہین اور اپنے زمینداری کے انتظام مین مصروف او نہون نے بندہ کو اپنا تو کوئی کلام عنایت نہین فرمایا مگر دوسرے شاعرون کے احوال اور کلام کے عطا فرمانے سے البتہ اس تذکرہ کی تالیف مین بہت کچہ مدد دی ہے

رسوا تخلص آنند اوتر سنگہ مجہلے صاحبزادے رائے بہاری لعل کے اور چہوٹے بہائی رائے نجات سنگہ کے تہے عربی اور ترکی مین اونکی تصنیفات بہت کچہ ہے بیشتر قصہ کے کتابین دونو زبانون مین لکہی ہین اور ترکی کے قواعد اور محاورات بہی بہت کچہہ قلمبند کئے ہین فارسی مین بہی اونکی نظم و نثر موجود ہے اردو اشعار کم کہتے تہے انکے تین صاحبزادے اب لکہنو مین ہین بڑے تو منشی کشوری لال

سوز تخلص سرشتہ دار انجمن اودہ مین اور منجھلے منشی سیمن لال مترجم محکمہ لفٹنٹ گورنری اور چہوٹے منشی چندن لال کی
مالک مطبع اودہ پریس اور جامع الاحکام مین رسوا کا یہ شعر حضرت جوہر کے لئے کہا ہے۔

فلک کب شیطان ہے خلقت ستانیکے
سو سویا ہوا ہے لڑکون کے ڈرانیکے لئے

رسوا تخلص آفتاب رائے نام ایک جوہری بچہ اسم باسمی محمد شاہ بادشاہ کے عہد مین کوچہ گرد اور بیابان نورد تہا اور ایکدم بغیر شغل شراب کے نہین رہتا تہا جب مرنے لگا تو اپنے حضار بالین سے وصیت کی کہ میری نعش کو شراب سے دہو کے دفن کیجیو تو کہتے ہین اونہون نے بہی ایسا ہی کیا مگر اوسکے کپڑون اور بدن سے ہرگز شراب کی بو نہین آتی تہے۔

کوئی چاہتا نہین ہے کہ انکو بہی ہم نہین
رسوا ہی اس زمانہ مین مجنون ہے کم نہین

وصل مین بیخود رہے اور ہجر مین بیتاب ہو
اس طرح دیوانہ دل کو رسوا کس طرح سمجھائیے

رسوا تخلص پنڈت گنگا پرشاد دہلوی۔

یا الٰہی جلوہ گر ہے پس دیوار کون
پڑ گیا مجھپر بہی کیا سایہ تیرے دیوار کا

آفتاب حشر ہے روز ان سایہ ایک دیوار کا
تہے مجھے ہنگامہ محشر پہ کیا کیا اعتراض

ای پری کوچہ سی تیرے کیون قدم اوٹھتا نہین
حسب تلک وہ کہا نہ تہا عالم تیرے زنار کا

رشید تخلص پنڈت کنور بہادر بن گنیش پرشاد فرخ آبادی شاگرد امداد حسین سفیر۔

سنتے ہین آج وہ تیغ بکف آتا ہے
کون رہ جائیگا قسمت مین شہادت ہوگی

رقم تخلص صاحب رائے ارجمند حکیم سکہانند قوم کایتہ فن طبابت مین وحید العصر تہے اور صناعت شعر مین شاہ نصیر دہلوی سے مستفید تہے چنانچہ یہ شعر اونکا ہے۔

وہ تو شوق سی رخ کے لئے ہاں کیلئے
نہین تیری کہ بوسہ کہان کہا کیے لئے

رند تخلص گنگا پرشاد کشمیری لکہنوی شاگرد جرات۔

دل جکا مین جاکمین او دیلہین ہے تیری عیار
مانتے ہو گر برا عشق کہنے سی تو جان
وہی فغان ہی وہی آہ ہی وہی نالہ

جان مجہسے اسقدر کسنی مکدر کر دیا
ہم تمہین مشہور اپنا چاہنے والا کرین
خدا کے فضل سے اپنا جو حال ہی سو ہی

روتا ہون چپکے چپکے آتا ہے یاد جب دم
دیکہین جو کسیطرف تو رنگ جاتے
نکلا نہ کبہی گہر سے وہ بیرحم در تلک

وہ دیکہنا کسیکا نظرین چرا چرا کر
کیا کہئے اب ایسے بدگمان کو
جو کہتے سی اوسکے مر گئے سر مار مار کے

رند تخلص کہیم نراین کہتری نبیرہ لالہ لچھمی نراین طب مین اچہا دخل رکہتے تہے مہاراجہ ٹکیت رائے لکہنوی کے رفیقون مین تہے اور آخر عمر مین کلکتہ جاکر رہنے لگے تہے اونکا مکان ہوگلی مین تہا اکثر شعر فارسی کہتے تہے اردو کم یہ دو شعر اونکی ہین مولوی حفیظ الدین شہید انکے شاگردون مین سے تہے۔

نالہ طنبور و چنگ ای اہل غفلت تم نہ سنو
گوش زد ہوتی ہے ہر دم یہ نصیحت سازکی

ہے سزا اوسکی کہ سوز و درد شب تا گوشمال
راز دل کے پردہ جو کہدے بلند آواز سے

رنگین تخلص من لعل قوم کایتہ ساکن دہلی اور حال معلوم نہوا یہ شعر اونکا ہے۔

رنگین نہین ہے قطرہ شبنم پہ باغ مین
باد صبا نے ہے سی بہر آیا ایاغ گل

رنگین تخلص رنگین لال کایستہ سکسینہ برادر زادہ منشی خیالی رام صاحب خیالی و شاگرد منشی جواہر سنگھ جوہر شاعر ہے رنگین خیال اور فصیح زبان شاعر ہین فسانہ سنگاسن بتیسی وغیرہ کہہ کئی رسالے انکی نظم کئے ہوئے مطبع اودہ اخبار مین چھپی ہین۔

رونق تخلص لالہ رام سہائی فارسی گو ولد حکیم منالعل راجہ جہاؤلعل کے عزیزون مین تہے باشندہ لکہنو اور شاگرد شیخ ناسخ اونکا ذکر تذکرہ معیار الشعرای ہنود مین ہی لکہا گیا ہے اور یہ اردو شعر یہان لکہے جاتے ہین۔

غصہ مین تیرے سوتے آتی میری لگی	ہے چین جبین شمش جانی میری لگی	صدکے ہون شانہ کیطرح زلف کے غم مین	قاصد یہ آئے کہیو زبانی میری لگی
پانی عرق شرم سی ہوکر نہ بہی کیونا	دیکھے جو حباب اشک فشانی میری لگی	اب تو ہی نہین کہتا ہی فرہاد کا قصہ	رونق ہے وہ مشہور کہانی میری لگی

رونق رای گنگا پرشاد بہادر ڈپٹی کلکٹر ولد بہوانی پرشاد باشندہ بریلی۔

آغاز مین نہ فکر کی انجام کیلئے	چہوڑا خدا کو الفت اصنام کیلئے

ریحان تخلص منشی دیاکرشن لکہنوی کایستہ سری باستو راجہ الفت سلطنت بہادر بخشی الممالک شاہ اودہ کے دیوان توشکخانہ تہے اول شاگرد رام دیال سخن کے ہوئے تہے پہر لالہ موجی رام صاحب موجی استاد مہرگو کی شاگردی مین شعرگوئی کی تکمیل کے بعد وفات اونکی بیشتر صحبت رای جواہر سنگھ جوہر سے رہی حضرت جوہر نے اونکی دیوان کا تاریخی نام باغ ریحان رکہا تہا جو حال مین چہپا ہے ریحان کی زبان بہت صاف اور بول چال نہایت شستہ ہی تصنع نام کو نہین تمام کلام آمد سے بہرا پڑا ہے اونکی غزلین زبان شیرین ہونے کے سبب سے لکہنو کی کسبیان بہت گاتی ہین اور وہ لوگون کو بہت دلپسند ہین اور مشہور ہین مگر افسوس ہے کہ حضرت ریحان باغ جہان مین جل بسے گلشن ہستی مین اب صرف اونکی شیرین بیانی اور نازک خیالی کی خوشبو باقی ہے یہہ چند اشعار اوس باغبان سخن کے نرگستان خیال سے ہین۔

غیرون مین بیٹہہ بیٹہہ کے صدمہ بڑہا دیا	تونے جلا جلا کے کلیجہ پکا دیا
اے زلف یار دل بہی ہی تیری ساتہ قید	مجکو اسی نے دام بلا مین پہنسا دیا
کیون اے زبان کتنے ستم یار نے کئے	پہر نام لیکے تونے میرا دل دکہا دیا
احسان غیر سے ہمین ساقی نہین قبول	آیا غریب سر تو ہما کو اوڑا دیا
اچہی گلون سے اوس رخ رنگین نے جیت لی	سبزہ کو خط سبز نے تیری ہرا دیا
کہل جائیگا کبہی میری تردامنی کا لطف	بس لیجیو چراغ جہنم بجہا دیا
ناحق سوال ہے کس و ناکس کے سامنے	روزی بہی دیگا جسنے دہن اے ہی کہلا دیا
فرہاد تیرے ہمت عالی کو آفرین	جی کہو کے عاشقی کا تماشا دکہا دیا

بیتاب ہوکے آہ جگر سوز کہینچ کر

عاشق شب وصال مین گہبرائے جاتے ہین
ہم صحبتون کے نام نکلوا سمجہاتے ہین
لا ئینگے آفتاب کو وہ اپنی چال مین
مردی وہان گہٹ کے پہکوائے جاتے ہین
آنکہون پہ اختیار ہے اپنا نہ رووَن گا
ہم سے چہپاکے خط کسی بہجوائے جاتے ہین
ہنس ہنس کے دل جلاتے ہین گل ہجر یار مین
تقدیر کس مقام سے لائی کہان مجہے
بوسے اسی طرح سے دئے جائے اگر
ناصح نہین پسند تیری داستان مجہے
اب کہتے ہین جوان مجہے طفلان خورسال
کیونکر ملیگی تیر اجل سے امان مجہے
اتنی کڑی تو ضعف مین جہیلی نہ جائیگی
اور دن کو بہی معاف نہ رکہئے فلان مجہے
کہئے کیا کہینچئے گا اور بڑہا کر گیسو
کہو لدو پہر خدا پہر ہمیں گیسو
شوق بہی بال بنانے کا نہین ہے تجکو
ہوگئے روغن خوشبو سے بہت تر گیسو
طول اتنا بہی نگاہون سے نہین گذرا ہے
دل میرا لپکے ہوئے خوب دلاور گیسو
شانہ کرنے مین ابہی الجہنے ہی لگا کیا تجکو
پہلے ریحان کی طبیعت مین کہین گیسو گہر
کوئی ہمارے تغافل شعار سے کہدو
ہم اور بہی نفسی چند انتظار کرین

ریحان نے ہنسنے والون کو بہی رلا دیا

پہچلے سے جان مرغ سحر کہائی جاتے ہین
جاری ہی اوس نگاہ کی غیرون سے رسم و خط
زلفون کی بال دہو مین سکہلائے جاتے ہین
میری بلائین لیکے وہ کہتے ہین وصل مین
کچہ آپ میری دلکو بہی سمجہائے جاتے ہین
ریحان تمہین خدا کی قسم سچ بیان کرو
پہنک جائے باغ آگ لگے اس بہار مین
اب سب یہ کہتے آئے مین الفت کو چہوڑ دو
ہوا الدنا گوار ہون گالیان مجہے
اب تیرے اختیار مین ہون اپنی مین قبر
تہوڑے دنون مین پیر کہلین کے جوان ہے مجہے
قسمت نصیب بخت مقدر کی خوبیان
ہون ناتوان پہنائے ہو کیون پیرہان مجہے
ریحان فقط تہا دوست مین دشمن ہوئے سبہی
داخل دفع مین کانون کے برابر گیسو
پابند ہے دیجئے تعزیر خطا وار مین یہ
خود بخود ہوگئے پرخم کیونکر گیسو
ایک عاشق کا ہے دل سانپ مین جو پال انکے
پانون تک سر سے چہپائی ہین انہین پیر گیسو
دیکہکے کیون نہ ڈرے یار دم آرائش
مین پریشان ہوا ہو گیا ابتر گیسو

دیگر

چوری سے اونکا سوتے مین تو جو لیلیا
کا ہند کے گہوڑے ہی ان دنون ڈہونڈے جاتے ہین
ظالم کے کوچہ مین نہین گور و کفن کا ذکر
چہوڑو خدا کے واسطے گہبرائے جاتے ہین
ہمکو قسم خدا کے خدا کے رسول کے
کس گلبدن کے واسطے گل کہائے جاتے ہین
کیونکر نہ ہو قفس مین غم آشیان مجہے
مانع ہوا نہ پہلے کوئی مہربان مجہے
جو بات آدمی نہ سنے کیون سنائی
تا وقت مرگ بس جکا آسمان مجہے
ہے خوف مرگ جنبش مژگان یار سے
معشوق اگر ملا بہی تو نا قدردان مجہے
کہتا ہے یار میری طرف دیکہہ دیکہہ کے
جانے دی صحن باغ مین اے باغبان مجہے
دم الجہتا ہی پریشان ہوا جاتا ہون
ظلم عشاق پہ کرتے ہین سراسر گیسو
تیری ٹوپی مین ضرور آئیگا دیباے گل
خال و خط چشم و دہن لب [illegible] اندر گیسو
اتنا اور ون کو بہی [illegible]
سانپ بن جاتے ہین آئینہ کے اندر گیسو
الجہ او انفسے [illegible]

قطعہ لا جواب

کہ آپ ذرہ نوازی جو مہر درکرین
تو باوجود تقاضائی مرگ شدت نزع

رنگیش تخلص بابو منشی دہر خیرآبادی- اور حال معلوم نہین-

راز تخلص لالہ دہنپت راے خلف لالہ شنکر لال برادر زادہ راجہ کندن لال بہادر باشندہ دہلی مقیم لکہنو شاگرد خواجہ وزیر اردو مین صاحب تصانیف بہت ذی لیاقت ذی مروت اور باہمت آدمی تہے-

کیونکہ تمہارے روی صفا تاب لائے دل داغون پہ داغ صدمون پہ صدمے اوٹہائے دل صبح عذار و گیسوی شب گون دکہائے	اسد جہتی صفا کہ پہسلتا ہے پانو دل دیکہین ابہی تو اور کیا کیا اوٹہائے دل صدمے یہ رات دن کے کہان تک اوٹہائے دل	میری طرح کسی پہ نہ آیا جو آئے دل بن گیا میان من جہ پہرین آپ پہ سر	سینہ پہ رکہہ کے ہاتہہ کہو ہائے ہائے دل کیا خوش ہون گر کسی پہ تمہارا آئے دل

راز تخلص منشی منیڈو لال خلف لالہ منیڈے لال باشندہ لکہنو صاحب دیوان ہندی و فارسی شاگرد طوطی رام عاصی اپنے عہد مین بڑے سخنور گذرے ہین اور بہت لوگون نے اونکی استادی سے فایدہ اوٹہایا ہی انکے اشعار فصاحت بہت پرہی بڑہائی جاتی ہے-

خاک لحد کو میری کیا صورت طلا	ہے نزار اوس سے بہی کہ یہ اکسیر پانو مین جسدم دہوان اوٹہا دل پر اضطراب کا	لیلے رنگ جان بہی کسی کہو آئی شتاب گل ہوگیا فلک پہ چراغ آفتاب کا	دورے پہ نین پردہ محمل سے لگی ہے

زاہد تخلص برہمہ چاری پرم آنند جی سکنہ دہلی راقم اثم کے پیر طریقت ہین ایکا باوجود کمال فقیری کے علم سخن مین بہی بہت اچہا دخل ہے مخمس اور مسدس شکل قیدون مین تصنیف فرماتے ہین جیسے مصرعہ کے اول ہی دال ہو اور آخر مین بہی دال ہی آئی اور بعض اوقات دو دو حرفون کی قید ہوتی ہی اونکو کلکتہ کے جگت سیٹہہ نے ایکدفعہ ۳۲ شکل گرہ مصرعہ کے گرہ لگانے مین بائیس روپیہ نذر کئے تہے- مچہلیان دشت مین پیدا ہون ہرن پانی مین- یہ مصرع مہاراج کا یہہ ہی- آہ دریا پہ کردن دشت مین آنسو ڈالون- ۱۲۸۳ھ مین آپ ٹونک مین تشریف فرما تہے میرے آقا صاحبزادہ حامد خان صاحب کے یہان اون دنون پر بنفسہ مشاعرہ ہوا کرتا تہا آپ بہی تشریف لاتے تہے وہان ایک مسخرہ مسلمان بہی کہ جسکا تخلص یار لوگون نے قفس رکہدیا تہا آیا کرتا تہا اور اکثر واہی تباہی اشعار اہل مشاعرہ کو سنایا کرتا تہا اور وہ لوگ اوسکو بنایا کرتے تہے ایکدن مشاعرہ مین اوسنے چند واہیات شعر پڑہے اونمین ایک مہمل مصرعہ یہ بہی تہا کہ- میری پٹیا سے بہتی ہی گنگا یہ آپکے مزاج پر بہت ناگوار گزرا اور اوسیوقت اوٹہکر تشریف لیجانے لگے میر مجلس اور دیگر حضار نے کہ جو سب رئیس زادہ اور عمایداوس ریاست کے تہے بہت منت اور سماجت کے اور شخص مذکور کے بے تکے پن کا عذر کیا مگر آپکے دلمین یہ نفرت اوس بے تہذیبی سی ہوگئی تہی وہ دور نہوئی اور پہر کبہی اوس جلسہ مین باوصف فرط شوق سخن کے تشریف نہ لیگئے مین اوسوقت وہان موجود نہ تہا دوسرے دن جو مجکو یہ حال معلوم ہوا تو مین نے بجواب مصرعہ مذکور کے ایک شعر موزون کیا- مگر چونکہ اس قسم کا کلام سراسر بے تہذیبی مین داخل ہے- اسلئے یہان لکہنا اوسکا قلم انداز کردیا گیا کہ مبادا اہل اسلام پر ناگوار گذرے

مہاراج کا فارسی کلام تو اول جلد مین درج ہوا ہے اور اردو اشعار یہ ہین

تلاشی کیون نہ لی اے صبا بے انا عبث گل	گیا ہے دل تیرے گلزار سے جو بے غبار کا
شبنم ساقی مین جب سبو آیا	شفق آلودہ رنگ جو آیا
چشم بلبل سے یون ہی انسو	گل ٹپکا رہے کہ آب جو آیا
بستی ہی مجکو صاف اوڑا لائے دست مین	جو دلمین بہر تہے نکوے غبار کے
ہوش آیا نہین مجہے اب تک	کیونکہ یک مست کو مین جو آیا

زخمی تخلص راجہ بہادر قوم کایتہ سری باستب سکسنہ کاکوری علاقہ اودہ۔ انکی باپ دادے عہد سلطنت اسلام مین قصبہ مذکور کے قانون گو تہے اور اب یہ صاحب کانپور مین رہتے ہین اور اردو فارسی مین اچہے شعر کہتے ہین ایک غزل بعینہٖ اونہون نے تذکرہ مین درج ہونے کے لیے بہیجی تہی اوس مین سے یہ چند شعر منتخب ہوئے۔

کیا ہوئے نفس پر غالب ہوں انسان ضعیف	کچہہ ہوئے زمدہ جل سکتا نہین ہے کاہ
حاسد کج فہم تیغ رشک سے بسمل ہوئے	مدح خوبان جب نسیم ہوا زخمی رسول اللہ کا
در کتابت مین اوسکے عقل انسان ہیچ ہے	ما عرفنا قول ہے ایدل رسول اللہ کا

ساقی تخلص منشی شنکر لال بن منشی ناتہہ جو پچند قوم کایتہ بہٹ ناگر متوطن سکندرآباد ضلع بلندشہر ساکن حال ضلع سہارنپور پیشکار عدالت فوجداری شاگرد رشید منشی بالمکند صاحب تخلص او سطرف کے نامی شعرائے ہنود سے ہین اور کلام بہی اونکا سستہ و صاف ہے یہ اشعار اپنے خود اونہون نے عنایت فرمائے تہے۔

صید مرغ جان ہوا اپنا دل مضطر ہمت	تیر بیٹہا اوسکا پہلو مین ہمارے ہمت
اب کا عالم ہی تجلی محتسب کے گہر پڑے	اب تو جم کر بیٹہ جا ساقی خم و ساغر ہمت
جا ہی غون رنگ کلین ہین تیرا وقت	ہاتہہ چلجانے کیون فصاد کا نشتر ہمت
تو وہ لیلی ہی کہ ہی مجنون تیرا اسار جہان	مین ہزارون دل الجہے بال ان سے طفل کے

سالک تخلص سالک رام بن دلیپ رای بن بردہی رام کہتری ہانجنے سرہندی۔ سن شعور سے مدرسی کے دستکاری مین مصروف رہی جوانی مین علم کا شوق کرکے کچہہ سواد بہم پہونچایا اسیر بچہ کشن سے خوشنویسی سیکہی مگر ضعف طالع سے سوائے آمار گیری اور سپاہگری کے کوئی بڑا عہدہ نہین ملا آخر اب نابینا اور ضعیف ہوکر خانہ نشین ہین اور منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص کے خبرگیری پر گزارہ کی صورت ہے اونکو عالم جوانی مین ایک کہتری بچہ شمبرداس نامی سے تعشق تہا دہ مرگیا تب اونہون نے یہ شعر کہے تہے۔

میری عرض ہے تم سے والا جناب	شمبر ہو فردوس سے کامیاب
مین بندہ ہون تیرا جو سالک غریب	مرادین کا مجکو بردہی نصیب

سائل تخلص منشی منوہان پرشاد ملازم سرکار مہاراجہ بلرام پور راجیہ تخلص شاگرد آغا حسن میرٹ۔ انکی بہی ایک تاریخ رسالہ گلشن فیض مین درج ہے۔

سبز تخلص منشی لکپت رای ساکن مجہیر پیٹہ ضلع اودہ قوم کایتہ سکسینہ لکہنوی۔

آج قسمت سے میری چمکی شکر ہی خلاق کا	گفتگو کرتی ہین پریان سے اپنا معجز
ای میری قامت دو اصداد کا رکہہ خیال	ہے مزاج یار نازک طفل نادان کی طرح

سیحا نند عرف منالال مہاراجہ درگا پرشاد ناظم میان گنج وصفی پور وغیرہ حضرت عماید لکہنو سے ہین اور اونہون نے تاریخ تالیف

راتاین منشی شنکر دیال صاحب کے بہت اچھی لکھی ہے - اوسمین اونکی چند اور کتابون کا بھی ذکر اگیا ہے لہذا یہ چند شعر اوسکے لکھے جاتے ہین -

سخن کی اوسکو ہی جی سے الفت بیان و معنی سے دلکو فرحت ۔ کنایہ سے ہی عیان تخلص کمال ہر رنگ شاعری ہے
صفائی آب سخن کا جوہر عیان ہے شیرینی زبان سے ۔ کیا ہے اوبدہ مین کام کیسا بڑی طبیعت کی برتری ہے
لکھا تھا جو بالمیک جی نے اوسے کا چھاپا اوتارا اوسنے ۔ لکھا ہنوبان ناٹک ایسا کہ جس سے لنکا مین تھرتھری ہے
اوڑہی نہ کیونکر بسرنگ اون جو اس جب ہر ایک سطر کا ۔ جمایا رنگ گوشائین سارا عجب یہ اربعہ عناصری ہے

سحاب تخلص کنور گوپال سنگہ خلف الصدق راجہ بالگرام قوم مہاجن شاگرد غلام مولی قلق انکی باپ اور اونکی بہائی دیوی سنگہ معزز اہلکار شاہ دہلی کے تہے اور وہین سے راجگی کا خطاب ملا تہا قلعہ معلی کے جو بارہ توڑیان مشہور تہین اونکو اخر وقت مین قلعہ مین گہسنے کی منائی تہی اونمین یہ بہی اتہے مگر دہلی کے معزز رئیسین مین شمار ہوتے تہے ان کنور صاحب نے فارسی تو اپنے مکان پر مثل امیرزادون کے پڑہی پہر اودہ کالج دہلی مین داخل ہوکر کچہہ انگریزی دیکہی غدر کے تباہی کے بعد وکالت کا امتحان دیا چنانچہ اب آپ متوسط درجہ کے وکیلون مین ہین عمر قریب پچاس کے ہوگی انکی شادی دہلی کے ناحی ساہوکار گرد الہ لالہ راجمیداس کی بیٹی سے ہوئی تہی یہ اشعار آپ کے نتیجہ فکر سے ہین -

شمع رو رو کے سر بزم یہ کہتی ہے کہ ہائے ۔ خاک کرتی ہی مری گرمی بازار مجھے
اہی دل رفتہ مگر جان پہ کچہہ آن بنی ۔ چارہ گر اب نظر آتی ہین غودار مجھے

سحر تخلص اجودہیا پرشاد پسر رام دیال دیوان اعتماد الدولہ میر فضل علی خان باشندہ لکھنو شاگرد مقبول الدولہ مرزا مہدی قبول -

تصور کمر یار مین ہین اشک روان ۔ کہ کم ہے کیون جو نہ پڑجائی بال آنکہون مین
بساط فتنہ بچھا ہین جو تیری مردم چشم ۔ تباہین شاطر گردون کو چال آنکہون مین
اسیر دیدہ جانان ہین سب کے طایر دل ۔ نہین یہ نشہ کے ڈوری ہین جال آنکہون مین
منتظر جو آئین گے حورین بہشت مین لیکر گ ۔ پہری گا آپ کا حسن و جمال آنکہون مین

سحر تخلص منشی دیبی پرشاد رئیس بدایون مصنف رسالہ قیافہ -

نہ تو دل اپنا ملا ہمکو نہ دلبر اپنا ۔ نہ تو دلبری یہ قابو نہی لبر اپنا
سینہ اوپر تہا شکم پر تہا اپنے ہی بہت ۔ تہی کمر مل ہی بار ہگئے وبال کی فن

در ذکر صلح

سنکے اہانکو بساختہ یون ہنسی کہا ۔ کیا ہوا خبر ہی کچہ حال تو کہئے دل کا
اس معما کا نتیجہ نہین مجہپر کہلتا ۔ رحم کیون آج میری حال پر ہمکو آیا

آج کیون لطف یہ عتاب ہے مزاج والے	مجہسے کیون صلح کا طالب ہے مزاج عالی		

سحر تخلص منشی دیبی پرشاد سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بداؤن انکا ایک دیوان مسمی بضوابط عشق کہ دوسرا نام اوسکا تحریر عشق بہی ہے نظر سے گزرا اوس سے اونکی کلام کی شوخی اور بول چال کی خوبی ظاہر ہے یہہ چند بند دیوان مذکور کے ہین

لوگ سب دلبر طناز کسی کہتے ہین	عاشق خستہ و جانباز کسی کہتے ہین جانتے ہے کسی محبوب کے کیا ہوتا ہے	ناز کیا چیز ہے انداز کسی کہتے ہین کیون تڑپتے ہین اگر کوئی جلا ہوتا ہے	سو رکہتے ہین کہیے ساز کسی کہتے ہین
لوگ یہ باتین سحر سنکے یہ ہی کہتے تہے	غیرت ہے کہ ابہی آپ بچے ہین اس سے پہر رہینگے نہ کبہی آپ کی ایسی حالت	جب کسی زلف مسلسل مین گرفتار ہوے آپکا دل تو بدل جائیگی تمہاری صورت	ہیئۃ الاول تب آئیگا تمہار آگے

در تعریف معشوق

گل ہے رخسار تو گلبرگ سے لب ہے جانا	تہا دہن غنچہ صراحی تہی گردن تجہا ہمین حسن کا تہا نخل جو وہ دلبر ست	دوش تہی ہوش قیامت ہے توبانو تہی بلا شاخ گل ہے نکل آئے تہی کلائی سرد ست	ہاتہ تہا نام خدا نور کے سانچے مین ڈہلا
ہاتہ کے وصف سی مین کہون کیونکر دستے	کوئی تشبیہ سیر دست نہین ہاتہ آئے	قابل بوسہ تہے ہاتون کی ہتھیلی اوسکے	حسن و خوبی مین تہے انگشت نگار انگلے

سخن تخلص رام دیال ولد پریم سکہہ لکہنوی شاگرد ناسخ فارسی اردو مین مشاق تہے الا قصاید فارسی مین کامل تر اور عدیم النظیر چنانچہ قصاید خاقانی اور انوری کے جواب مین قصاید لاثانی لکہے انکے باپ گہڑی سازی کا پیشہ کرتے تہے مگر انہون نے بذات خود داد سخن دی اور افسوس کہ جوانی مین راہی عالم جاودانی ہوئے - اشعار اردو انکی یہ ہین —

خدا کیواسطے بس اے صنم گلہ دل کا مریض عشق صنم ہون ہوگی شفا مجہے الہی آئی میرے پاس اب وہ جان جہان نہان ہے میری نظر سے وہ غیرت یوسف	کہ تیری آنکہون نے لوٹا ہے قافلہ دلکا دکہاؤن کیا تجہے جراح آبلہ دل کا بہت خراب ہوا ہے معاملہ دل کا تباہ کیون نہو ہمین آہ قافلہ دلکا	مری اب داد رسی نگی قتل ہونے سے آہی کہیو خبر اس غریب بیکس کے وبال جان ہے مجہے ہجر یار مین شیشہ نگاہ یار نے بچا ہے ای سخن دشوار	کریگی یار کی تلوار فیصلہ دل کا پڑا ہے لشکر غم سے مقابلہ دل کا بچا ہے گر مین کہون اوسکو آبلہ دلکا پڑا ہے دشمن جان سے مقابلہ دل کا

کبہی اگر وہ ناز سے اندر چمن کے پانون فرقت مین ہو گئی ہین میری لالہ کہہ سن کے پانون بعد از فنا بہی ہین نہ بچا رنج ہجر سے اوس سرو قد نے رکہے جو بالا سر چمن کے پانون	سب پہول چومین انکی اوس گلبدن کے پانون آنکہون کو تیری دیکہکے بہولی ہین چوکڑی پہیلاؤن کیا مین جبین سے اندر کفن کے پانون اپنا کمال شوق دکہا دے جو ایک بار	اب ضعف سی قدم بہی اوٹہانا محال ہے دہتے نہین ہین دیکہئے ظالم ہرن کے پانون بلبل کیطرح ہو گئے نالان تمام گل سرین لگائے انکہون سے ہرکو چمن کے پانون

	بلبل لبان گل ہمہ تن گوش ہو سخن	رکہون جو نغمہ سنجی کو اندر چمن کے پانون	

سخنور تخلص دیوالی سنگہ خلف رای جسنگہ دہلوی قوم کایتہ بادشاہ دہلی کے سردفتر تہے —

گریان گھی ہین تیرے یہ چشم تر مجھے
طوفان نوح آنے ہے اب پھر نظر مجھے

سرشار تخلص لالہ ملوک چند لکھنوی —

اس سبب سے وہ لیکر چلے خوبوین اگر کے
جون ماہ ستارون مین چلے اتکو اثر کے

سرشار تخلص پنڈت رتن ناتھہ کشمیری لکھنوی جو پہلے مدرسہ لکھیم پور کہیری ضلع اودہ کے مدرس تہے اور چند سال سے مطبع اودہ اخبار مین منشی نول کشور صاحب کے قدردانی سے اڈیٹر ہین آپ کو علم عربی فارسی اور انگریزی مین خوب ملکہ ہے فصاحت تقریر اور ملاحت تحریر مین آج کوئی آپ کا ثانی نہین چنانچہ قصہ آزاد جو ایک عمدہ نمونہ اردو زبان کی انشا پردازی اور عبارت آرائی کا ہے آپ کی لطافت بیان اور سلاست زبان کا شاہد عادل ہے آپ شعر بہی خوب کہتے ہین اور طبیعت آپ نے بہت شوخ اور چلبلی پائی ہے مگر افسوس کہ ہمارے پاس اسوقت کوئی کلام آپ کا موجود نہین ہے کہ جس سے اس تذکرہ کو مشرف کیا جاتا —

سرور تخلص لالہ ٹیک رام ولد حکیم سری کشن لعل مقیم فتح گڈہ نایب سررشتہ دار بند وبست ضلع فرخ آباد —

مطلب کے میری ایک نفرمائی آپنے
باتین شب وصال مین کین اپنی ظلم

سرور تخلص ایک کایتہ صاحب کا ہے جو جی پور مین رہتے ہین مگر نام نہین معلوم ہوا —

تقدیر مین لکہی ہے گدائی تو اپنے
سایہ کوئی گا تو ہہلا مجہپر کہان ہان
قاتل خدا کیواسطے یہ بار سر آدا کر
اوسکو پہر نگی دو شیہ لیکر کہان ہان

سعد تخلص لالہ جوالا ناتھہ قوم کایتہ منیب قانون گو صوبہ اجمیر جو اب بہت دنون سے نایب وکیل ریاست جی پور حاضر باشی محکمہ رزیڈنٹی راجپوتانہ ہین اور میرے والد کے ساتھہ قدیم سے محبت اور حق ہم صحبتی وہم مشاعرہ گی کا رکہتے ہین انکا کلام فارسی اور اردو مین بہت صاف ہوتا ہے اور آدمی بہت باخلق ہین یہ چند شعر اپنے خود اونہون نے مجکو آبو پر واسطے درج تذکرہ کے دے تہے جو خوشی سے یہان درج کئے جاتے ہین —

جہان دیکہہ تیرے ابروی خم گیر عالم
منشی فلک نے بہی تعلم تو ڑکے ہنکا
غرقاب علم ہو گیا شمشیر کا عالم
دیکہا تیری اس خط کی جو تحریر کا عالم
ہی ہاتہ مین اوس شوخ کی دل سعد دیکہو
نقاش قضا دیکہہ نا نقش بدلوا
وہ کون تہا یارب سر بازار کہ جسنے
کیا شیر کی پنجہ مین ہے نخچیر کا عالم
اللہ رے ظالم تیری تصویر کا عالم
تصویر دکہا کر کیا تصویر کا عالم

دیکہو جان مجکو آکے دیکہو
عاشق ہون لیے خدا کے دیکہو
آئینہ ہے تو سرخرو ہو
دیکہو تو پان کہا کے دیکہو

سعید تخلص لالہ کنور بہادر ولد گنگا پرشاد فرخ آبادی —

جوشش وحشت کبہی زندان مین نہ رہنے دیگا
بیڑیان لاکہہ پہنائی کوئی حداد مجہے

سلیم تخلص لالہ مادہو رای عرف منوہر لال باشندہ بہوپال شاگرد منشی جادو رای تسنیم یہہ چند شعر اونکی رسالہ ہمام مطبوعہ کہوپال ۱۲۸۳ھ سے لکہے جاتے ہین اور حال معلوم نہین —

دہی دل و میں کہ شب سے غضب فرقت میری
دم نکلجائے تو مٹ جائے ندامت میری

دیکھیے جب تنگ بہت چرخ نے حالت میری
سایہ جسم بھی تاریکی میں چھپ جاتا ہی

فرقت یار میں جینا بھی پشیمانی ہے
کون کرتا ہے مصیبت میں شراکت میری

روتے ہو خاک اوڑاتے ہو لحد پر بیٹھے
پہلے ہنستے تھے بہت دیکھکے ذلت میری

سماجت تخلص لالہ بخت بہادر خلف منشی بستی دہر بمت متوطن قدیم شہر لکھنو۔

عشق گیسو میں بلا مصحف رخ کا ہو تو
کہلتے بند ہتے بکہرتے ہیں سیفرتی میرا نام

لائے اسلام میں عاشق کو یہ کافر گیسو
کیا ہمیں تنگ کیے لیتے ہیں عنبر گیسو

حوریں کہتے ہیں یہ بہار بتر گیسو کو
ہم سلیمان ہوے صاحب کی انگوٹھی پاکر

سنبل باغ جنان سے بھی بہتر گیسو
آپ کہلائی پری جب سے بنی پر گیسو

ہوگیا مجکو بہی سودا انگراون بالون کا
دلمیں الجھن ہے سماجت تو زنانہ گیسو

شاد تخلص منشی منولال قوم کایتہ ساکن روشنپورہ حال مقیم پٹیالہ کہ وہان مطب کے ذریعہ سے خوش گذران ہین انکی والد مرحوم منشی فوقی رام بھی طبیب حاذق تھے شعر کی اصلاح حکیم مومن خان دہلوی مومن تخلص سے لی یہ شعر اونکا جو منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص نے بھیجا تہا اونکی نازک خیالی اور شیرین معانی پر دال ہے۔

گر ستم پر کسی گالیون پہ منہ کہولا
او رسا سیہ آپ تان و کمر ہنین رکہتے

شاد تخلص منشی کنہیا لال ولد بہت رام کایہہ سکینہ باشندہ اجمیر جو عدالت مین مختار کاری کرتے تہے اور کچھہ مذاق معرفت اور تصوف کا بہی رکہتے تہے آدمی بہت بامزہ اور رنگین مزاج ہی کبہی کبہی شعر بہی موزون کر لیا کرتے تہے دو ایک میرے والد صاحب کو بہی غزل دکہائی تہی سمت ۱۹۲۰ مین اونکا انتقال ہوگیا شادی ہنین کی تہی اور آزادانہ زیست کرتے تہے یہ دو شعر اونکے جو اسوقت یاد تہے بسبیل یادگار درج تذکرہ ہذا کئے گئے اور ایک رسالہ بہی علم تصوف مین اونہون نے بنایا تہا۔

شعر کہنا شاعرونکا کام ہے
یہ تو عاشق مفت مین بدنام ہے

دیکھیے بہت تماشے دنیا کے خیر و شر مین
پائی ہے راہ آخر خورشید و قمر مین

شاد تخلص منشی رام پرشاد شاگرد مولوی محمد مقیم سہارنپوری۔

ہو ہنین شہید ناز جو یک گلعذار کا
بلبل طواف کرتی ہے تیرے مزار کا

ہم قسمتونکو غیر کی دو دوست سے کیا مفاد
او لٹا ہے بحر مین نکلا سے حباب کا

تیری اس بیوفائی پر تو ہم سو جان سے تہے میز
اگر اے بیوفا تو باوفا ہوتا تو کیا ہوتا

شاد تخلص منشی شیو پرشاد شاگرد میر حسین تسکین مرد فہیم و صاحب ذہن سلیم تراکیب سخن دلچسپ اور برجستگی معانی ناخن بدل زن ہے

جاکے قاصد بہی وہان غیرون مین شامل ہوگیا
اور ایک کانٹا نکل آیا میری تقدیر کا

شاد تخلص سکندرآباد کے برہمنون سے کوئی حضرت تہے

اوس لنگ چنپئی کا اثر اجسن مین عکس
چمپا کے پہول لگتے ہین دہانسے ہار مین

شاد تخلص منشی رام پرشاد بریلوی شاگرد شاہ نصیر صاحب دیوان ۔

ابرو کی جب صفت مین یہ فہم رسا لڑا
مصرعہ ہمارا بیت ہلالی سے جا لڑا

شاد تخلص رای دیبی پرشاد باشندہ حیدرآباد دکن شاگرد فیض ۔

شیر پر دیتی ہے شیرین فاتحہ
آج برسی ہے میان فرہاد کی

شاد تخلص منشی ایبلی پرشاد خلف الرشید منشی جواہر سنگہ صاحب جوہر لکہنوی منشی دفتر مہاراجہ بلرامپور یہ حضرت بہی شعر و سخن مین اپنے والد کے قدم بقدم ہین ۔

ہو تیرا احسان اوڑا دو کر ہر یک گل سے کون
ماہ تابان کیطرح مہر درخشان کیطرح

ناتوانی کر دی گر ریگ بیابان کیطرح
عنفیہ ق دش کے جدائی ہوی ہے

دو نور خار انکی رتے مین چمکتے رات دن
گہٹا غم کی سینہ پہ چہائی ہوی ہے

بد بکیئے اوسکو بہی جو بد ہے یا گمراہ ہے
ذرہ جب تحریک مین محتاج اذن اللہ ہے

شاداب تخلص منشی رنگین لال متوطن نواب گنج کانپور بہت عرصہ تک مطبع اودہ اخبار مین خوشنویس رہے اور اب ضلع کانپور کہین انگریزی ملازم ہین ۔

ہین تو ہون خامہ تقدیر سے بڑہ کر گیسو
سیکہے آئینہ سے آئین سکندر گیسو
بیش مژگان کیا ہے تو قیر شعاع آفتاب
روز چمکا تا ہے شمشیر شعاع آفتاب

کچہ بدل دینگے ہمارا نہ مقدر گیسو
سا اپنا چہرہ پر نور سے کچہ سہل نہین
ہے خطا باندہون اگر تیر شعاع آفتاب
دو گز زمین سے ملکہ چڑ آئیگا کیا فلک

رخ روشن سے بنی صاحب کشور گیسو
پہلے دکہلائے تو ایسے مہ انور گیسو
دل دہل جائے نہ کیون تیر فلک کے جور سے
کچہ ہم ہی نے مرینگے کسی دن بخیل سے

شادان تخلص منشی لبا دن لعل قوم کایتہ کہرے میر منشی نواب امیر خان بہادر والی ریاست ٹونک انکا مفصل حال جلد اول مین رقم پذیر خامہ تحقیق ہو چکا ہے یہ بہت ذہین اور ذکی شخص تہے کتاب امیر نامہ جسمین سوانح عمری نواب ممدوح درج ہے ۔ انکی تصنیفات سے ہے اور ایک فارسی مثنوی بہی انہون نے نواب ممدوح کے امیرون کے حالات مین کہی سنہ ۱۲۵۱ ہجری مین نواب وزیر محمد خان بہادر کے حکم سے یہ کلکتہ مین بہی نواب گورنر جنرل بہادر کے پاس گئے تہے اور وہان انکی بہت کچہ تعظیم اور توقیر بوجہ علمی لیاقت و ہوشیاری کے ہوی تہی فارسی شعر تو کہتے ہی تہے مگر اردو بہی کبہی کبہی نظم کر لیتے تہے اور ہندی کے شاعری مین بہی قاصر نہ تہے ایکدن نواب امیر خان نذر باغ کی سیر کر رہے تہے منشی جی بہی آے نواب صاحب نے فرمایا کہ دیکہو گلاب کیسا پہول رہا ہے عرض کیا کہ حضور کے قدمون کی برکت ہے اور فکر کر کے یہہ رباعی فی البدیہہ موزون کی جب نواب صاحب ٹہلتے ہوے انکی طرف آئے تو کہا سنئے ۔

گل گلاب نے خوبی عجب دکہائی ہے
بہار جامہ گلگون مین بجے لئی ہے
جو پوچہو سچ تو یہ ہے برکت قدوم حضور
وگرنہ گل نے یہ خوبی کہان سے پائی ہے

اور ایک مثنوی کہٹملون کی ہجو مین لکہی تہی ۔ یہہ دو شعر اوسمین سے ہین ۔

دکھاؤن کا کیجے گر ارقام ۔ نقطے کاغذ کو کھلتے ہین تمام
کہنلون سے دوات ہی لبریز ۔ رنگ سیاہی کا ہے شنگرف آمیز

شادان تخلص لالہ بیاڈلال کا ہے۔

یون داغ دل مین اس کے رہنے آس پاس ۔ جیسے جڑی ہون جیسے نگینے کے آس پاس

شادان تخلص حاتم عصر مہاراجہ رائے چندولال بہادر سکنہ رائے بریلی توابع لکھنو نائب رئیس حیدرآباد دکن شاگرد شیخ حفیظ الدین و شاہ نصیر دہلی - اپنے عہد مین نہایت فیاض اور سخی ہو گزرے ہین اور اونکی ذات سے ایک عالم کو فیض پہونچا ہے دور دور کے لوگ اونکی سخاوت کا شہرہ سنکر حیدرآباد جاتے تہے اور کامیاب مدعا ہو کر واپس آتے تہے ہمنے سنا ہے کہ مہاراجہ موصوف کا دست کرم پاخانہ مین بہی زرپاشی سے عاری نہین ہوتا تہا اور اسیوجہ سے اونکی پاخانہ مین دونو طرف دیوار مین ایسے ہتے کہ جنمین سے وہ ہاتہ باہر نکالکر سائلون کا سوال پورا کرتے تہے اور انہین فیض بخشیون سے آجتک حیدرآباد کا نام اونکی نام پر مشہور ہے کہ بہت لوگ چندولال کا حیدرآباد کہتے ہین اونکے دربار مین ہندوستان کے بڑے بڑے نامی گرامی شاعر موجود رہتے تہے اور اونکی قدردانی اور فیض رسانی کے عالم مین دہوم ہے غرض یہ مہاراجہ بہت بڑے دیوان باختیار ریاست حیدرآباد دکن کے ہوئے ہین اور اونکی مختاری اس ریاست مین سرکار انگریزی بہادر کے کفالت سے تہے کہ نظام بلا استصواب سرکار کے اونکو عہدہ سے معزول نہین کرسکتا تہا اب اونکی پوتے مہاراجہ نرندر پرشاد بہادر بتنخواہ بارہ ہزار روپیہ ماہانہ ریاست مذکور مین دیوان و پیشکار ہین - یہ مہاراج جیسے جاہ و منصب مین صاحب دیوان تہے ویسی ہی شعر و سخن مین بہی صاحب دیوان گذرے ہین چنانچہ یہ شعر اونکا ہے -

ملا کے گیسوئے دلبر سے سلسلہ دل کا ۔ عجب بکھیڑے مین الجھا معاملہ دل کا
معشوق کے آنے کی شتابی خبر آوے ۔ اللہ کرے دلکی یہ امید بر آوے

شادان تخلص خوشوقت رائے ساکن چاندپور شاگرد حاتم بعض تذکرہ مین شاداب بہی لکہا ہے -

جب تلک ہو کام مژگان سے تو ابرو مت ہلا ۔ تیر کے ہوتے کوئی کہینچے ہے تلوار کو

شادی لعل برادرزادہ پرانی لال کایتہ سری سبب لکہنوی نوجوان عمدہ خاندان اور شاعر بلند خیال تہے مگر افسوس کہ حال مین قضا کی -

شاعر تخلص سہن لال قوم کایتہ سکسینہ ساکن دہلی و لدبخشی سلطان سنگہ علم فارسی سنسکرت انگریزی طبابت علم موسیقی اور طرح طرح کی دستکاریون مین شہرت رکہتے ہین ایک ساز جو سارنگی بجانے کے قانون مین ہے اونکے مخترعات سے ہے اور اونہون نے ایک کتاب نہایت ذخیم اردو فارسی اور ہندی لغات مین خزینہ ہندی نام بنائی ہے یہہ تین شعر جو اونکی بہائی منشی کیول رام صاحب ہوشیار نے بہیجے تہے زیب تذکرہ کئے کئے ہین -

ہمکو شکوہ کچھہ نہین ہے یار اور اغیار کا	ہے لکھا قسمت مین اپنی تو نظر دلدار کا	نبض مجھہ بیمار کی زنہار مت چھو اے طبیب
سب دوا بیمار کی پرہیز ہے بیمار کا	گر قتل تجھہ کو ظالم منظور ہے ہمارا	تو دل ہی زندگی سے رنجور ہے ہمارا

شاگرد تخلص منشی طوطارام ملازم محکمہ راج کوٹہ ـ

اپنے کوچہ سی نہ اٹھوائے میت میرے	ہو نہ گور و کفن جو کرے قسمت میرے	گر گئی گوہر بیان مین تک ہی چل	ہائی کس ناز سے ٹھکرا دے مین تربت میرے

شایان تخلص پنڈت پیم نراین خلف پنڈت رام نراین منصف ہو باشندہ دہلی ـ

	قابل نہین مین دیدہ پرنم کے سامنے	طوفان نوح اگلے زمانہ کی بات ہے	

شایان تخلص منشی طوطارام لکھنوی قوم کایتہ سری باستب خلف الرشید منشی اتمارام بڑے درجہ کے شاعر تھے اور مدت تک متوسل مطبع اودہ اخبار رہے نظم مین اونکو بہت اچہا ملکہ تہا ہمیشہ نئے نئے مضمون باندہتے تہے اور مندرجہ ذیل کتب اونکی تصنیف ہین ـ مہابہارت منظوم ـ قصہ امیر حمزہ منظوم معروف بہ طلسم شایان ـ الف لیلہ منظوم ـ تاریخ ستارہ ہند انکے دادا منسکہ رائے اور پردادا رائے منسارام بڑے نامی شخص تہے اونکا خطاب کالی ڈہال تہا اونکی والد ماجد رائے تلسی رام کو نواب آصف الدولہ بہادر نے رائے کا خطاب مع مہر نگین زمرد کے عطا فرمایا تہا جسپر وہ خطاب کہدا ہوا تہا اور یہ صاحب نواب سعادت علی خان بہادر کے عہد مین عہدہ بخشی گری فوج پر ممتاز رہے تہے ـ حضرت شایان کا انتقال ابہی چند سال بیشتر ہوا ہے اونکا ایک داسوخت بہی چہپا ہے جسکا مطلع یہ ہے ـ

آج کہولے پر پرواز ہے عنقائے قلم	لنگر عرش معلی ہی تہ پائے قلم	جب سیر لوح پڑی دیدہ بینائے قلم	واقف از ہوس چشم تماشائے قلم
	ایک قلم حسن کے مضمون قلم تہا اوپر	قصہ عشق ہی سب زیب قلم تہا اوپر	

مہابہارت منظوم سے جو ۱۲۸۶ ہ مین طبع ہوئی ہے ـ

فن شاعری مین سرفراز ہون	تخلص ہی شایان کی ممتاز ہون	پدر اتمارام عالی وقار	ہر ایک گوہر علم اوسپر نثار
وہ شاہ ہے شیہ تہے بیمثال	کہ حاصل تہا منشی گری مین کمال	زبان عرب سے ہی آگاہ خوب	سمجھتے تہے ترکی کی وہ راہ خوب
شہنشاہ تہا چندر ہاس اوسکا نام	اسی نظم سے ہی وہ رنگین کلام	نہایت عجب دلچسپ ہی داستان	کیا اوسکو ترکی زبان مین بیان
بنائی کتاب ریاض اللغات	نہ چہوڑی کوئی اوسمین مطلب کی بات	وہ کی طبع رنگین نے انشا رقم	گرانا تہا ہے منشیون کے قلم
وہ ہی گوہر نظم کو آب و تاب	ہوئی سلک گوہر خجالت سی آب	شاہی مین بہا کہا مین ہے بہتیان	کہ ہی نایکا بہید کا سب بیان
کتب چند دو ہی وہ موزون کیے	کہ پیدا نے سحر و افسون کیے	محقق تہے بیدانت کے لاکلام	تصوف کی باتین زبان تمام
وہ تشریف جنت کو اب لیگئے	دل شاد کو رنج و غم دے گئے	ملا فصل کا سال ہجری مین رنج	ہزار و دو صد اور منقاد و پنج
پتا جد اعلے کا لکہے قلم	کہ منکہہ سے تہا رائے آخر بہم	زمانے مین ہی جنکے بہرہ نور عین	مہیا اونہین عیش آرام و چین

کرون اطلاع اونکی ہی نام سے
گر تلسی کو پیوند تہا رام سے

میان آصف الدولہ عالیجناب
شجاعت کا چمکا ہوا آفتاب

یہ نواب اوپر سرفراز تہے
وہ سرکار عالی مین ممتاز تہے

نگین منقش عنایت کیا
خطاب اونکو راے کا اعلی دیا

ہوی جب یہ نواب جنت نشین
ہوا لکہنو غم سے اندوہ گین

سعادت علیخان عدالت شعار
ہوی مسند آرا بعز و وقار

یہ ہی راے بخشی بنے فوج کے
ستارے چمکتے رہے اوج کے

جو نواب لائے بنارس سے فیل
روانی مین عزت دہ رود نیل

عنایت کیا پہر دیا یہ وقار
ہوی فیل پر اونکے آگے سوار

مین اوس بحر کا در شہوار ہون
ملی آبرو جو سزاوار ہون

بیان جنگ کرن وارجن

قلم اب کری داستان اختتام
قریب آئی ہی دوسرکی دونکی شام

سحر عمر کی اسگہڑی شام ہے
کرن آفتاب لب بام ہے

ارابہ کرن کا تہا جو زر نگار
ہوا ہی ہی چالاک تر راہوار

جو برگشتہ قسمت کا تارا ہوا
فلک کا یکایک اشارہ ہوا

زمین مین وہ پہیہ کو پکڑا بزور
بڑا پنجہ شیر مین پایے مور

کرن دل مین تہا سخت حیران کار
لگا کہینچنے چرخ کو ایک بار

کمان میں جو ارجن نے رکہا خدنگ
لب گوش تک اوسنے کہینچا خدنگ

کرن نے کہا ای شجاعت پناہ
کہان ہی ہیلا راستی کی یہ راہ

دیا تیر زن نے کرن کو جواب
نہ تہا اوس گہڑی راستی کا حساب

جو فرزند تہا انکا خورد سال
کیا جیہہ جوانون نے ملکر حلال

مگر راستی ہے ہمارا شعار
امان تجہکو دی ای کرن نابکار

کرن نے جو اوسوقت پای امان
نہ کام آئی کچہہ اوسکو تاب و توان

کیا ساتہہ تیرے ہر چند زور
ہوا سخت ناچار مانند مور

عنایت کیا تہا جو برہما نے تیر
نہ تہا اوہ ترکش مین اوسکا نظیر

جو ارجن نے چہوڑا اوسے وقت جنگ
ہوا پشت کے پار وہ ہی خدنگ

ملا کشن نے ہاتہ اوس زخم پر
اوسوقت اچہا ہوا اسر بسر

گرا تہا ارابہ پہ جب تیر زن
جہکا کہینچنے کو اوسے پہر کرن

جو ارجن نے پایا وہ فرصت کا وقت
کہا اب نہین ہے مروت کا وقت

کرن پر لگایا اوسی دم خدنگ
ہوا سرد وہ گرم میدان جنگ

دو بالشت تہا پہن پیکان کا
کیا تیر نے سر کو تن سے جدا

اشعار شایان

ہستی مٹی تو پیرہ دہن یکرنگ ہو گیا
کرتا اگر نشانہ وہ ابرو کمان مجہے

گو عشق نے کمر کے کیا بے نشان مجہے
کچ عقل دی خدا نے بت سادہ لوح کو

ہوتے جہان مین جو ہر تیر مژہ عیان
دیتا ہے بوسہ غیر کو اور گالیان مجہے

وصف کمر سے یار کے شایان گریز ہے
افشا ہو چہپاتا ہے راز نہان مجہے

ساقی نامہ الف لیلا منظوم شایان سی

زمانہ ساقیا ہے بر سر جنگ
نہ رکہہ تو دیدہ سوزن آسی دل تنگ

دو بارہ دی مئ شیرین کا ایک جام
ہون اب مین شکستہ جہت بن تمام

صبوحی دل فساق مین چور
چہلکتے پڑتی ہی ساقی چشم مخمور

پلا دے ہول لگی بیکلی جاہئے
عنایت مجہپر ای ساقی چلی جاہئے

بنی شمشیر خط جام ساقی
نہ رکہا محتسب نے تسمہ باقی

پلا ساقی اوسی دم اوہ کا ایک جام
کری اسدم مسیحائی کا جو کام

جو نکلا خور بیاض صبح بیکر — رقم تہے نسخہ پر نور اوسپر
طبیعت کو دی ہین پہونچی خاسا — یہ دارو راحت انگیزی نہ بناسا
نگہبانی رہی اوس سے سر بزم — نہ اوسکو منہ لگایا کری عزم
ہزاروں دل سی ہوں جسکی خریدار — نہ کہوگے داموں اوسکو لون میں زنہار
مسیحا بن پلا دو چار ساغر — مزاج اپنا ہی جو تہے آسمان پر
کہان تک انتظار آب گلگون — لب ظرف می کا روا ہے ساقیا خون
گلابی نشہ جو آنکھوں میں آئے — تو کیفیت یہ دخت رز دکہائے
شگفتہ بلبلیں ہین شاخ گل پر — گل افشانی سی ہی گلشن معطر
بہرائے شام شمعوں نے دیا ہنس — کہ تہے بیدرد کش صبح بنارس
طبیعت دختر رز سی جلی ہے — فراق یار میں اب بیکلی ہے
پلاوے تازہ ای ساقی کوی جام — کہ ہی آب طرب سے دل کو آرام
پلا ساقی مجہے زر زیر ساغر — لٹا دون میں خزانہ میکدہ پر
جہان ہے اوس شے سے خوب آگاہ — کہ صرف جاہ ہوتی ہی گل جاہ
نہیں ہے ساقیا یہ آب گلفام — اوگلتا ہے لہو شیشہ نہ بہر جام

ہوا مشرق سی پیدا شعلہ طور — شب تسکین ہوی چل یکسر کافور
ہیں گیہوں عیش کش پیر مغان ہوں — نہ آب تلخ کو کیوں زہر سمجھوں
یہ دخت رز ہی معشوق گل اندام — یہ ہرجائی ہوی عالم میں بدنام
بہار یک ہفتہ ہی مہمان ساقی — رہے برسوں تیرے دکان ساقی
تمنا ہے یہی آبی شش و پنج — پلا سہ آتشہ تا دور ہو رنج
عروس فصل گل ہی جو بنو پر — می گلگون سی بہردی جلد ساغر
بہار فصل گل جان چمن ہے — بندہا رنگ عروسان چمن ہے
بڑہی جوبن پہ ہی یہ فصل بہار — اری ساقی ترا ہو فیض جاری
ادہار کہہ ساقیا اب شیشہ و جام — نہیں ہی آب آتش رنگ سی کام
رہی کچہہ دن در میخانہ مسدود — حرم میں دل کریگا یاد معبود
موافق ساقیا ہو دور افلاک — کہ آب تاک کے ہے ابر سی تاک
خرابہ میں خزانہ جو ملا ہے — وہ صرف میکدہ ہو تو بہلا ہے
خبر ہی ہتی کو توال شہر کو آج — کیا ہو جو میخانہ کو تاراج
لب طرمی کی شکستہ مال و پر ہین — لبالب جام اشک چشم تر ہین

نہیں طوفان سے کم ہے کشتی می — تبہ بیڑہ یہان پر نوح کا ہے

شایق تخلص لالہ فتح چند ولد لالہ بستی رام قوم کایتہ سری باستب باشندہ لکہنؤ صاحب دیوان شاگرد امام بخش ناسخ حضرت جوہر لکہتے ہیں کہ اردو کے شاعری میں ناسخ کا کوی شاگرد انسے بڑہکر کم تہا اور ناسخ کے بعد طابق النعل ناسخ ہتے خوش فکری میں اونکو تمام متاخرین پر فوق تہا پر گوی جدت مضامین تازہ خیالی اور فصاحت بلاغت انہیں پر ختم ہتے اور یہہ عالی اور عمدہ مضمونوں کے تلاش میں اوستاد بے نظیر ہوگئے تہے۔

نہ سینہ میں ہی نہ پہلو میں نے کنار میں روح
نہ زور دل پہ ہمارا نہ اختیار میں روح
الہی تیغ خط یار حلق پر پہر جاے
بہت نہال ہوی باغ روزگار میں روح
ہمارے پر ہی الصیاد پہر کے بالش پر مین
سجا ہی یار میں بیٹہے میری غمخوار پہلو میں

ہماری آنکھوں میں ہی تیری انتظار میں روح
بگولا بنکے اوڑیگا غبار مرقد کا
وہ مرگ زیست ہی نکلے اگر بہار میں روح
لقب جو روح ترا ہی یہ اوسکی حجت ہے
کہ تکیہ بیشتر کہتا ہے وہ دلدار پہلو پر
پہرا دن دہوم سے اپنی نوانی میں تیری میت

دل اپنی قبضہ سی باہر ہی اس نگار میں روح
لگی رہی اگر اوس طفل نے سوار میں روح
دماغ دلکو نہ پہونچی گل مراد کے بو
نہ اختیار میں تو ہے نہ اختیار میں روح
میرا پہلو فراق یار میں ہی خانہ ماتم
بٹہائی یار کا گر سایہ دیوار پہلو میں

اوس پریزاد کی جادو ہین مقرر آنکھین
ہین اوس لشان سے چھوٹکی بہتر آنکھین
خوف یہ ہے کہین چبھ جائے نہ خار مژگان
دیکھنا کیا دیدہ ریزی ہے میری تصویر مین

سیکڑون جی سے گئی اوس سے ملا کر آنکھین
یہ سمجھے دیکھہ کر آنکھون مین اوترتا ہے لہو
کیا بچھاون مین تہ پائے سمن بر آنکھین
بادشاہون کے معائب بھی نہین چھپتے کہین

عیب مردم کے جسے دیکھنے کی عادت ہو
سرخ ہوتی ہین تری صورت خنجر آنکھین
صرف کرتا ہون سواد چشم کو تصویر مین
لنگ کہتی ہے اوسے خلق جو تیمور بھی ہو

مہندی ملکر کون نکلا چاہتی ہیکو
سرخ ہو گئے ہین چاند رہتا ہین

شایق تخلص بھاگیرتھ لال شاگرد جناب آشفتہ وارد ضلع علیگڈہ۔

ای صبا وصل کا میرے نہ اوسے دیجیو پیام
بدگمان مجھسے ہے کیا جانے وہ کیا سمجھے
نالۂ گرم مرا آئے اگر جوشون پر
خاور حشر کو ایک ذرہ اوڑتے سمجھے

شایق تخلص شیام لال ساکن متھرا حال معلوم نہین شعر اونکے ہین

میرا مطلب آتا او تمہارا نام ہو جاتا
اگر بوسہ لب شیرین کا دیدیتے تو کیا جاتا
جگر اور دل میرے سو بہانے چلکے دیتے
کہو تو کیا جو اوسکے غم مین جلا جاتا

شور تخلص پنڈت موہن کشن لکھنوی۔

جو طلب تم سے کیا ہم نے دیا تکرار
دل کو دل اور نہ کلیجے کو کلیجا سمجھا

شیر تخلص منشی ہولی پرشاد شاگرد مولوی یوسف علی وجیہہ

رخ و گیسو کا اوسکے تذکرہ صبح و مسا ہوتا
ید بیضا یہ ہوتا اور وہ موسی کی عصا

شعلہ تخلص منشی بنواری لال شاگرد منشی بالمکند بے صبر سکندرآبادی۔

ہے عشق مین ابرو کے جو کاہیدہ تن اپنا
غنچون سے کہو صاف تو کر لین دہن اپنا
کیا کہتے ہین سن سن کے مرے شعر کو شعلہ
پڑتا ہے آدمی کو کام آخر آدمی سے

سایہ تری تلوار کا ہوگا کفن اپنا
سر کھولے ہوئے کرتی ہین پریان مرا ماتم
اعدا کے لئے تیغ ہے گویا سخن اپنا

اوس منہ کی کرین بات ذرا منہ کو تو دیکھین
اندر کا اکہاڑا ہے یہ بیت الحزن اپنا
خیر اب جو چاہو کہہ لو سمجھینگے ہم ابکی مین

شعلہ تخلص امرناتھ کشمیری الاصل و لکھنو نژاد کہ طبع موزون و ذہن رسا رکھتے ہین۔

جان دی شعلہ نے حسن سبز سے پرہیز کر
کیا سمجھکر چرخ نے ہمکو ملایا خاک مین
غم اسیرون کی بھی کچھ ہے اندمال زخم کا

حق مین اس بیمار کے پرہیز کرنا سم ہوا
جلوۂ گلزار ابراہیم آتا ہے نظر
باغبان پھول ایکدور کہدے قفس کے جا بجا

تھے نہ سیماب مہوش طلا زر کے ہم
ای بہار حسن تیرے روئے آتشناک مین

مشفق تخلص منشی لالتا پرشاد خلف بیجے لال قوم کایتھ سکنہ شہر لکھنو محلہ بھوانیگنج علوم فارسی انگریزی سے آگاہ شاعر صاحب دستگاہ خوش فکر تیز طبیعت ہین کلام انکا نہایت دلچسپ فصاحت و بلاغت سے مملو اور اشعار اکثر استعارات و تشبیہات گوناگون و تناسبات لفظی معنوی و حسن بندش سے مرصع ہوتے ہین طبیعت ہمیشہ نئے مضمون کے

پیدا کرنے میں جو سعی رہتی ہے علی ہذا القیاس تاریخ گوئی میں بھی لاثانی ہیں کہ چار مصرعوں میں سو لہ سولہ مادے نکالتے ہیں
فن شعر گوئی میں منشی کنور جیسا صاحب مدہوش و منشی شنکر دیال صاحب فرحت کے شاگرد رشید ہیں و نیز اکثر مقدمات شاعری و نکات
زبان آوری کے تحقیق میں آغا علی شمس صاحب سے فیضیاب چنانچہ مثنوی موسومہ بہار شفق کے دیباچہ میں کہ جو نظم ترجمہ چار درویش کا

بندہ ناچیز ویسے حقیقت سے ہے | فیض مدہوش شمس و فرحت سے ہے

یہہ چند اشعار آپ کی تصنیف سے ہیں یعنی شفق مسبوق الذکر۔

طایر رنگ حنا کا بیٹھ و نہ سکا
مہندی چھوٹی طایر رنگ حنا اڑ گیا
سہرا ہی نہیں سر پر جو میں باندھوں دستار
آنکھہ اوٹھا کر دیکھو کو جب کہا پایا جواب

ہٹی ہاتہ سے تو ہو غایب کف صیاد سے
لال جب پا یا اڑ گیا طوطی بد صیاد سے
ایک سے جو دتو ہی گنبد گردان سر پر
طاقت اوٹھنے کی ہیئت آنی ابہی یا میں

ہو وہ آئینہ جو کبہو دیکھکر کو تشبیہہ
ہمیں جمع ربط ہی شمع مزار سو پیدا
کہولڈالی بند محرم کی سینہ کے سبب
چاندنی سی تو مین نہر روان ماند گیا

دہوکی مین تصویر اپنی کہنچکی بہزاد سے
ہوا کبہی نہ کسی رشتہ دار سے پیدا
گر پڑا ایکا جہان پانی مراد یوا مین
جان دی ہے الغت عکس رخسار مین

شکوہ نسے گڑی مرے اوکہڑی مین شب وصل
ہے حشر کا ہنگام قیامت کی گہڑی ہے
دل وحشی فدا ہی چشم قہر آلودہ جانان ہے
تن خاکی بہا جوش پر اشکو نکا طوفان ہے
کسمصفوت نہین کعبہ سی کم ہے چہرہ جانان
کہ بوسہ سنگ اسود کا بہی ایک فن مسلمان ہے
چاٹ جاتی ہے زبان تیغ نہ سی دلکا دماغ
واسطے اوڑنیکے ہین پر مرغ کو درکار پر
تل یہہ مہر رخکا پر تو خط یہہ سایہ زلف کا

ہی حشر کا ہنگام قیامت کی گہڑی ہے
رخ کعبہ ہے مہدیکا خروج اوسمین سبزہ ہے
غزال اپنا اسیر پنجۂ شیر نیستان ہے
نہین ہے روی روشن بیچ زلفونکی حلقہ مین
اگروان چاہ زمزم ہے تو یان چاہ زنخدان ہے
پاسے مردم کب رکی تیغ نگاہ یار پر
افعی ضحاک کا دہوکا ہی زلف یار پر
چار عنصر یون سنبہالی ہے دل مردہ مرا
دہوپ گر مزدور پر ہے چہانون ہی معمار پر

پرخاش بہت غیر جو دجال کی مانند
ہے حشر کا ہنگام قیامت کی گہڑی ہے
روان ہے آنکھہ کی کشتی مین پتلی نوحکی صورت
ہو ثابت کہ برج سنبلہ مین مہر تابان ہے
صنم کی کعبۂ رخ پر جو تل ہی جوم لی زاہد
کیون ہو کامل جو ناچی سر گہڑی تلوار پر
خط نہین نکلا اوڑ ہی کیا طوطی حسن شباب
جسطرح بوجہہ ایککا بعد فنا ہو چار پر
یوسف دل گر پڑا چاہ زنخدان مین ترے

کیون نہ رو و ن اوسکی غلط ہر کنعانکی طرح

شفق تخلص دولت رام گل فروش باشندہ دہلی سفید ریش مختصر نا خواندہ شاگرد ذوق ہین ہندی کی ٹہمری اور
ٹپہ وغیرہ بہی سب کہتے ہین جنمین بیچ رنگ تخلص کرتے ہین نعیبا رنڈی جو گانے والی مشہور تہی حضرت اوسپر فریفتہ تہے
اوسکی فرمایش سے اکثر چیزین بنایا کرتے تہے اب غدر کے بعد جب رنڈی مذکور نے کسی یار سے نکاح پڑہوا لیا
تو ان عزیز نے بہی ٹہمری ٹپہ کہنا چہوڑ دیا۔

پس مرگ میرے مزار پہ جو دیا کسینے جلا دیا
وہ جو تیرا عاشق زار تہا تہ خاک اوسکو دبا دیا

اوسے آہ دامن باد نی سر شام سے ہی بجہا دیا
پس از مردن بہی گردش ہی زبس اپنے مقدر میں

مجہے دفن کر چکو جس گہڑی تو یہ کہتا اوسکو آ کے
بگولی کیطرح رہتی ہی میری خاک چکر مین

شفق تخلص تلسی رام شاگرد منشی کیول رام ہشیار

تری رخسار مین جو ہی طراوت | گل گلزار مین اتنی کہان ہے
کہون کیونکر قمر عارض کو تیرے | تفاوت از زمین تا آسمان ہے
میری سینہ کی سوزش کا بیان ہے | فلک ہونکا میری اک ہون ہے

شفق منشی رام نراین ساکن شہر کول شاگرد بابو نبسی دہر مخلص تخلص

گردش تقدیر ہی تو سیر گہر کی راہ سے
تہی وصل مین لقفا تکی بات
کسد رجو لب چشم ہین شیرین
رخ پہیر کی ہم سی ہم سخن ہین

پہر گیا کیون لٹا کے اپنی عہد سے پیالکہ
بہولین گی کہہی رات کی بات
پہیکی ہی یہان نبات کی بات
لائی وہ زبان پہ بات کی بات

لائے او سنے سنگر کو پہر گہر پہنچکر
خلوتین چلو تو کچہ کہین ہم
مین لی جب اوسنے بوسہ مانگا
کیا سمجہین گے معنی دہن ہم

طفل اشک اپنی جو مچلی طفل نادانکی طرح
ہی وصل کا فصل ناتکی بات
بولی نہ کہو نکات کی بات
کیجے نہ یہان لغات کی بات

شاکر تخلص رادہا کشن مرادآبادی

دیکہہ تو ای چشم سیل اشک طغیانی مین ہے | گہر سنہال اپنا کہ دیوار مژہ پانی مین ہے

شاکر تخلص ہیم راج پیشکار راجہ پرورمن کشن رئیس مرادآباد ایک قطعہ تاریخ انتقاد دیوان قلق مطبوعہ ۱۲۹۵ہجری کے ساتھ ہیروہ چہپا ہے

شنگرفی تخلص رام سیوک قوم برہمن کان کبج سکنہ ضلع ہونا و ملک اودہ جواب قصبہ بدنیرہ تعلقہ دریاپور ضلع ایلچپور ملک برار مین بعد انجام دینے کارہائے سرشتہ داری و تحصیلداری و اکسٹرا اسسٹنٹی کے خانہ نشین ہین اونہون نے ابتدا مین کیتہی و ناگری اور اگروالی سیکہہ کر فارسی کا علم دس پندرہ برس مین تحصیل کیا پہر انگریزی مرہٹی اور سنسکرت مین بہی استعداد بہم پہونچائی مرہٹی اور ناگری کے علاوہ دو کتابین اردو مین بہی اونکی تصنیفات سے ہین ایک تاریخ دکن اور دوسری سنین مختلفہ جو ایک انگریزی کتاب تواریخ اونیس سو سالہ کا ترجمہ ہے علاوہ اسکے شعر بہی فارسی اور اردو مین کہتے ہین چنانچہ کچہ کچہ نمونہ دو نون زبانونکی کلام کا اونہون نے مجکو بہیجا تہا جسمین سے یہ شعر منتخب ہوے

شنگرفی دیکہتی کیا کیا بہار نکلے | ترا فی طرہ سے شعلہ چنار سے نکلے
فکر جب مصحف رخسار کا ہم کرتے ہین | دمبدم سورہ اخلاص کو دم کرتے ہین

شگفتہ تخلص - بدہ سنگہہ قوم سے لہار ہین انہون نے سخن کا مشورہ بہوری خان سے لیا ہے

پروانہ وار جلکر گو خاک ہوگئے ہم | پر شمع رو نہ چوکا اپنی شرار تو سے

شگفتہ تخلص جیرانی لال کایتہ سکسینہ ساکن محلہ نولیتہ لکہنو خلف رای تو تارام صاحب فکر رسا ہین -

شمسی تخلص لالہ سورج پرشاد ولد چتی لال باشندہ فرخ آباد شاگرد مجذوب آدمی بہت ذی لیاقت معلوم ہوتے ہین شمسی تخلص اپنے نام کے ہم معنی اختیار کیا ہی اونکی طباعی پر دال ہے بہرحال یہ شعر اونکے ہے

واللہ منکران قیامت کیوا نعیم | قایل اگر کیا تو تمہاری ہی چال نے
پہل رسیت کے دیے مجہی کیا اونے | مجکو کیا نہال بت نونہال نے

شمیم تخلص منشی رام سروپ ایک عزیز ان لایق و فایق راقم تذکرہ کے دوستون سے تہے اور افسوس کہ عین جوانی مین

دنیاسے چل بسے یہ قوم سے بہٹ ناگر کایتہ اور اجمیر کے رہنے والے تھے انکی بزرگ جیپور کی سرکار مین نوکر اور علم فارسی وسنسکرت اور جفر و رمل وغیرہ مین ماہر تھے مگر انکی دادا راے دولت رام ابتدا عملداری سرکار انگریزی مین بمقام اجمیر آکر ملازم ہوے اور اخیر مین عرصہ تک نیکنامی کے ساتھ صدر امین اعلی رہے اونکا انتقال قریب ۱۸۵۶ء کے ہوا ہے اونکے اولاد نہ تہی اس سبب سے اونہون نے اپنے بہتیجے برج لال کو متبنی کیا تہا وہ بہی چند سال بعد وفات رایصاحب ممدوح کے فوت ہوے اونکے فرزند رشید منشی رام سروپ وارث ریاست اپنی دادا کی ہوے انکی ولادت سمت ۱۹۰۹ مین دیوالی کے دن بمقام اجمیر ہوئی تہی انہون نی فارسی اپنے مکان پر اور انگریزی سرکاری کالج مین پڑہی اور پہر کچہہ عرصہ تک مدرس رہ کر تہوڑی مدت داروغہ محکمہ کنٹرولر اور محکمہ جدبست بلانی مین ملازم رہکر سررشتہ تعلیم ریاست جودہ پور مین سکنڈ ماسٹر ہوے اور پہر چندروز نورمل اسکول کی ہیڈ ماسٹری بہی کی بعدہ چہوڑکر گہر چلے آئے اور پہر کچہہ عرصہ بعد میواڑ مین جاکر اپنی خسر لالہ عزت رای میر منشی اجنٹی اودے پور کی تعارف سے ڈونگر پور بانسواڑہ کی صاحب سپرنٹنڈنٹ کی میر منشی ہوگئی اور آخر ہین ۱۸۸۱ء مین ایک چہوٹا بچہ اور کم عمر بیوہ چہوڑکر مرض موت سے جان بحق ہوے اس واقعہ کا افسوس تیک ہی یہ مرنے سے چند سال قبل شعر و شاعری کی طرف بہی مایل ہوئی تہی اور ہنگام قیام جودہ پور ایک واسوخت لکہا تہا وہ چہپ گیا ہے اوسکی تاریخ مین نی بہی اونکی کہنے سے لکہہ بہیجی تہی اور چند تاریخی نام بہی نکالے تہے ازانجملہ فیض شمیمی کہ جس سے ۱۲۹۰ ہجری نکلتے ہین اونکو پسند آیا اور وہی اب اوسکا نام ہے اور چند شعر جو اوسکی شکریہ مین لکہی تہے وہ خاتمہ واسوخت پر درج ہین بندہ نے سواے واسوخت کے اور کوئی کلام اونکا نہین دیکہا اور یہہ چند شعر اوسی واسوخت سے منتخب ہین۔

بیکی بات ہی بیان بنا اٹہتا ہی خیال	بال بہی نہین ہوتا ادا ز لفکا ہال	دم الجہتا ہی سر کہنا ہی سو بال	موشگافی ہی یہ بات نکالی دیہال

سر مو فرق نہین کہتا یہ سچ سارا ہے
پیچ اس مو ذیکا وہ قہر ہی جو مار کہے
آتش سینہ یار کا عالم مین ہے اندہیر یا
ایک گوشہ مین تو چلا ہے بصد آہ و فغان
غیرون نے جرخیہ گو تجکو چڑہایا ای ماہ
عین نظارہ ہین مردم سی کری غمزہ گری
یہ وہ بادام ہین دل لینے مین جنپر ہمدلا
ناک گر اکری ہوجاتی تو دم ہین ہمدلا

آتش رخکا یہ اے ماہ دہوان چہایا ہے
سانپ سونگہی اوسی جو زلفکو اوسکی سونگہے
موذی ہی قہر ہی اژدہی قضا ہی یہ بلا
تیری سینہ مین لی سی چہبین تیر مژگان
تیغ ابرو تر ابل سا رانکلے واللہ
کاٹہہ کی پتلی بنی جو اگر ہو نظر سے
پوست کہچواتی ہین ہمغمزو نکا ہر صبح و مسا
کج ادائی نہ چلی تیری ذرا ہی لجندا

بلبلے کیا سانپ ہی جسپر کوی منتر نہ چلی
یہ وہ ناگن ہی کہ اسکا کوی کاٹا نہ بچے
سہم کر جان تری جاے جو وہ دیکہی کمان
ناوک رشک سے بسمل ہو تڑپا رجان
چشم بد دور غضب تکہہ ہی سرخی ہی بہری
سیاہ آتش جو تجکو ہو دیکہین جو وہ شک ہی
آگی اوس ہینی کی خود بیتی ہی تیری بجا
دلسین اندوہ کی نوکین سے چہبہین ہیں لمد

ناک کی رشک سی درزات تو غمناک ہی	خوش جالو سین ذرا بہی نہ تری ناک ہی

شمیم تخلص منشی جیادو رائے باشندہ بہوپال اور حال اونکا معلوم نہین۔

شنکر تخلص ودیا شنکر دہلوی حیدر آباد مین انتقال کیا۔

ان طبیبون سے کچہہ ہوا نہ علاج | عشق کا درد لادوا دیکہا
دیکہہ گریبان بہی وہ ہنستا ہے | غنچۂ گل ہی ابر کا رونا
اثر سے خالی اگر ہے فغان بلبل کا | ہوا ہے چاک گریبان کس لئے گل کا

شور تخلص بابو مدن موہن لال بن چہدامی لال مقیم فتحگڈہ اہلکار قدیم سرکار نواب جعفری بیگم رئیس شمس آباد ضلع فرخ آباد

ہم کو آبادی سے مطلب ہے نہ ویرانی سے | رات دن غم مین پہاڑ کی ہین جانی
ہم کہاتی تری سنگی ہین وہ بیابانی سے | کام شیرین سنگی ہے لیلیٰ کے افسانی سے

شور تخلص لالہ مدن لال قوم کایتہ سکسینہ ساکن سکیٹ ضلع ایٹہ ملازم محکمہ کمسیریٹ شاگرد گلاب سنگہہ مشتاق کی بڑی دوست ہین طبیعت اچہی رکہتی ہین لکہنو والونکی شاعری کو زیادہ پسند کرتی ہین اور شعر بہی اونہین کی طرز پر کہتے ہین مگر صرف ایک ہی شعر اونکا مشتاق صاحب کی بہیجا تہا۔

پہر بہار آئی ہے مجہے ہو دیگا پہر جوش جنون | بہاری بہاری بیڑیان طیار ہی حداد رکہہ

شوق تخلص بہولی لال نام اور حال معلوم نہین۔

کہین مرقد پہ آنکلا ہے بت پیمان شکن میرا | گلے مین ہوگیا زنار ہر تار کفن میرا
کہین وہ شوق بہی آجائی کڈکو مین تماشے کو | مبارک جب مجہی شوق ہو دیوانہ پن میرا

شوق تخلص سوہن لال جو علم موسیقی اور ستار نوازی مین بہی اوستاد ہین۔

گردش چشم دکہاتا نہ کل اندام کہین | ورنہ ٹوٹتی صراحی کہین ساغر کہین جام
عقدۂ دل نہ کہلا ناخن تدبیر کی ساتہ | آخرش کام پڑا پنجۂ تقدیر کی ساتہ

شوق تخلص رای دولت رای ولد رای شیو سنگہہ باشندہ لکہنو محلہ اشرف آباد شاگرد منشی منڈو لال راز

یاد دندان مین جاہے اختر آنکہین | نہار بس پیش نظر اور سر تہ تمکا خیال
آیا کہان نہ بند ہوئین رات دن یہ آنکہین | ہم آتی ہی خورشید سے دن بہر کہین
شوق دیدار از بسکہ ہین مشتاق آنکہین | نہین معلوم کہ طالب دیدار کو آہ
ہان کبہی گہر طرف اور کبہی بام پر آنکہین | خواب کیا چیز ہی لگ جاتی ہیں [illegible]

دیکہہ لی شوق ذرا گلشن عالم کی بہار | بند ہو جائین گی ایک روز مقرر آنکہین

شوق تخلص اندری پرشاد ولد رای شنکر سہای ساکن کہنور ضلع لاہور مقیم دہلی شاگرد مرزا زبان علی بیگ سالک انگریزی و فارسی اور کچہہ سنسکرت بہی دیکہی ہے اور قوم کی کہتری ہین۔

ہو غیر کو جو آفت بسد خانمان ہو تم | ہان تو سدا سے بیکس و بے خانمان ہین ہم

شوق تخلص لالہ جیون رام ولد تن سکہرای ساکن لوٹکہ خوشباش جی پور قوم کایتہ

حیرت کو ہین خدا کی دعوی جہا ہین | سجدہ مین ہان ہکای کوئی سر کہان کہان۔

سینہ تو کیا کہ ہین جگر و دل ہی چاک چاک
کاری ہوا ہی یار کا خنجر کہاں کہاں

شیدا تخلص منشی گوپال کشن سہارنپوری شاگرد مرزا کاظم حسین نادر فرخ آبادی۔

نظارہ سی ستم کر چشم کو اپنے
کم ہوئی ہی پر نہ سیری بیمار کی طاقت

دیکھی دریا دلی تری ساقی
ہمکو قطرہ شراب کا نہ ملا

جستجو سی جہاں مین کیا نہ ملا
مثل عنقا پر آشنا نہ ملا

ہی دہن کی تو بات سی اثبات
پر کمر کا تری پتا نہ ملا

مین کا نیکی سوا آیا نہ کوئی اوسکا دل
اپنی لو پارہ پڑے تو غیر ششدر ہو گیا

شیدا تخلص منشی کشن گوپال۔

یہ شب تار اور بلا کا سامنا اندھیر ہے
یار تم چھوڑا کرو گیسو نہ رخسار رات کو

دنکو تھا دورہ چمن کا دور ساغر رات کو
کوچہ گیسو مین گھیرا ی نہ کیونکر دل مرا

وصل مین اوس بت کی یون کٹتی رہی فصل بہار
طفل نادان یار ڈرجاتا ہی اکثر رات کو

ہجر جانان مین ہوئی چادر کفن کی چاندنی
ماہ تابان بنگیا مرقد کا پتھر رات کو

صادق تخلص پنڈت اسے پرشاد متوطن بریلی۔

کیون نہ برسات مین ہو سبز دوپٹہ کی بہار
رنگ بہتر نہین دنیا مین کوئی دہانی سی

صادق تخلص دوارکا پرشاد خلف لالہ کنور بہادر وکیل عدالت فرخ آباد۔

چشم کوکب کھلی ہے کیون یارب
آسمان کسکی راہ تکتا ہے

صبا تخلص کانجی مل ایک موزون جوان تھے جو فیروز آباد مین پیدا ہوی اور لکھنو مین پرورش پائی علم شعر کو مصحفی سے درست کیا اور مختصر دیوان جمع کرکے عنفوان شباب مین مر گئے۔

ابھی تسکین ہوی ہی ایک ذرا فریاد زاری سے
لگا دل مضطرب ہونی کہ پیر درد جگر اوٹھا

جسکے لیئے دنیا سے سفر ہمنے کیا تھا
چلے دامن اوٹھا کر یہ کہا وس شوخ قاتل نے

اپنے یادونکی صدا مجکو سنا کر یہ گئے
کل جو آئے تھے وہ سنتے کو مرا احوال دل

نے جاتا ہی نامہ آج تو ای نامہ بر کسکا
صبا ہمنے تو ہرگز کچہ نہ دیکھا جذب الفت کا

افسوس وہ آرام عدم مین بھی نہ پایا
کہ یہ مدفن نظر آتا ہی رنگین خون بسمل سے

لب پہ آتا ہے تمہیں رحم اوس قاتل کی کوچہ مین
غلط یہ بات کہتی ہین کہ دلکو راہ ہی دل سے

صبا تخلص مرزا راجہ شنکر ناتھ بہادر خلف مرزا راجہ رام ناتھ بہادر پیشکار سررشتہ نظارت شاہ دہلی شاگرد سعادت یار خان رنگین ایک مرزا منش امیر تھے اور انکے یہان محفل مشاعرہ کی بھی منعقد ہوا کرتی تھی۔

کیا لوچھتے ہو جورہ ستم میری یار کا
دیکھو نہ حال میری دل بیقرار کا

دل جب اوسکی نگہہ مست کا نخچیر ہوا
سرخوش کیفیت بادۂ انگور ہوا

ہونین صدقی تری بہار سیکی
رو رو ڈبیا دہن نہ آسکی

صیم تخلص اجودھیا پرشاد قوم کایتہ خلف چیرا لال باشندہ سکندرہ شاگرد حافظ منعم سررشتہ کمسریٹ کلکتہ سے متعلق ہین شعر بہت جلد کہتے ہین اور صاحب دیوان ہین۔

مارتا ہے مار سر کہاتا ہی سنبل پیچ تاب
پس سکے مین مسر تنوں جو تجہی شنطو ہو
دل مرا فانوس شمع عارض جانانہ ہے

مشک چین نی چین مانی ہو وہ گیسوی دوست
گر ہاء نکہت پیراہن یوسف نہ آتے
طایر فکر و لقصور صورت پروانہ ہے
و یا جاناںکی ڈبیا پہ کبھی تصویر سونی کی

گرد کدورت کہین دل سی تیری دور ہو
کب نہال آرزوی پیر کنعان سبز ہو
کسا ہی اوسکی چہاتی پر سینہ بند زنا ری

صبر تخلص سیتا رام شاگرد شیخ امیر اللہ تسلیم دیوان سرکار نواب مرزا محمد تقی خان بہادر افسر تخلص مولد و مسکن لکہنو شعر اچہا کہتے ہین ۔

دست رنگین سی جو سلجہاتی ہین اگر گیسو
مین نی سلجہاتی بہت یار کے شب بہر گیسو
بوسے آئینہ رخسار کی لیتی ہی مدام
ضد یہ گر کا کل پیچان ہی تو ہت پر گیسو

خون عشاق کا کرتے مین سر اسر گیسو
کی تری لف کی تقلید بہت سنبل نے
واہ رکہتی ہین عجب بخت سکندر گیسو
کیون بناؤن مین تری بگڑی ہوئی بالونکو

کم نہ اولجہن ہوی اوسکی نہ اوسی نبندی
پر بنائی نہ بنے بال برابر گیسو ٭
ایک دل کی لئے دو تو لی کمر باندہی ہے
نہ مزاج دل نازک نہ مقدر گیسو

صبر تخلص گنگا پرشاد دین دیوی سنگہہ برہمن دہلوی شاگرد یوسف علیخان عزیز اصل باشندہ گنجپور ضلع کرنال کی ہین

وصل جانان اگر ہی ناممکن
حسرت دید تو نکل جاے

صفا تخلص شاعر نامور رای منولال قوم کایتہ سکسینہ ولد رای پورنچند برادر خورد رای صاحب رام داروغہ املاک شاہ اودہ واقع دہلی باشندہ لکہنو صاحب دیوان اور عہدہ اخبار نویسی کا اونکی نام تہا منشی ٹینڈو لال زار کے شاگرد اور نواب آصف الدولہ بہادر کے نایب جہاراجہ جہاو لال کی داماد تہی عربی او فارسی مین عالم و فاضل اور اردو و فارسی صاحب دیوان اور اوستادان قدیم سے مرزا سودا و میر درد اور میر تقی کے ہمعصر تہے ۔

چرخ کو کب یہ سلیقہ ہی ستمگاری مین
کیا چلے آگی تری کبک دری کا منہ کیا
لب رنگین کی مقابل ہون سرے یار کبہی
سے نہ ہر آن جنبر لی خبری کا منہ کیا
جب وانع دیکہتا ہون مین سینہ مین جا دوسے دل
وہ چشم و زلف آفت جان ہین بلاے دل
ہم تنگ ہین بہت طبیعت دلکی ہاتہ سے
دل ہے برای الفت و الفت برای دل
میری منہ مین تو اوسکی نام سے پانی بہر آتا ہے

کوی معشوق ہی اس پردہ زنگاری مین
شکر و تل ہین تری لعل لب و خال سیاہ
لعل و یاقوت عقیق جگری کا منہ کیا
خوبصورت جو ہیت حور کو سمجہا ہے صفا
بے اختیار منہ سی نکلتا ہی ہای دل
صورت تمہاری دیکہتی ہین دلمین ہم مدام
وہ تنہا کہی دلیہ تو آرام پاے دل
دیکہا صفا نہ سحر مین اوس سے سوائے غم
مزہ ایسا ہی کیا اوس بوسہ چاہ زنخدان مین

ساتہی تیری جو ہو حور و پری کا منہ کیا
انکی ہم ذائقہ ہو تل شکر کا منہ کیا
تاب غفلت ہی جو ہو حال سہی میر غافل
تو نی دیکہا نہین اوس شکر لب کا منہ کیا
کیونکر نہ اوس سے جان ڈرے دل کو خوف ہو
حاصل ہی مثل آئینہ ہمکو صفاے دل ٭
کیونکر نہ ہم ہتونکی تئین چاہین نا صحا
کوی نہین ایسی دل آشناے دل
میری رو سے لعل اوسکا تو کچہہ ملا قربت ہے

میری حق مین میرا رونا تو یہ باران رحمت ہے　　کیا ہنسی آتی ہی مجکو حضرت انسان پر
فعل بد تو آپ کرتے ہیں لعنت کرین شیطان پر

صغیر تخلص پنڈت لشمبرناتہ دہلوی بن جوالاناتہ مولد لدہیانہ مسکن دہلی۔

کچھ نہ اثر تو بیقرار یکا مقرر ہوگیا　　خوابمین وہ بیچہا بانہ میرے گہر ہوگیا
کس تو قع پر چلیلن کو دہا جانا تو صغیر　　لوگ کہتی ہین کہ بنده ایسے وزن ہو گیا

صمیم تخلص زبدہ فقرای حقیقت شناس سادہو تلسی داس اپنے وقت کی بہت کامل شخص تہی مرزا قادر بخش صابر اپنے تذکرہ گلستان سخن مین لکہتے ہین کہ مرد آزاد مزاج لاوبالی وضع تلسی داس محبت ارباب دنیا سے نفور اور ملازمت فقرای صافی نہاد سے مسرور تہا طب ہندی مین ماہر اور مجربات بیدک کی وسیلہ سے اکثر امراض مزمنہ کی ازالہ پر قادر تہا خصوصًا فلزات کی کشتونکی استعمال مین مہارت تمام اور علاج جذام و وجع مفاصل وغیرہ کی تدبیر مین قدرت بالا کلام رکہتا تہا زبان فارسی سے بقدر ضرورت اگاہ اور کتب ہنود علی الخصوص فن موسیقی کی تو تہیون سی آپ صاحب تہا ستار بجاتا مین ہوش سر سے اور جان تن سے نکال لیتا تہا مین نے اوس کی نغمہ دلنواز کو اپنے کانون سے سنا ہے اور اس کیفیت سی حظ دلخواہ اوٹہایا ہے گاہ گاہ ریختہ کیطرف بہی التفات کرتا تہا چنانچہ یہ شعر اوسکا ہے۔

بہولی بہولی تری صورت نے پڑہی جو کہ مین　　تو تو عیارون کا عیار ستمگر نکلا

ضبط تخلص کنہیا لال خلف موہن لال متوطن مراد آباد قوم کایتہ بہٹناگر متعدد اضلاع متعلقہ ممالک محروسہ سرکار انگریزی مین عہدہ ہای جلیلہ پر مامور رہے بالآخر سر رشتہ داری کلکٹری فرخ آباد سی بہ نیکنامی تمام علیحدہ ہوکر اب خانہ نشین ہین اور چہتر روپیہ ماہواری پنشن پاتے ہین اونکے والد منشی موہن لال تخمینًا ۲۲ برس تک ملازم سرکار انگریزی رہکر سر رشتہ داری فوجداری ضلع بداون سے بوجہ پہوق چند در چند کے مستعفی ہوی اور ۲۴ برس خانہ نشین رہکر راہی عالم بقا ہوے اور خانہ نشینی کے عہد مین بہی بطرح نیکنام اور حکام وقت کے نزدیک با احترام ہے یہ کلام حضرت ضبط کا اونکی بہائی ریط تے جناب مخدومی منشی اندرمن صاحب کے ذریعہ تذکرہ میں درج ہونیکیلیے بہیجا تہا اشعار اونکے بیشک مزہ دار ہوتے ہین۔

وہ کوٹھی پر چڑھے ہے جو چشم بد دور
ہین ایسے ہی تو آپ کی جور و جفا پسند
غیرون سے ارتباط جو تمکو ہوا پسند
لیلے کا کوچہ چھوڑ کی صحرا کیا پسند
انکی رقیبون سی بہر حال کہل گیا
کرتے نہین ہین وصل مگر اقربا پسند
ہودن مرد کام محبت دنیا کی زر سی کیا

اوتارا چاند کو سب کی نظر سے
اوس شوخ حور کا جسے کوچہ ہوا پسند
کر لینگے ہم بہی اور کوئی دلربا پسند
خلوت سی یہ غرض ہی نہ غیر بار پائے
اللہ کو غرور بتون کا ہوا پسند
کیا مال و زر ہی جان بہی دیدینگے ہم اگر
نامرد ہے وہ آسکے جسے یہ طلا پسند

کہتے ہو کر نہ غیر کے ناز و ادا پسند
باغ ارم کی اوسکو نہ آئے فضا پسند
اے قیس اقتضای محبت تو یہہ نہ تہا
کیونکر شب وصال ہو دلکو حیا پسند
آنے سے میرے خوش ہی وہ بیتابی دا آتے
نا آشنا پسند تہو آشنا پسند
شادی سے کام ہی نہ سرو کار عیش سے

کھینی کو بھینی ہین اگرچہ حجام
ہر غسل صحت وینا ہی انکا حمام
جو سجدہ نہین کرتی خدا کو طاعت
یان سر کو جھکا دیتی ہین با عجز تمام

طامع تخلص لالہ ہندو لال حیدرآباد کی معزز ہندو سے ہین اور حافظ شمس الدین فیض کی شاگرد یہ شعرا اونکا منشی درگا پرشاد نادر کے تذکرہ نادر الاذکار سے درج ہوا۔

مت پوچھہ کچھہ حساب یونہی بخشدے مجھے
مجرم تو ہون پہ عفو اسے غرض ہے

طاہر تخلص بابو پنجاب رای خلف منشی جھکن لال مرحوم زمیندار ضلع ترہت متوطن موضع کٹھون پرگنہ پرن ضلع مذکور دیوان سرکار راجہ درگا پرشاد صاحب متخلص بہ شاد وارث جاہداد مہاراجہ رام نراین بہادر موزون تخلص صوبہ دار عظیم آباد پٹنہ

آج کیا ہے کہ پریشانی چہرہ سے ہے چھپا
کیون سراسر نظر آتی ہین ابر گیسو
بال کہولی نہ لب بام تم آو ہرگز
کہین سنجائین اوڑ جانیکو تمہہ گیسو

طاہر تخلص رام پرشاد قوم کہتری باشندہ دہلی مقیم حال گوالیار۔

بار منت سی بہلا کسکا ہین سر بیچا
اسکے سر رہین احسان ہمای ہلی
رشک طوطی قد دلجوی رخ انور خورشید
ماہ نو تہا خم ابروی ہیان ہلی

طرب تخلص گردہاری لال انجہانی باشندہ امروہہ شاگرد قایم صاحب سراپا سخن نی انکا تخلص طراز غلط لکہا ہے

نہ سلجہا شانہ کی ہاتہون تو نہ تقدیر کی
بنٹ کی پیچ پڑا ہی معاملہ دل کا
آہ اوس شوخ کی احوال نہ پوچھا گر
اڑ چکا رو کہہ چکا بیٹہہ بہا دل دیکہا

طرب تخلص منشی گوپال سہای ابن پنڈت برج لال باشندہ مین پوری مقیم فتحگڈہ۔

سوتی نصیبی کو نہ جگایا حضور نے
آئی نہ ایکرات میری خوابگاہ مین

طرب تخلص موتی لال قوم کہتری شاگرد شاہ نصیر جو ابتی اوستاد کی طرز بیانی مین اہتمام بلکہ قدرت تمام رکہتی تہی

ہتین گوندہی ہی جو تی دست مشاطہ نی جانا کی
یہ مشکلین باندہ لی ہین غنچہ وزدیدہ ایمان کی

طرب تخلص دہومی لال زادہ حقیقی راجہ کنول نین قوم کایتہ سکنہ شاہجہان آباد شاگرد شاہ نصیر سخن سنجی مین قدیم مشاق تہی مکان شاہ نصیر مین بلا کسی قوی ضرورت کی کبھی ایسا اتفاق ہوا کہ شب مشاعرہ کو سخنوران شیرین کلام کی ساتہہ ہم ترانہ نہوی ہون یہ اشعار اونکی دیوان سی منتخب ہو کر جو تذکرہ گلستان سخن مین درج ہوی تہی یہان نقل کئے گئے۔

مین ہی کیا تمہاری کوچہ مین دیکہہ کر اوٹہا
یا یا کرد قتل تو جہگڑا ہی یہ چکجاے

جو بشکل نقش پا بیٹھا سو مشکل اوٹہا
ہر روز کا تو جور و ستم اوٹہہ نہین سکتا

جو گرا آنکہوں سی پہر تو نہین ہے سر بلند
ربط مینا و می و ساقی و مطرب طرب ہی

کسنے دیکھا ہے کہ اشک آنکہو سی پہر گر کر اوٹہا
کیا مزا تہا جو میری پاس وہ دلبر ہوتا

تیری مجنون کی گلی مین نالہ آہن گداز
انکرا انکا تو پایلی طوق گردن ہو گیا

طرب تخلص چہتو لال شاگرد رشید ناسخ اور مرثیہ گوی مین تلمیذ میان دلگیر باشندہ لکہنو غایت شہرت سے محتاج بیان نہین۔

طرز تخلص لالہ کنج بہاری لال عرف راجو خلف رای رامدین شاگرد رشید لالہ بنسی دہر ہمت مولد و مسکن لکہنو۔

بل کرین ہل دو دل سینہ یہ کیونکر گیسو
زلف کی طرح کمر اونکی بہی بل کہاتی ہے

موتیو لسنی ہین گوندہی اونکی سر گیسو
پڑ ہی آجاتی ہین جب اونکی کمر گیسو

شوقین عہد کی اللہ رسنوار اونکا
دیکہتی طرز جو ہوا اونکی چمک بالو نبر

آئینہ لیکی بنا یا کئی شب بہر گیسو
آگی سی وہ ہوتی ہین مقرر گیسو

رات گہر اوسکی دیتی ہین کہین جلنی چہوڑ خیر اتنا تو کرو اسکا بہلا تو نہین	تار باہی نگہہ اہل نظر کی ہتی خط عاشقی جو کبہی آتی ملکرتی	یہ تماشا تہا کہ وہ شوخ جدہر جا بیٹہا شمع کی محفل صورت نہین والتہ تہیر	آسکی آپ کے بہر کو وہین کی تہی میری روشن ہی ایک مصرع کہ تہی

عابد تخلص منشی دیبی دیال وکیل کایتہ سکسینہ کہری رئیس قنوج ایک نامی گرامی خاندان کی شمع و چراغ ہین اونکے
بزرگ اکبر بادشاہ کی عہد سے بڑے بڑے درجے اور عہدہ پاتے رہے ہین اور اوسی عہد سے شمس آباد ضلع فرخ آباد مین
سکونت ہوی رای بہاگمل اسم بامسمی یعنی بڑے صاحب اقبال ہوی اونہون نی اپنی عمدہ خدمتون کے صلہ مین
شاہجہان بادشاہ کے حضور سے راجگی کا خطاب اور علاقہ جاگیر حاصل کیا سنہ ۱۰۹۱ ہجری سے قنوج وطن ہوا اونکی
اس خاندان کی ایک شاخ نے لکہنو مین نقل مکان کیا اور شاخ اول قنوج مین رہی اوسمین رائے ہرسدہ رام
اسم بامسمی یعنی بہت مشہور شخص ہوے اونکو بہادر شاہ بادشاہ دہلی نے خدمت مراتب نویسی اور منصب بقدر ذات
عطا فرمایا تہا بعد وفات اونکی اونکے صاحبزادے رای تہال رای نواب صفدر جنگ صفدر علیخان بہادر کی ہمراہ
اودہ مین آئے اور کل سوارون کے داغ تصیحہ کا عہدہ اونکو ملا جو دو تین پشت تک برابر بحال رہا اونکی پوتون مین سے
ایک مجلس رائے تہے جنہون نے اپنی حسن لیاقت اور کارگذاری سے نواب سعادتعلیخان بہادر کی مزاج مین سوخ اور دخل
تمام حاصل کرکے بخشی کل کا عہدہ پایا اور موضع ہجور اضلاع اناؤ اور قنوج مین دو لاکہہ روپیہ سی زیادہ صرف کرکے باغ
سرائے اور مندر اپنے یادگار چہوڑے اونکی صاحبزادے رای بتر جند تہے وہ اپنی باپ سے بڑہکر لائق ہوی اور لکہنو کی بادشاہ
محمد علیشاہ نے اونکی خیر خواہیون سے خوش ہوکر قیام الدولہ بہادر بخشی الملک راجہ بتر جند مستحکم جنگ خطاب اور بخشی گری
کے علاوہ جرنیلی کا عہدہ اور امور سلطنت مین بہت سا دخل اور اختیار اونکو بخشا اور بارہا بہاری بہاری خلعت
اور سرو پا عطا فرمایا ہے یہ صاحب بہت مخیر اور فیاض تہے اور برادر پروری مین اپنے وقت کی حاتم چنانچہ بہت سے
کایتہ صاحب اونکی بدولت سرکار مین نوکر ہوی اور علاوہ اہل قوم کے دوسری قومونکی لائق اشخاص بہی اونکی دستگیری
و مربی گری سے محروم نرہے اونہون نے لکہنو سے پانچ کوس اوتر تالاب پختہ اور بہاری گنج اور باغ اور سرائے اور
مندر بہاماری جی مہادیو جی سنہ ۱۲۵۳ ہجری مین بمقام کنگل گنج پرگنہ قنوج متصل گنگاجی مندر مہادیو جی اور دیوی جی اور
باغ پختہ وغیرہ بصرف تین لاکہہ تیس ہزار تیار کرائے جو اب تک موجود ہیں تالاب بخشی کے نام سے مشہور ہے اونکا انتقال
سنہ ۱۲۹۱ مین بمقام کاشی جی ہوا جہان وہ قصداً آخر وقت مین تشریف لیگئے تہے یہ حضرت شاعر تہے اور دائم تخلص
کرتے تہے صاحب دیوان گذرے مگر انکا کلام ہمکو نہین ملا ورنہ تذکرہ معیار الشعرای ہنود مین درج کیا جاتا عابد اونکی
پوتے ہین اور اونہون نے وقت کا مقتضا دیکہکر پیشہ وکالت اختیار کرلیا ہے شعر بہی کہتے ہین چنانچہ مین نے شیوبرت
ماہاتم پارہتی ماہاتم بہشم ماہاتم بدوس مہاتم سومواری ماہاتم رود راکش ماہاتم کاشی ماہاتم شب برات اور شب چالیسی
یہ تو اردو نظم ہو تہیان اونکی دیکہی ہین جنسے اونکا عقیدہ شیومت مین ہونا بخوبی ثابت ہے اور لطف یہہ ہے

کہ ہر پوتھی کی جدا جدا بحر ہے اور کلام بھی شستہ اور صاف ہے یہ چند شعر او سے انتخاب کئے گئے۔

کاش کاشی کی کشش ہو دمبدم ۔ بس بین شو لیس سن آ جگ گل بھی

مقطع استوتر پوتھی

ہی عابد بندۂ عاصی خدایا کیجئے عفو ۔ بس سکی قابل اتنا گناہ لطف کافی

نہ لسانی ہو معلق ایسی ہر گز جزا فی ۔ یہ بھی ہے التماس عبدہ ہر دم بادل غمگین

مین سترناگت مین سترناگت مین سترناگت مین سترناگت

اور کل تصنیفات عابد کی تفصیل یہہ ہے ۱ عابا ؟ الترکیب رسالہ اضافت منظوم فارسی مین دوم مثنوی زیبا فسانہ نظم اردو مین سوم مثنوی فریاد خلائق اردو مین چہارم شیو پران بہاکہا نظم معہ ٹیکا پنجم شیو رت ماہاتم بہاکا۔ ششم پوتھی جم دوتیا بہاکا و اردو نظم تین قسم کی۔ ہفتم ترجمہ پوستہا کاشی جی درباب تحقیقات پرن قدم کا یتہ۔ ہشتم کتہا ستیہ نارائن بہاکا۔ نہم شیو رت ماہاتم بہاکہا۔ دہم کتہا انت برت ماہاتم بہاکہا نظم۔ یازدہم کتہا ہرتالکا نظم بہاکہا۔ دوازدہم دیوان عابد۔ اور ۹ پوتہیان ترجمہ اردو جو اوپر لکہی گئیں کل ۔ ۲۱ ۔

عاجز تخلص لچھمی نراین برادر منشی دیبی دیال عابد انہون نے اپنی بہائی کی ہر پوتھی پر تاریخ لکہی ہے از انجملہ ایک یہ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کلام آپ کا بہت شستہ اور صاف ہے۔

واہ عابد آپکی طبع روان ۔ واہ عابد آپکی نوک قلم
مثنوی ہے لکہی ایک دو زمین ۔ سچ اگر پوچھو کیا بشک ستم
بہ گلگشت نگاہ ناظرین ۔ رشک جنت ہے جنت کی قسم
اس فصاحت پر مین کہتا بارہا ۔ اس بلاغت پر مین قربان ہر دم
مخزن معنی کہوں یا بحر فیض ۔ وصف میں لکہ سکی جو لکہو کی قلم
جب ہوا عاجز کی دلکو یہ خیال ۔ اسکی سال ختم اپنی یہ قسم
یون کہا ہاتف نی از روی الم ۔ مثنوی ہی یہ گل باغ ارم

عاجز تخلص رای پورنچند کایتہ سکسینہ مالک مطبع تمنای لکہنو محلہ پولیسہ مصنف رامائن اردو۔

ہی کمر بینک تری پرا تبدا سی اتنک ۔ چشم مردم فی نہ دیکہی روح انسانکی طرح

عاجز تخلص رای پورنچند خلف رای چہتن لال خیرآبادی انہون نے اکثر پوتہیان نظم کین مگر کلام انکا پاکیزہ اور زبان

دل کو بوسہ لب ترکا نہین ملتا اے خضر ۔ آب حیوان سے ہے محروم سکندر اتنا

عاجز تخلص لالہ موہن رام اچہانی باشندہ دہلی۔

آگر یا ہی جیسے وہ گلرو باغ دل ۔ تیسے ہوا ہی کیا تر و تازہ و ماغ دل
عاجز کچہہ احتیاج نہین ہی تیر کے ۔ آہی بہا دخون جگر سے ایاغ دل

عاجز تخلص ذرادر سنگہہ قوم کہتری نند رام مخلص کے پوتی مین سے شاگرد شیخ نصیر الدین عزت کی تہی اونہی نام کے برعکس تخلص اختیار کیا اونکی متکبر مزاجی پر دال ہے۔

شب ساکس محنت کو ہجر امین بہا ہے ۔ الٰہی کس کی گرمی روز قیامت یاد آتی ہے
عاشقونکو نہی بیجا نہیں آرام کہین ۔ دل کہین ہے تن کہین جی ہم کہین ہم کس

عاجز تخلص لالہ گردہاری لال قبالہ نویس شاہی باشندہ دہلی قوم کا یتہ ایک مرد معمر مین ۱۸۵۷ء کی دربار قیصری مین

اون سے ملاقات ہوئی تھی بہت باوضع اور مہذب شخص ہیں اور چند کتابیں تصنیف کر چکے ہیں شعر بہت عرصہ سے کہتے ہیں

دل لگا نا کیا کھلی پر دکھانے سہی ہے | تیر کہا نا ہی جگر آر و خدار کا | خوش دا سمجہکے وہ دشمنکو چہکا اپنا چلا | دل ہی آگی ٹہوکر ین کہا نیکو ہیر گیا

عاشق تخلص سمپت لعل ساکن فیض آباد شاگرد بابو بنی دہر رئیس جہانگیر آبادی یہ شعر اونکا رسالہ پیام یار نمبر ۲ مطبوعہ ۵ جولائی

اک نظر اور بھی اوس شوخ کا منہ دکھلا دو | مجہہ سے کہتی ہی دم مرگ یہ حسرت میری

عاشق تخلص پنڈت شام نراین بن پنڈت رام نراین قوم کشمیری متوطن دہلی -

جو بات بات پہ روٹہی علاج کیا اوسکا | کہانتک اوسکو ہر روز ہم منا دین گے

عاشق تخلص منشی عجائب راے -

جس کی عیزون سے لڑ رہی تھی نگاہ | ہمکو اوسکی کٹار نے مارا

عاشق تخلص پنڈت دیارام سابق صدر الصدور بنارس خلف پنڈت روپ چند متوطن دہلی -

عاشق اگرچہ یار نہین تجہسے بولتا | بول اوس سے کسیطرح سبب جہہ کہاڑ کر

عاشق تخلص سدا سکہہ انجہانی اور حال معلوم نہین -

شام سے تا صبح عاشق پس لقول میر آہ | تجہکو بالین پر نہ دیکہا کہولی سو سو بار چشم

عاشق تخلص راجہ منشی بانکی بہاری مقیم فرخ آباد شاگرد مولوی غیاث الدین رامپوری -

لگی ہے حبس سی کہ تاک اپنی دختر زر پر | مدام میکدہ کا ہم خیال رکہتے ہین

عاشق تخلص منشی بہولا ناتہہ پنڈت ولد راجہ گوپی ناتہہ دیوان سرکار محمد الدولہ -

قیس نادان سراسر نظر آیا ہمکو - | جانے دشمن کیون کہیدہ لاکہ تجہکو | عیزوں کی بغلین تو میرے جان ہا گرم | اس نمک سے آنکہوں سے میرے خون بہا گرم

عاشق تخلص رام سکہہ قوم کہتری پہلی غلام حسین تجلی کے شاگرد تھے اور بعدہ شاہ نصیر کے تلمیذ ہوتے -

حسرت زدہ مین دیکہون ہون اوسکے نہ دیکہنے | تصویر جیسے دیکہے تصویر کی طرف

عاشق بہادر تخلص سوتی کرمہ تند صاحب سرستی سیالکوٹی ایک شعر اونکا گلدستہ شعرا میرٹھ نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۶ ع میں درج ہوا

لگا تا ہے تو کیون جراح مرہم میرے زخمو نپر | ابھی یہ داغ کوئی دن اوس کی یادگاری ہین

عاشق تخلص نونگر سنگہہ جو اوستاد سید اکرام علی توانا سکنہ فتحپور ہسوا کی تھے مگر ہمکو کوئی کلام اونکا نہین ملا

عاشق تخلص پنڈت کنہیا لال کو ہلوی انکی والد پنڈت تہا کرداس مدرس اول مدرسہ شاستری شہر ند کو مین

تھے اور یہ خود بھی اکثر عہدہ ہاے سرکاری کا سر انجام کرکے اب ملازم سرکار راجہ مادہو سنگہہ بہادر رئیس گڈہ امیٹھی ضلع سلطانپور کے ہین اور اب تک حسب ذیل کتب تصنیف کر چکے ہین - دیوان عاشق - باغ عاشق مثنوی گل باصنوبر چہ کرد - بحر العروض مالکہ ہند کو مکہ بحر العروض مطول - ترجمہ کتب عہد نامجات - سر گزشت تاریخ بغاوت ہند - ایمین سے چند کتابین

اونکی بہیجی ہوی میری دیکہنے مین بہی آئی ہین اور بیشک عمدہ ہین یہ صاحب بہت بامروت اور صاحب استعداد معلوم ہوتے ہین اور بندہ سے خط و کتابت ہے یہ چند اشعار دستکے دیوان سے منتخب ہوے۔

نہ نا سنگ مقناطیس سے تو پیدا ہو سنگ کا
ہما سے سنگ لگا دل اگر ہو موم تو جا ہر
کون کہتا ہے کہ ہی نکلا وہ بہا مشکل
رشک مسیح کو میرے لاو تو لا ہو شتاب
عشق مین چاک گریبان نہ فقط جیب سے
ابہی پہنتا ہون تا وہ مجہی یہ معشوق
رنگین وا کی یان جو کہا یا تو ملگئے
وقت کی تیرہ شب مین عالم ہی ماہ کا

بنا ہے دل میرا سنگین لگا ہے
کیا داو دشمنی کیا ہو اگر موم آہنہ
عشق مین ہمتی تو مشکل کو ہی آسان دیکہا
خیال ہی دوستو جاو تو جا یہ
کہلتا نسیم سے کیا چاک گریبان
کر رسم نالہ ہی یان با کوئی کا
جتتے ہے نا تو سفید و سیاہ سبز
جیسا ہو جہلملا تا کوی وہ کلہ چراغ

گرفتار دو روزہ ہون تو یہ ہن کیا ہے
فلک کے آہ سلی ہی ہمیشہ بیٹھتا ہے
نفی سے اثبات ہو پیدا ہو کر کلام
ہاتہی شب وصل ہین با جہی چراغ
واہ رے چرخ ستمگر جو ہو وعدہ صبح
نہ کیونکہ توڑین بت چہرہ دل عاشق
تجہے نصیب ہے تشبیہہ چشم محبوبان
صبر اسکندر رومی یہ بت چین اپنا

طریق نالہ آتا ہی مجہی طرز شیون کا
زمین سے چشم گریان سے سمان تا ہی
تمہارا اس کو ہین سمجہا ہے مطلب
بیان کہا نکو نہی بحر مین
دامن صبح کو ہاتھ لگا بگریبان شب
رکا فروغ مین ہین جا نہ خدا کا رواج
عجب نصیب ہین تیرے ہی وہ ونرگس
آئینہ سی ہو انداز ادا سی وقت

عاشق تخلص مہاراجہ کلیان سنگہہ خلف مہاراجہ شتاب رای ناظم صوبہ عظیم آباد قوم کایتہ سکینہ اپنے زمانہ کی مشہور نامی رئیسون سی ہتے اور اونکی والد ماجد مہاراجہ مہتاب رای بہی بڑے لایق فایق حاتم عصر اور رستم ثانی تہے اونکی سوانح عمری بہت کچہہ تواریخ بنگالہ بہار اور ہندوستان مین درج ہین ازانجملہ کسیقدر یہان بہی بنظر یادگاری تاریخ سیر المتاخرین سی اونکا ذکر بطور اختصار کی لکہا جاتا ہے اور وہ یہہ ہی کہ اول یہ حضرت دہلی مین امیر الامرا صمصام الدولہ کے کسی ملازم کی یہان نوکر تہی پہر رفتہ رفتہ اپنی رشد اور کاردانی سے امیر الامرا کے بیٹے صمصام الدولہ کے مدار المہام ہوے اور جب شاہجہان آباد کی امیرون کا حال ابتر ہوا تو حسن سعی سے بادشاہی دیوانی صوبہ عظیم آباد اور قلعداری رہتاس کی سند لیکر عظیم آباد مین گئے وہان نواب ناظم بنگال کیطرف سے مہاراجہ رام نراین صاحب صوبہ تہے اونہون نے اونکو دخل ہنین دیا تب یہ کلکتہ جا کر کرنیل کلایو صاحب سے ملے اور اونکو تحف و ہدایا سے خوش کر کے اپنی کام پر قایم ہوگئے اور پہر سلیقہ اور حسن رسائی سے مہاراجہ رام نراین کو بہی خوش کر لیا اور اپنی بات یہی بنالی کچہہ عرصہ بعد جناب شاہ عالم بادشاہ نے بہار کی اوپر لشکر کشی کی اور مہاراجہ رام نراین کو عظیم آباد مین گہیرا اوسوقت مہاراجہ مہتاب رای بہی کہ اوسوقت خطاب راو سے معزز رہتے لشکر شاہی مین شامل تہے مگر محمد جعفر خان نواب ناظم مرشد آباد کے بیٹے میرن نے انگریزی فوج لاکر بادشاہ کو شکست دی اور بادشاہ نے جب پہاڑون کی راستہ سے مرشد آباد کی اوپر حملہ کرنا چاہا تو محمد جعفر خان میرن نے وہان سے بہی اوسکو ناکام لوٹایا تب بادشاہ نے پہر عظیم آباد پٹنہ کو آ گہیرا اور مہتاب رای کو پچہلی شکست کی نہایت شرم اور غیرت تہی وہ اس دفعہ نہایت سرگرمی سے لڑائی مین مصروف تہی اور اپنے خاصہ تفنگچیونکو آگے بہیج بہیجکر جنگ کرتے تہے لیکن کپتان نکس نے پروان سے کئی کپنیان تلنگہ اور گورہ کی لاکر پہر بادشاہ کی لشکر کو ہٹا دیا اور بادشاہ نے راجہ سندر سنگہہ اور بہرت سنگہہ کی ملک مین قیام کیا اب خادم حسین خان نام ایک شخص نے ہزار فوج سے

عظیم آباد کے اوپر چڑہائی کی کپتان نکس پہر عظیم آباد کے بچانیکو آیا چونکہ راجہ دہنا پرائی انگریزونکی دوستی اور اپنی بہادری کا بہت
کچہہ دم مارا کرتے تہے اور دو سو سوار اور پیادہ دلاور اور چالاک اونکی ہمراہ تہے اس لیے کپتان نے اونکو رفاقت کی تکلیف دی
راو نے بکمال کشادہ پیشانی منظور کیا اور فرمایا کہ مین تیار ہون جب آپ سوار ہونگی ساتہہ چلونگا وہان کی آدمیون نے
راو موصوف سے ہر چند کہا کہ آپ دیوانے ہوگئی ہین جو اس انگریز کے ساتہہ بارہ ہزار سوار سے لڑنے کو جاتے ہو اور یہہ
خود دو تین سو سوار سے زیادہ اپنے پاس نہین رکہتا مگر کچہہ نہین سنا اور کپتان مذکور کے ساتہہ لڑائی پر گئے کپتان نے اپنی
حسن تدبیر اور سپہ گری سے خان اور اوسکی اتنی بہت کچہہ فوج سے وہ مقابلہ کیا کہ غالب آیا اوس موقع پر وہ شجاعت
اور بہادری راو شتاب رائی اور اونکی آدمیون سے ظہور مین آئی کہ خود کپتان فتح کے بعد جب اپنے دوستون اور افسرون سے
ملتا تہا دیر تک صاف صاف ثابت قدمی علو ہمتی اور شجاعت ذاتی راو موصوف کی بیان کرتا تہا فی الجملہ اس لڑائی سے
راو موصوف کی لیاقت اور حقوق خدمت کا نقش انگریزونکی دلمین ایسا جم گیا کہ ہر مقدمہ مین اونکا بہت سا لحاظ اور
ملاحظہ رکہتی تہے بعدہ میجر کرنیک نے حملہ کرکے بادشاہ کو شکست دی اور پہر راو شتاب رائی کو واسطے قرارداد صلح اور
ملاقات کی بادشاہ کی پاس بہیجا مگر بادشاہ نے اپنے کوتہ اندیش خیر خواہونکی صلاح سے صلح قبول نکی اور راو کو
صاف جواب دیا تب وہ وہان سے لوٹتے وقت عرض کی کہ حضرت اس مصالحہ کو خود چاہین گے اور اوسوقت ایسا
موقع اور مفاد حاصل نہوگا کیونکہ ابتو خود صاحبان انگریز صلح کی طالب ہین جسطرح سے کہ بادشاہ کی مرضی ہوگی
عہد و پیمان کی شرطین مقرر ہو جاوینگی اور جب خود بادشاہ کی طرف سے صلح کا پیغام کیا جائیگا تو اوسوقت ظاہر ہے کہ کیا فائدہ
ہوگا اور کیا کام نکلیگا آخر ایسا ہی ہوا کہ چندروز بعد ہی بادشاہ نے راو شتاب رائی کو بلایا اور صلح کی خواہش ظاہر کی اونہون نے
جاکر انگریزونکو اطلاع دی میجر کرنیک جاکر خود بادشاہ کو عظیم آباد مین لایا اور قاسم خان نواب ناظم بنگال سے ملاقات کراکر
۲۴ لاکہہ روپیہ سالانہ بابت خراج تینون صوبہ کی اوسکی اوپر مقرر کئی اس اثنا مین احمد شاہ ابدالی مرہٹونکا استیصال کرکے
ہندوستان کی سلطنت شاہ عالم بادشاہ کے نام مقرر کرگیا اور وہ حسب الطلب نواب شجاع الدولہ ناظم اودہ کے عظیم آباد
سے ہندوستانکو روانہ ہوگئے اور راو مہتاب رائی بدستور اپنے کام پر عظیم آباد مین رہے بعدہ نواب قاسم علی خان نے کونسل کلکتہ
سے اجازت لیکر مہاراجہ رام نراین کو محاسبہ کے بہانہ سے گرفتار کیا اور راو شتاب رائی کی اوپر بہی محصلان شدید تعین
کرکے بہ بہانہ شراکت مہاراجہ موصوف کی کاوش کرنا چاہا مگر راو صاحب لڑنے اور مرنے پر مستعد ہو بیٹہے اور کہلا بہیجا کہ
بشرط سخت گیری کے مجکو اپنی جان دیدینے سے دریغ نہین ہے آخر صاحبان انگریز بہادر نے بلحاظ حقوق رفاقت اور
حسن لیاقت راو صاحب کی اونکو قاسم خانکی شر سے بچاکر اوسکی سرحد سے اوتار دیا اور وہ اودہ مین بذریعہ بینی بہادر
نایب شجاع الدولہ کے پاس جا رہے کچہہ عرصہ بعد ہی سنہ [illegible] ہجری مین قاسم خان انگریزون سے شکست کہا کر بمدد
کمک بادشاہ او شجاع الدولہ کے پاس بنارس مین آیا شجاع الدولہ نے راو صاحب کو بہی اوسکی پاس سوال جواب

کیلئے بہیجا بعد درستی معاملہ کی بادشاہ وزیر اور قاسم خان اور راجہ بلونت سنگہہ والی بنارس باتفاق بندیلوںکو سر کرکے انگریزون سی لڑنیکو گئے اور بکسر مین انگریزی قواعد دان فوجکی برقندازی سی شکست کہاکر واپس آئے اوسوقت بادشاہ تو انگریزون سے ملگیا اور وزیر ہر دو دفعہ مرہٹون وغیرہ کی مدد سے انگریزونکی مقابل ہوکر لڑا اور ہر بار لڑائی ہارکر واپس گیا اس اثنا مین وفتاب رای انگریزونکی پاس تہی بینی بہادر کی تحریک سے واسطے مصالحہ طرفین کے سعی کرتے تہے نواب وہیلونکی ملک مین فوج جمع کرتا تہا اور راجہ کو لکہا تہا کہ یہان تو مین سامان جنگ کرتا ہون اور وہان آپ انگریزون سی سازش رکہین تاکہ دونو صوبون (یعنے اودہ والہ آباد) مین بدستور اپنا عمل رہے اسپر راجہ نے رای وفتاب رای کو لکہکر اپنی خواہش حکام انگریز سے ملنے کی ظاہر کی اور راو صاحب نے میجر کرنیگ کی منظوری لیکر بعزت تمام راجہ کو بلایا اور میجر سی ملاقات کرائی اور بشرط حاضر رہنے کی اونکو اختیار حل وعقد صوبہ اودہ کا دلادیا مگر کچہہ عرصہ بعد جب راجہ نے سنا کہ نواب وزیر فوج لیکر انگریزونسی کرنے آتا ہے تو جسطرح ہوسکا لکہنو پہونچکر اوس سے جا ملے اسپر راو وفتاب رای نے میجر کرنیگ سے کہا کہ راجہ چلا گیا اور مین اوسکا ضامن تہا اگر اس مقدمہ مین صاحبان کونسل آپ سے جواب پوچہین تو مین حاضر ہون جوابدہی کرونگا اور آپ کی اوپر کچہہ الزام نہ آنے دونگا صاحب راو کی صفائی سے بہت خوش ہوے راو نی اس سے کچہہ پہلے بنارس کے راجہ بلونت سنگہہ کو بہی انگریزونسی ملاکر اوسکی دلالت سی چنار کا قلعہ انگریزونکو فتح کرادیا تہا اور چونکہ اب راجہ بینی بہادر کے چلے جانیسے انگریزونکو شجاع الدولہ کی ملک کا بندوبست کرنا ضرور ہوگیا تہا اسلئے انگریزون نے راو وفتاب رای کو ہی اوسکا اختیار دیکر بہیجا اور راو صاحب نے راجہ بلونت سنگہہ کی ضمانت سے دونون صوبونمین جابجا عامل اور حاکم مقرر کرکے بخوبی اپنا عمل کرلیا گو کہ وہان پچاس برس سے شجاع الدولہ اور اوسکے باپ کی جمی ہوی عملداری تہی مورخ لکہتا ہے کہ یہ ادنی کارگزاری اونکی تہی بعدہ نواح کوڑہ مین پہر انگریز اور وزیر کا مقابلہ ہوا اور پہر شکست وزیر اور اوسکی مددگار مرہٹون کو نصیب ہوی اس معرکہ مین ایکدفعہ راو وفتاب رای تہوڑے آدمیو سے مرہٹو مین گہر گئے تہے قریب تہا کہ مارے جائین اوسوقت اونہون نے بڑی بہادری کی اور اپنے ہاتہہ سے خوب تلوار چلائی اور اوسمین اپنی آبرو رکہہ لی آخر انگریزی فوج اونکی مدد کو پہونچی مورخ لکہتا ہے حق آنست کہ راو وفتاب رای واکثر صفات حمیدہ داشت ودر ہمعصران ممتاز بود اب یہ پہلے وزیر کی معاون ہوی اور احمد خان بنگش والی فرخ آباد کو انگریزونکی ساتہہ صلح کرلینے کی صلاح دیکر انگریزون سی ملا اور راو وفتاب رای طرفین کے سفیر ہوی اگرچہ وہ دونوکو ہی راضی رکہنا چاہتی تہے لیکن شجاع الدولہ کی عزت کا خیال اونکو زیادہ تر تہا کیونکہ پہلی راجہ بینی بہادر کی ساتہہ اونکی سرکار مین ملازم رہ چکی تہی اور اسوجہ سی دوست اور دشمن نے اونکو تحسین وآفرین کی آخر صلح ہوکر یہ بات قرار پائی کہ شجاع الدولہ پچاس لاکہہ روپیہ فوج خرچ کے سرکار انگریز کو دی صوبہ اودہ مین اوسکا عمل رہے اور شاہ عالم بادشاہ الہ آباد مین رہین اور راجہ بلونت سنگہہ انگریز کی حمایت مین وزیر کی اطاعت کرے بعد اس صلح کے ہر ایک اپنی اپنی جگہہ کو گئے مگر راو وفتاب رای کی خدمت تینون فریق یعنی بادشاہ وزیر اور انگریزون نے ہی منظور رکہی اور تینون ہی ہر باب مین اونسی صلاح لیتے تہے اور اونکی وسیلی سی کام لیتے تہے

بلکہ وزیر نے جو رقوم جواہر بعوض فوج خرچ انگریزونکی پاس رہن کی اوسمین بہی راوصاحب کی معرفت تہی اور چنار گڈہ کا قلعہ
بہی اونکی حوالہ ہوا اور شجاع الدولہ نے بہی بنظر مصلحت وقت ایک لاکہہ اور کئی ہزار روپیہ کی جاگیر نواح عظیم گڈہ دہونپور مین اونکو
دی اور انگریزون نے بہی بہت کچہہ عنایت اور تواضع اونکی کی خصوصًا میجر کرنیک نے جو اوسوقت سپہ سالار انگریزی فوج کے تہے اور
اونکو مثل مہاراجہ رام نراین کے نائب ناظم صوبہ بہار کا کیا۔ کچہہ عرصہ بعد لارڈ کلایو نے کلکتہ سی الہ آباد مین آکر بادشاہ سے تینون
صوبہ بنگالہ بہار اور اوڈیسہ کی دیوانی کمپنی کیواسطی حاصل کی اور چوبیس لاکہہ روپیہ خراجکا بادشاہ کیلئے اون صوبونکی اوپر مقرر
ہوا اوس عہد وپیمان مین بہی راجہ شتاب رای اور مہاراجہ رام نراین کے بہائی دہیرج نراین شریک تہی لارڈ کا یہ ارادہ تہا کہ راجہ
شتاب رای کو معزول کرکے اونکی جگہہ مرزا کاظم خان کو مقرر کرے لیکن بہ نظر حسن سلیقہ وطلاقت لسان کہنہ رسی اور حقوق
دیرینہ خدمتونکی ایسے حقدار کو محروم کرنا نہ چاہا بلکہ منظور نظر کرکے مرزا کاظم کو جواب دیدیا اوسوقت راجہ دہیرج نراین نے بنظر
اپنی استحقاق کی نیابت صوبہ عظیم آباد کی درخواست پیش کی لارڈ صاحب نے کلکتہ مین جاکر وہان نیابت صوبہ کا نو
دہیرج نراین کے نام بہیجدیا اور راجہ شتاب رای کو بنظر اونکی لیاقتونکی اپنے پاس بلوالیا وہ بڑے کروفر کے ساتہہ کلکتہ کو
گئے اور وہان ایک سخت بیماری اونکو لاحق ہوی لارڈ صاحب نے ایک ڈاکٹر کو اونکی معالجہ کیلئے مامور فرمایا ڈاکٹر نے وہ
اعجاز عیسوی دکہلائی کہ تہوڑی دنونمین وہ مرض مہلک زایل ہوگیا اور راجہ نے دو ہزار روپیہ ڈاکٹر کو انعام دئے
بعد شفا پانیکے خطاب مہاراجگی وبہادری اضافہ منصب پنجہزاری سے مشرف ہوی پانچہزار روپیہ کا ماہانہ ذاتی علاوہ اون جاگیرونکے
جو عظیم آباد مین تہین اور چہبیس ہزار روپیہ ماہانہ واسطے اخراجات نظامت کے مقرر ہوا اور راجہ دہیرج نراین وصاحبان کوٹہی
عظیم آباد کے شاملات مین کام کرنے اور تینون صوبونکے ناظم سیف الدولہ کی مہر پاس رکہنے کے منصب ترقی ہوی اور جب
مہاراجہ شتاب رای پیشگاہ نواب گورنر جنرل بہادر سے معزز ومحترم ہوکر عظیم آباد مین واپس آئے تو راجہ دہیرج نراین اونکی
شراکت سے دل تنگ ہوے اور مہاراجہ نے بنظر امانت ودانائی واسطے انصرام معاملات وانفصال مقدمات کے ایک ایسے
مقام کی خاص کرنیکی فکر کرکے کہ جو نہ تو اونکا گہر ہو اور نہ راجہ کا بادشاہی قلعہ کو تجویز کیا اور یہ بات قرار دی کہ صاحب کلان وقت
مقررہ پر وہان آکر کرسی پر اجلاس کرے اور کرسی کے روبرو ایک بڑی لمبی چوڑی مسند بچہائی جاوے جسکے اوپر ایکطرف تو راجہ
بیٹہیں اور دوسری طرف مہاراجہ اور دو بڑے تکیے دونوکے پیچہے رکہنے تہے اور سارے کاغذ دونونکی دستخط سے مزین ہوکر
جاری ہوتے تہے مگر دونومین اتفاق نہ تہا مہاراجہ کارسازی وحسن سلوک مین راجہ سے ممتاز تہے اور راجہ برعکس اسکے
لہذا لارڈ صاحب نے اس نااتفاقی کو ناپسند کرکے راجہ کو معزول کردیا مہاراجہ اکیلے نائب عظیم آباد رہے۔

ماہ محرم سنہ ہجری مین لارڈ کلایو صاحب نے مع مہاراجہ شتاب رای کے مقام چہپرا مین نزول کرکے شجاع الدولہ سے
ملاقات کی اور راجہ بلونت سنگہہ والی بنارس کی صفائی حسب مرضی شجاع الدولہ سے کرادی مہاراجہ شتاب رای نے
نیابت صوبہ بہار مین وہ اقتدار بہم پہونچایا کہ عظیم آباد کی کوٹہی کا بڑا صاحب کوئی کام بغیر اونکی صلاح کے نہین کرتا تہا اور صاحبان

کونسل کلکتہ بھی اونکی اوپر اعتماد کلی سب کہتے تھے - کچھہ عرصہ بعد مہاراجہ شتاب رای نے بادشاہ سے اپنے واسطے خطاب
ممتاز الملک مہاراجہ شتاب رای بہادر منصور جنگ کا اور ماہی مراتب منگوایا اور منل رئیسون کی آرام اور احتشام کے
ساتہہ رہنے لگے اس عرصہ مین انگریزون نے طریقہ ملکداری اور کاغذات دیوانی دفتر تحصیل وغیرہ مروجہ ملک ہندوستان سے
واقفیت حاصل کرکے واسطے انسداد خیانت و تعدی اعمال حکام معینہ کے تینون صوبون کو چہہ حصون مین
منقسم کیا اور ہر ضلع مین علحدہ کونسل مقرر کرکے ہندوستانیونکو بڑے بڑے عہدون سے معزول کردیا لیکن مہاراجہ
شتاب رای بدستور عظیم آباد مین نائب سے گو تین انگریز اونکی کام مین شامل ہو گئی اور جبتک ان چارون کی رای کا
اتفاق نہو جاتا تہا کوئی حکم صادر نہوتا تہا مگر بعد ایکمدت کی جب نئے انگریز تینون کی جگہہ آتے تو اونکی اور مہاراجہ کے
درمیان صحبت برآ نہوتی اور اونہون نے بہت چاہا کہ مہاراجہ کو علحدہ کردین لیکن مہاراجہ کی پختہ مغزی ہوشیاری
حسن تقریر اور خوض و تامل کے ساتہہ کام کرنے اور کسی خیانت مین آلودہ نہونے سے اونکا ارادہ تمام نہوا بلکہ اونہون
نے ممنون احسان اور معتقد اخلاق ہوکر صفائی کرلی مگر چار پانچ برس بعد انگریزون نے ہندوستانیونکی شراکت
اپنی کاروبار مین مناسب دیکہہ کر مہاراجہ کی معزولی کے لئے ایک حیلہ نکالا اور صاحبکلان کوٹھی عظیم آباد کو لکھہ کر
مہاراجہ کو حراست مین کلکتہ بلوایا وہان مہاراجہ نے حسن تقریر اور فہم و فراست سے ایسا سوال و جواب کیا کہ کوئی قصور
اونکی ذمہ لاحق نہین ہوا اور صاحبان انگریز بالخصوص مسٹر ہسٹنگ بہادر گورنر جنرل نے اونکو بعد عذر خواہی دلاسا دیکر
بکمال جاہ و احتشام روانہ عظیم آباد فرمایا مہاراجہ بعد مدت بلائے گرفتاری اور قید فرنگ سے نجات پاکر عظیم آباد مین آئے
گو صاحبان انگریز بہادر نے اوسوقت اونکو خلاع فاخرہ اور فیل و جواہر عنایت کرکے بہت سی استمالت کی تہی
لیکن مہاراجہ گہر پہونچنے کے بعد نہایت گلہ مند اور شاکی رہتے تہے اور مورخ لکہتا ہے کہ بیشک حق بجانب خود داشت کہ
با وجود چنین حسن خدمتہا این خفت بواسطہ مہاراجہ دید آخر اسی غم و غصہ سے مرض اسہال مین مبتلا ہوئے اور مدت تک
علاج اور معالجہ یونانی حکیمون اور انگریزی ڈاکٹرونکا کرتے رہے مگر کچہہ فائدہ نہوا اوسی اثنا مین لارڈ ہسٹنگ
صاحب نے کلکتہ سے عظیم آباد پہونچکر مہاراجہ سے ملاقات کی اور واسطے ملاقات نواب شجاع الدولہ اور مہاراجہ
چیت سنگہہ والی بنارس کے ساتہہ چلنے کیلئے فرمایا لیکن مہاراجہ نے بیماری کا عذر کیا اور بعد کوچ نواب گورنر جنرل بہادر
کے ماہ جمادی الثانی سنہ [illegible] ہجری مین اونکا انتقال ہوگیا -

مہاراجہ کے اس مختصر سوانح عمری سے واضح رای ناظرین کتاب ہوگا کہ وہ صرف اپنی حسن لیاقت اور رشد و
کاردانی و نیز خوبی قسمت سے کس درجہ کو پہونچے تہے اور دفعتاً اس عروج کو پہونچنے والے کی خوارق
عادات ماکثر نخوت کی حد تک پہونچ جاتی ہین لیکن مورخ لکہتا ہے کہ مہاراجہ ہر چند کہ کمال عروج اور اقتدار
سے مرجع بادشاہ کا وزیر اور اکثر اقویائے عصر کے ہوگئے تہے مگر نخوت اور غرور اونکو کچہہ نہین تہا اور شریفون اور شریف

زادون سے نہایت تواضع اور فروتنی کے ساتھہ گذر کرتے تھے اور ہر شخص کا مطلب شروع التماس مین معلوم کرکے جو
پورا کر دینے کا لایق ہوتا تھا اوسے سہولت اور آسانی کے ساتھہ پورا کر دیتے تھے ورنہ عذر شیرین کہہ کر سایل کو راضی کر لیتے
تھے اور باوجود کثرت کاروبار کے ہر ایک آدمی سے ادہر دو پہر دن اور ادہر دو پہر رات تک گفتگو اور سوال و جواب کیا
کرتے تھے اور کوئی شخص حاجت مین چاہے کتنی ہی تکرار کرتا مگر وہ دل تنگ نہوتے تھے اور کبھی کوئی سخت یا فحش کلمہ
کسینے اونکی زبان سے نہین سنا اور باوجود خودرسی اور ہر چیز کی قدر و قیمت جاننے کے مزاج مین تجارت بالکل نہین تھی
ہر جنس کی قیمت جو ہوتی تھی بیچنے والے جو مانگتے تھے وہ انکو دیدیتے تھے اور بخشش مین کبھی دریغ نہین کرتے تھے سلیقہ معاش کا
درست رکھتے تھے ضرورت کی چیزونکو مقامات دور و دست سے کہ جہان جنس اعلی بکفایت ملتی تھی منگواتے تھے اور
اپنے صرف مین لاتے تھے شادیون وغیرہ کی تقریب مین جب آدمیونکی دعوت کرتے تھے تو اونکی دسترخوان پر رونق
اور وسعت مغلون کی سی ہوتی تھی اور آپ وہان حاضر ہو کر مہمانونکو اپنی شیرین زبانی کی چاشنی اور لذتون سے
شیرین کلام اور رطب اللسان کرتے تھے اور شرم و حیا یہانتک اونکی مزاج مین تھی کہ کبھی اونکی کسی ملازم مقربنے بھی
اونکو اوم جنی کے پاس آتے جاتے نہین دیکھا کہ جسکو وہ نہایت اخلاص اور الفت کی ساتھہ رکھتے تھے بلکہ کوئی اتنا
بھی نہین جانتا تھا کہ کسوقت اندر گئے اور کسوقت باہر آئے اور اپنی بی بی سے جو مان راجہ کلیان سنگہہ اور بہوانی سنگھہ
کی تہین کچھہ سروکار نہین رکھتے تھے انکے لیے ایک علحدہ مکان اپنے مکان کے کچھہ فاصلہ سے بنوا دیا تھا اور سال کے
مین دو دفعہ کہ جو ایام معینہ سے تھے انکے پاس جاتے تھے لیکن اوسی طرح کہ کم کسیکو خبر ہوتی تھی اور اکثر آدمی جو اول انکے
ساتھہ عداوت رکھتے تھے اور پھر جب اونسے رجوع لاتے تھے تو وہ سینہ سپر ہو کر اونکی حمایت مین کوشش کرتے تھے
اور جو کوئی کہ شاہجہان آباد سے آتا خواہ وہ اونکی جان پہچان کا ہوتا یا نہوتا اوس سے بہت تواضع اور فروتنی کرتے
تھے اور اوسکا مقصد روا کر دیتے تھے شیخ شرف الدین محمد جو ایک بوڑھا آدمی مکہ کے شریفونسے تھا اور ہندوستان کی دولت کا
شہرہ سنکر اپنے فائدہ کیواسطے اسّی برس کی عمر مین یہان آیا تھا اور قریب ایکسال کے مرشدآباد ڈہوکلی مین تھا
اور باوجودیکہ ناظم اور نائب وہ دونو مسلمان تھے مگر کسی نے اوسکی خبر نہین لی تب وہ ناچار عظیم آباد مین آیا اور اوس کے
افلاس کا احوال کسی تقریب سے مہاراجہ کی محفل مین مذکور ہوا مہاراجہ اوسکے پاس گئے اور بعد ملاقات وعدہ ضیافت
لیکر واپس آئے اور شام کو ایک تکلف سے مسند کو جو تیوہار دنکی تقریب مین مہاراجہ کیواسطے بچھائی جاتی تھی بچھائی گئی
اور مہاراج حسب دستور گوشہ سفید پر بیٹھے نامبردہ بعد نماز جب ہمراہ مولف سیر المتاخرین کے آیا تو مہاراج نے تعظیم
کرکے اوسکو بٹھایا شیخ نے اونکی اخلاق سے خوش ہو کر فرمایا کہ جو اخلاق تمکو حق تعالی نے بخشا ہے مین دعا
کرتا ہون کہ تمام مسلمانونکو عطا فرما دے مہاراج نے اونکی اشفاق کا شکر اور مع اپنی نالیاقتی کا عذر کرکے وقت
رخصت شالین کمخاب اور جیبیونکی تہان وغیرہ پیش کئے اور تعداد روپیہ پاس ادب سے روبرو دینا مناسب دیکھکر

ایکہزار روپیہ بہی ایک معتبر کے ہاتہہ اوسکے گہر بہجدیتے ایک دفعہ ایک شخص مہاراج کے جان پہچان والونمین سے جواب رای
رایان ناگرمل دیوان خالصہ بادشاہ ہندوستان کے مقربونمین داخل تہا گیا جی کے جاترکیلیکو عظیم آباد مین آیا اوسنے رخصت
کیوقت رای رایان سے کہ جو بڑے بڑے امیرون وزیرون سے برابری کا درجہ رکہتا تہا ایک سفارشی خط مہاراجکی نام کا چاہا ناگرمل نے
کہا کہ وہ تمکو بہی جانتے ہین اور خالی مردمی سے نہین ہین اور اسبات کو ہماری فرقہ کے لوگ موجب حرج و قواعد کا جانتے ہین
سو تمہاری نسبت کوئی قصور نکرینگے اور میرا لکہنا شاید اس بارہ مین کچہہ خلل ڈالے کیونکہ جو القاب مین اونکو درجہ کی رعایت
کیجاوی تو میرا نفس قبول نہین کرتا اور جو اونکی بہائی درجہ کی بموجب لکہا جاوے تو اونکا نفس گوارا نکریگا اور رنجیدہ ہوجاینگے
کیونکہ اب اونکا سر آسمان سے باتین کرتا ہے چونکہ مہاراجہ شتاب رای ہر ملک اور ہر شہر کے حکام و اعیان کا حال دریافت کرنی مین
مثل ہوشیار سردارانکی نہایت مبالغہ رکہتے تہے اور جا بجا ہر ایک بڑے آدمی کی رازدار کو معقول درماہہ و سالیانہ مقرر
کرکے اسبات کی اوپر مامور کر رکہا تہا کہ جو کوئی بات یا خبر کہ لایق تحریر یا اطلاع کے ہوا کرے بے کم و کاست لکہکر اونکی
وکیلونکی حوالہ کردیا کرین اور اسوجہ سے ہر جگہہ کی خبر صحیح اور درست اونکی پاس پہونچا کرتی تہی ویسے ہی یہ خبر بہی بعینہ اونکو
پہونچگئی تہی اور جب وہ شخص آیا تو بعد ملاقات مہاراجہ نے کہا کہ آپ جیسا شخص تشریف لاوے اور رای رایان صاحب کی
دو کلمہ سے بہی یاد نفرماوین بڑے تعجب کی بات ہی اوسنی جواب دیا کہ مجکو بہی آپکی خدمت مین نیاز حاصل تہا کچہہ حاجت
اوسکی نتہی شتاب رای نی کہا یون نہین ہے چونکہ وہ بہی مرد ہوشیار تہا اسلیے سمجہہ گیا کہ یہ اصل مطلب سے واقف ہین اور بولا کہ مہاراجکی
خود ظاہر ہے کچہہ حاجت استفسار کی نہین ہے مہاراجکے بعض مصاحب مثل راجہ جنیالی رام و میر قوام الدین خان جو حاضر تہی اس
معمہ کو نسمجہے اور اوسکے جانیکے بعد مہاراج سے پوچہنی لگی تب مہاراج نے وہ سب حال جو اخبار سے معلوم ہوا تہا اونسے ذکر کیا اور
کہا کہ اسکا تدارک بہی مین بخوبی کردونگا اس بات کو بہی کوئی نسمجہا کہ کیا کرینگے خیر جبکہ وہ شخص رخصت ہوا مہاراج نے اوسکے
لایق اوسکی تواضع کرکے ناگرمل دیوان کے نام باوجودیکہ اس سے کسی قسم کی غرض اور امید نہین تہی عرضی کمال ادب اور فروتنی کے
ساتہہ لکہی اور ہدیہ تحفے دس ہزار روپیہ سے زیادہ کی قیمت کی مثل عطر اگر دافتہ لباس سفید مخصوص بنگالہ و ہاتہی دانت
کے پایہ پلنگ فرنگی گہڑیان بلور کی شمعدان و بڑے بڑے آئینہ اور دوسرے نوادر اشیا چین اور فرنگ کے اوسی شخص کے
ساتہہ بہیجے ناگرمل مہاراجکی گفتگو سنکر اور وہ سلوک دیکہکر عرق انفعال مین غرق ہوگیا اور بہت سی عذرخواہی لکہی اور اپنی
محفلونمین مہاراجکی ثنا و صفت کرکے کہا کرتا تہا کہ اس عزیز نے فرط ہوشیاری اور تمیز سے باوجود بعد مسافت کی ہمکو
بیغایت خجالتین دین - ایام بلاے قحط و غلا مین ہوا اور آخر ۱۱۸۰ ہجری سے اواسط ۱۱۸۴ ہجری تک سختی
کے ساتہہ پہیلی ہوئی تہی مہاراج شتاب رای نی مساعی جمیلہ کی اور غریبون و مسکینونکے واسطے عمل مین لاکر محتاجون اور مصیبت زدونکی غمخواری
غمگساری کی تفصیل اوسکی یہ ہے کہ جس سال مین کہ یہ بلا حادث ہوئی بنارس مین کسیقدر ارزانی غلہ کی تہی مہاراج نے
تین ہزار روپیہ اسکام کے واسطے مقرر کرکے فرمایا کہ جو کشتیان کہ ملوک ہین اور جو کہ ملاحونکی نوکر ہین دو ایک مہینے

نین و قصبہ بنارس سے غلہ خرید کرلایا کرین چنانچہ جب غلہ عظیم آباد مین پہونچتا تہا تو محتاج آدمیونکو خرید کی نرخ پر بلا حساب اخراجات
کے فروخت کرتے تہی اور جو لوگ خرید نہین سکتی تہی اونکو تین چار جگہہ مثل باغون احاطہ دار وغیرہ کی اندر قیدیونکی طرح محفوظ
رکہکر ہر جگہہ علیحدہ عملہ معہ داروغہ اور پیادون وغیرہ کی مقرر کیا تہا جو اون لوگونکو پختہ اور خام طعام مظروف گلی وہیزم
سوختنی و افیم تنباکو اور بہنگ کی تقسیم کیا کرتے تہے اور ہر ایک کو کچہہ کچہہ کوڑیان بہی اس غرض سے دیا کرتے تہے کہ جو ضروری
چیزین خریدنی ہو خرید لیا کرین یہ حال دیکہکر انگریز اور ولندیزی بہی ایک ایک احاطہ مین مسکینونکو ٹہرا کر کہانا کہلایا کرتی تہی
اور اسطرح سے بہت سی مخلوق ہلاکت سے بچ گئی اور مرشد آباد مین اسطورکا کوئی کام کسی سی نہین بن آیا اور ہر سال ولایتی
بہوی میوہ فروشون کی ذریعہ سے منگواکر انگریزون اور بنگالہ کی رئیسون کیواسطے بہیجا کرتے تہے اور دو تین بار عظیم آباد کے
مشہور اور بڑی آدمیونکو بہی دیتے تہی اور جب یہ دیکہا کہ اس صورت مین عام لوگ محروم رہجاتی ہین تو کچہہ روپیہ معمول سے سوائے
میوہ فروشونکو مقرر کردیا کہ وہ اسکا بہی میوہ لاکر بازار مین واجب قیمت پر بیچا کرتے تہے اور جو بکنے سے باقی رہجاتا تہا
اوسکو وہ خرید لیتی تہے تاکہ میوہ فروشونکا نقصان اور خرید و فروخت بازار کا باب بند نہو پہر چند اشخاص قوم مرائی
کو جو لاہور اور شاہجہان آباد مین مشہور میوہ فروش اور پہلدار درختونکی لگانے والے تہے روپیہ بہیجکر بلایا اور عظیم آباد
مین ٹہراکر حکم دیا کہ یہان جو زمین جس میوہ کی لائق دیکہین اوسکو بووین اور اس کشتکاری سے جو میوہ پیدا ہوتا تہا مہاراجہ
صاحب وسکو عام آدمیونکی واسطی بہیجتے تہے مورخ لکہتا ہے کہ انگور خوب اور نیشکر نہایت ملیدا اور بالیدہ اور شاہجہان آباد
کیلئے اونکی عہد سے عظیم آباد مین جاری ہوئے اور اب افراط بازارون مین فروخت ہوتے ہین انگور خوش مزہ بہی کبہی روپیہ کا
تین سیر کبہی ڈہائی سیر اور کبہی ڈیڑہ سیر باغون سے ہاتہہ آتا ہے ۔

مہاراجہ کا انتقال ہوا جب نواب گورنر جنرل بنارس مین تہی وہان سے کوچ کرکے عظیم آباد مین آئے اور اپنی بدنامی رفع
کرنیکواسطے کہ "تا پاتشاہی کینہ مظنون مردم نگردد" مہاراجہ کلیان سنگہہ کو عین شباب مین اوسکے باپ کے
کام پر مامور فرمایا اور جاگیرات درماہہ بدستور بحال رکہکر اوسپر کچہہ اضافہ مہاراجہ متوفی کی رانی صاحبہ کی لئی بہی ایزاد کیا
مگر بخشش ہزار روپیہ درماہہ نظامت کا اختیار اونسی موقوف کرکے کونسل والونکو دیا مگر مہاراجہ کلیان رائے مثل اپنے باپ کے
ضابط جزرس اور معاملہ فہم نہ تہے اور اس سبب سے کونسل والے اونکی اوپر غالب ہوگئی اور وہ کونسل مین کچہہ اختیار نہین
رکہتی تہے چند سال بعد ۱۱۹۲ مین راجہ خیالی رام نے جو اول مصاحب مہاراجہ شتاب رای کی تہے اور بعدہ ستہر تک
صاحب کلان کوٹہی عظیم آباد کی پاس رہتے تہے نواب گورنر جنرل بہادر کی پاس کلکتہ مین پہونچکر صوبہ کی ابتری اور
عملہ فوجداری کی تعدی و رعایا کی پریشانی کا حال اس حسن تقریر و طلاقت لسانی سے بیان کیا کہ نواب گورنر بہادر نے اونکے
تمام معروضات کو منظور کیا کہ صوبہ بہار کا کل اختیار اونکو دیدیا اور وہ اونی نیابت حقوق مہاراجہ شتاب رای و رتنا نیدہ مہاراجہ
کلیان سنگہہ کی مدار المہامی کی سند مہاراجہ موصوف کی نام لکہوئی اور ۱۱۹۵ مین کلکتہ پہونچکر مہاراجہ کی اتفاق سے

کام نظامت کا شروع کیا اور کونسل موقوف ہوکر خلق ایک حکم کی جاری ہونے سے آسودہ ہوگئی لیکن مہاراجہ کلیان سنگھہ نے راجہ خیالی رام سے باوجود ظہور ایسی خیرخواہی کے بہی ناخوش ہوکر نواب گورنر جنرل بہادر کونسل کی شکایت کی عرضیاں بہیجیں مگر نواب اپنے وقت کی ارسطو تہی اور راجہ خیالی رام کی عقل اور سمجہہ دیکہہ چکے تہے اسلئے اونہوں نے مہاراجہ کی تحریر کا خیال نکر کے اونکی نیابت کا اور تمام کاموں کی مدار المہامی کا خلعت راجہ خیالی رام کو بہیجدیا اور اونکی ذریعہ سے عرصہ تک صوبہ بہار مین مہاراجہ کی مہاراجگی قایم رہی یہہ مہاراجہ علم و فضل اور کئی زبانوں کی مہارت مین بڑے لایق اور صاحب استعداد تہے چنانچہ ہر زبان مین صاحب دیوان ہین اور مثل اپنے باپ کی وہ بہی شوق تعمیر آبادی اور رفاہ عام کا رکہتے تہے چنانچہ قصبہ بکرم جسکو نواب قاسم خان ناظم بنگال نے ویران کرایا تہا مہاراجہ نے اپنی عہد مین پہر آباد کیا اور علم کو بہی اونہوں نے ترقی دی تہی اور یہہ بہی سنا ہے کہ چند کتابین بہی اونہوں نے تصنیف کی ہین لیکن راقم کے دیکہنے مین ایک بہی نہین آئی اور نہ کوئی کلام باوجود تلاش کے ہم پہونچا تب ناچار یہی ایک شعر جو تذکرہ سراپا سخن سے ملا تہا تبرکاً یہان درج کیا جاتا ہے

مسیحا بہی ہے جگر کی خستگی کا ساتہ پہلو مین　　اگر دیکہا ہے یہ حال دل بسمل تو پہلو مین

عاشق تخلص گہنشیام لال خلف منشی کیول کشن قوم کایتہ ساکن شہر حصار ملازم ریاست جی پور ایک ذی استعداد منشی اور شاعر ہین اور زیادہ تر فارسی کلام کہتے ہین۔

عاصی تخلص گہنشام رائے ولد منشی مول چند مصنف شاہنامہ اردو قوم کایتہ ماتہر شاگرد شاہ نصیر صاحب دیوان غدر کے بعد انکا انتقال ہوگیا فی البدیہہ شعر کہتے تہے انکے صاحبزادہ منشی لعل بہی شاعر ہین۔

ترہی کاکل کی سودائی سدا آباد جون مجنون
فوا کہا ساحو صحرا تہانہ رکہتی تنگ

صدائے خانہ زنجیر سی پرانہ رکہو ہر
چلو پہر ہی پاسین گر پہر اوجہل سی

ٹک آپ اپنی ابروئے خم کو دیکہیے
تری شوخی نظر آئی ہمین چشم غزالان سے

تیغ دو دم کو دیکہی اور ہمکو دیکہئے
دیا تہا ہاتہہ دل شہر مین پایا پایا نہ

عاصی تخلص لالہ سالگ رام ناظر عدالت فوجداری لکہنو۔

ہنسا کئی وہ قہقہوں سی اور مین بہر　　بسان شمع رہا اشکبار صحبت مین

عاصی تخلص منشی جمعیت رائے نائب سرشتہ دار عدالت فوجداری فرخ آباد خلف لالہ الیکہ داس باشندہ اوگرپور

پابند رنج رشک کیونکر ہو دل مرا　　کہلوا نہ غیر سی منہہ نقاب کی

عاصی منشی مہتاب رائے ملازم مطبع اودہ اخبار لکہنو۔

اللہ ری مرتبہ تری کشتہ کی اے صنم
رکہتا ہین دوست سے سگ کوئی یار کو

لیتی فرشتے آکے کہا لے کہا کہان
مرغوب ہے تو ہی سوستخوان تجہے

دلمین سراغ نور رخ یار کا ملا
پس وہ کہہی یہ عاشق معشوق مین فرق

اندہی بعد آیا نظر لامکان مجہے
لوسہ کے بدلی دیتی ہین گالیان مجہے

عاصی تخلص منشی طوطا رام قوم کایتہ سکسینہ شاہی میر منشیون کی قدیم خاندان سے ہین جو دہلی سے لکہنو مین آیا اور علم و فضل مین مامور رہا یہ صاحب بڑی خوش فکر اور خوش گو زبان فارسی اور اردو کی ہین اور صاحب دیوان

عازم ملک بقا ہوئی اونہون نے سعدی کی گلستان کا حاشیہ اردو مین لکہا ہی اور ایک شعر اونکا حضرت ناسخ نی لکہا تہا

بزم عشاق مین جو بحث تپ ہجر نہ کھنچ ۔ یا تکو طول ہے دقت تقریر نہ کھنچ

عزیز تخلص نام سہائے قوم کایتہ سری باستو سکنہ لکہنو راجہ بولا سرای کی عزیزون ہی مولوی احسان اللہ ممتاز کی شاگرد ہی اور مشاقی نظم و نثر فارسی مین بقول حضرت جوہر اپنی اوستاد سی بڑہکر تہا بدار دو بہی کہتی تہی مگر ہمکو کوئی کلام اونکا نہین ملا۔

عزیز تخلص منشی تلسی رام ساکن پہوری انکی بنائی ہوئی ایک مثنوی مخزن العشق نام مطبع کوہ نور لاہور مین ۱۸۷۳ء مین چہپی ہے نظر سے گذری اور یہہ چند شعر اوس سے منتخب ہوئے۔

ایک درویش مرد حق آگاہ ۔ نام رکہتا تہا اپنا بالا شاہ
باغ عالم مین سرو سا آزاد ۔ نام مولا زمانہ از برباد
شوق تہا اوسکو ہر دو دلکش سے ۔ شاد ہوتا تہا صوت خوش سے
طبع آزاد سرو بالا تہا ۔ نام مین جو سرو بالا تہا
کام رکہتا تہا عشق بازی سے ۔ کیا حقیقی سے کیا مجازی سے
عشق کی دلمین اضطرابی کی ۔ خانۂ صبر کی خرابی کی
تہا فقیر لکیا یہی ایک لڑکا ۔ دلکو رکہتا تہا عشق سی اوسکا

عشاق تخلص اگلے زمانہ کے ہندو شاعرون سے ایک صاحب کا ہے۔

سبز خط سی اوس پری حسن کا ۔ آخر خزان نے کچہہ اوکہاڑ اتہا

عشرت تخلص پنڈت ہوشیار سنگہہ برہمن قوم جیہ سکنہ میرٹہہ ۱۸۸۰ء مین اونہون نی دو ایک غزلین لکہی تہین اور حکیم غلام مولی قلق سے اصلاح لی تہی پیشہ امانت دیوانی و فانون گوئی و نقشہ نویسی وغیرہ کی نوکریان کی ہین مگر اب انگریزی دوادن کی دوکان میرٹہہ مین کرلتے ہین۔ یہہ شعر اونکا گلاب سنگہہ مشتاق نے بہیجا تہا۔

ایک جرعہ مین تشفی کب ہوا ساقی ۔ پی جائین خم کی خم ہم وہ بادہ خوار ہین

عشق تخلص بیج موہن لال پسر لالہ جوالا پرشاد کایتہ سکنہ ٹونک۔

ابہی عاشقو نکی پیتی کو کافی جہو دل ۔ ڈہونڈہتے سیکڑون گزر گئی
اب حیات ہمکو لب یار سی ملا ۔ ڈہونڈہتے ہین جسے اسکو خضر سکندر کہان

عطارد تخلص راجہ بالکرشن اور حال معلوم نہوا ایک غشاشت اونکا حضرت ظفر کی غزل پر دیکہنی مین آیا تہا اوسکے یہ چند بند بہیجے

تمہاری عاشقی مین نفع سمجہی یا نقصانکو ۔ بہت حیران ہون ایک ہی خاندل ہے ہزارون ہین بلا
کریگا کون تیری اپنی ہمارے آہ دل جو لی ۔ جلا یا آپ ہی ضبط کرکی آہ سوزان کو
جگہہ کیسا سکو دون لبن سے تہا تہونی یقا ۔ ہو جیسی ہی ساتہہ پہلا پہر کہا کرتے
جگر کو سینہ کو پہلو کو دل کو جسم کو جان کو ۔ کشادہ کو چہرہ کو پیکان کو
بلو کو ابر کو گل کو چمن کو صحن بستان کو

علم تخلص منشی چندی سہائے خلف لالہ ٹہاکر پرشاد ساکن الہ آباد محرر بندوبست ضلع غازی پور انکی ایک غزل ۱۸۸۰ء دیوکی نندن صاحب ہنر نے میرے پاس بہیجی تہی اوسمین سے یہہ شعر منتخب ہوئے۔

اوس بادہ چشم کا کیا وصل ہوگا ۔ سلطان ہی منا طبع کی مجبور
وہ ہی بر ترکشتہ کا نام کی الکریز ۔ وہ بہی اینکی مضمون کو میر و کرد سے

منہ سرخ ہے ابرو ہین چڑھی ہین تیور	آتی ہو نظر تم مجھی کچھ آج خفا سے	جاتی ہی بہار ہنسی کی لبون پر	ازبانہ کچھ بگاڑ دو ہے نہ دعا سے

عمدہ تخلص لالہ جیتارام کشمیری برادر راجہ دیارام پنڈت مقیم دہلی شاگرد انعام اللہ خان یقین۔

ہے نایوت پر جلیت ہین ہو لو کی داد	کہ تیر نعش دہ ہو گذار یدام بجا	خراب مجکو نہ کر جان آشنا کہکر	برا کرے ہے کسو سے کوئی بہلا کہکر

عندلیب تخلص لالہ گوبند سنگھ دہلوی مصنف قصہ تمہ عندلیب شاگرد امیر حسین خان بسمل بالفعل کلکتہ مین رہتے ہین۔

ہو تس سے فرش تلک فرش سے افلاک	جسطرف جائے نظر جلوہ ہے اوسکا پایا

عیاش تخلص جیالی رام کایتہ باشندہ دہلی شاگرد شاہ نصیر۔

جام ہے ہاتھ مین اور شیشہ مے ہے بغل	نہین عیاش کو اب غم کہ آیا ہے جو

عیاش تخلص رگھناتہ رائن مولف چمنستان بہار شاگرد نواب عاشور علیخان بہادر۔

کل میان صبح سے ہان آئیگا	شام ہو کہ پھر کہین چلا جائیگا

علیق تخلص جوالا پرشاد ہلد پولیس فرخ آباد بن لالہ کالکا پرشاد۔

کچھ دور نہین عمر ہی کیا ہر جو آیا ہو	بیٹا ہین جالا کے ہین کیا لاکھ ہی آیا	اسکی قسمت کا خدا جانے ہی شاہ کا	ماہ رو آپ یہان تلو مہمان سے
سلسلہ کیسے جانا لگا جو مین چھٹا	ہتکڑی ہاتھ مین ہے پانو مین زنجیر ہوا ہے		

عیش تخلص رای سورت سنگھ دہلوی قوم کایتہ اول دفتر خالصہ شریفہ بادشاہ دہلی مین منشی اور بعدہ پروانہ نویس کچہری کلکٹری ضلع دہلی مین ہاہے مرد خوش خلق علوم ضروری سے آگاہ اور فنون سخنوری مین صاحب سلیقہ تھے فارسی مین اصلاح مولوی امام بخش صہبائی سے لی اور اردو کلام شاہ نصیر کو دکھایا مگر غدر کی بعد ایک مسلمان عورت سے دل لگا کر مذہب کہو بیٹھے اور پہر نوکری بہی خاطر خواہ نملی آبکاری کی محرری کرتے کرتے مر گئے یہہ چند شعر اونکے ہین۔

جان و دل ہے زخم ہای چشم پرآزار کا	دیکھکر ترچھی نگاہ جلتا ہی جو بیمار کا	رہی جبتک کہ تیغ تہا نہین شوخ نظر کا	اٹھی گی کیا فلک پہ نگاہ یار لوچ ہے
تہولیت و بلند دہر غافل تو اسیر غم	کہتے ہین کہ مجھے کہین راہ ہموار دیکھے		

عیش تخلص منشی پیارے لال سہارنپوری شاگرد مقیم۔

دیکھی نہ قیس مجھی یاد الہی شاد آیا	حیا نکلی سنکی میری پوچھو فرہاد آیا	ہے خبرو یار ہوا مین مجھم خدا میتن	مجہپہ احسان ہے تمہارے خنجر خونخوار کا
کسیکو جان سے اوہہلاتی بیٹھا ہے بیمار ہی تو	کہ جان جائیگی مگر بیماری بات	کہان ہے کہان جو رہین کہنی کو	شاگرد میری صحابہ دور کی باتین
ہنو تم اس پہ ونی پر توبہ ہو	ہو وہ دن کہ حسن آنکا تم خدا ہو	لیگئی تنتجو شبنم لف پہر ہوا ہتین	مجھسے کیون الجھی ہے شانہ وہ جہاں تھی تکرار

غافل تخلص رای سنگھ دہلوی حسابدانی مین یکتا تھے۔

وصف کرتا ہی اون لبون کا جب	غافل او سوقت لعل وگلتا ہے

غافل تخلص نجیا در سنگھ ساکنہ مرادآباد مقیم آگرہ صاحب کلکسر تھے اور آگرہ کی بہت سے آدمیونکو اونسی فیض پہنچا تہا یہان

بسمل و مشکل و میر تراب علی عادل اونکی شاگردون سے ہین ایک دیوان اور ایک مثنوی ہر سوز اونسی یادگار ہے۔

بیمار عشق کی نہ دوا ہو طبیب سے
مرجائے یا جئے کوئی اپنے نصیب سے

صاف کر دیا ہاتھ مجھے تلوار کا
اوٹھی نہ پگڑی کسی بیرحم خونخوار کی تا تا

سمجھا گیا نہ کوئی ہائے فانی العاقل
ہر مری خاک سے بہی کو وفا آتی ہے

غالب تخلص لالہ خوشی رام ولد منشی گنیشی لال قوم ڈہوسر مہتمم اخبار جلوہ طور میرٹھ۔

آغوش تصور ہی میں آجاؤ تم کبھی
یہی کوئی نوجہ کا ہی انداز ستمگر

حسرت دل عندلیب کی اب کچھ تو برآئے
جب آئے اسیر پاس بعزم سفر آئے

ظاہر کرے ہی چشم زلیخا میں قد و صورت
سودا تہا کسکے قامت محشر خرام کا

ہم گلشن ہستی میں یک بار گئے
جلوہ ہے ہر کا جو ہمارے غبار میں

ناصح تمہارے وعظ و نصیحت کو مانتا
پر کیا کروں کہ دل ہی نہیں ہے ٹھکانے میں

عیار تخلص منشی کنہیا لال ابن منشی مشتاق رائے باشندہ ضلع بلند شہر۔

دیکھی کیا آفت تازہ ہمارے سر آئے
آتے ہی عشق و جنون میں شیخ یا ہم ہو

غریب تخلص لالہ تاج بہادر لکہنوی انکا ایک فارسی قطعہ تاریخ رامائن فرحت مطبوعہ سمت ۱۹۲۲ مین دیکھا گیا۔

علام تخلص راجہ گوپال ناتھ خلف مرزا راجہ رام ناتھ بہادر ذرہ تخلص جو شاہ عالم بادشاہ کی مقرب تہے اوسی رعایت سے علام تخلص کرتے تہے بڑے نامی اور خاندانی شخص دہلی مین گذرے ہین۔

جو ہمیشہ ہو ہم یون علام وحش تجلی / نہ لین و اللہ نار دوزخ قیامت سے کریں
نغمۂ وکہ بدگو نہ پر آواز میں صدا / مژدہ تو ہمین یار کی آنیکا شاد

عنقا تخلص کنور رائے پیارے لال خلف راجہ بہادر سنگہہ ابن راجہ صاحب رام ابن راجہ پورن چند دہلوی کایتہ سکسینہ برادر عم زاد و ہم خاندان و ہم عمر حضرت جوہر لکہنوی کی ہین اور شعر گوئی کا سلیقہ خوب رکھتی ہین چنانچہ یہہ مطلع اونکا ہے

لکھا جو حال گریۂ چشم پر آب کا
کاغذ بنا ہی کاغذ ابر سحاب کا

غم تخلص مہتاب سنگہہ قوم کایتہ شاگرد شاہ نصیر اول بادشاہی سرکار مین بعلاقہ بخشی گری ملازم تہی پہر ترک روزگار کرکے لاہور مین گئی اور وہان مہاراجہ رنجیت سنگہہ بہادر کی امیروںمین سے کسی میر کی رفاقت کی اور وہین راہی ملک عدم ہوے

طاقت اوٹہنی کی نہین ہے در پہ مین ای صبا
یکقطرہ ہی میں ہمسی بیتابی سے در گذر

شمع تیری یاد چمن کیا دشت و کوہ تہا
ورنہ ہر ایک کو تو لی سبکو سبکو دیے

ایکدن کیا غم کی حالت الفت سے کر نظر
ناخنکی ہی خار ہے دیتا ہمیں غم

اتنا نہین کہ خوب سیانا غریب کا
جنتی گلونکا عقیق سوز رنگ بو دے

صبا تجہی پہ ہوا و قفس سے ہائی
ٹکرا کی سر کو بلبل ناشاد مر گئی

غمگین تخلص منشی بنارسی داس خلف منشی کشن لال بن منشی خوشوقت رای متوفی قوم کہتری باشندہ دہلی شاگرد مرزا قربان علی بیگ سالک جو پادریون کی مدرسہ اور شہری مکتب کی مدرسے اور راجستان ریلوی کے انجینرنگ کی منشی کرکے اب خانہ نشین ہین منشی درگا پرشاد نادر تخلص نے بندہ کو لکھا تہا کہ ایکدن اس نوجوان خوش اندام اور عاشق مزاج اوایل مین ایک دن سر بازار چلتے چلتے یہہ شعر موزون کیا

ڈہونڈہتی لامکا نکو جاتی ہین
اس مکاں نے مکین کو چکیا

اس پر بہتی ترغیب دیکر شعرگوئی پر راغب کیا چنانچہ بفضل الٰہی سے صاحب دیوان ہوگئی ہین ان صاحب سے راقم نے بھی دہلی مین حضرت نادر کے مکان پر اکثر مشاعرہ کیا ہے اور یہہ شعر اوسکے ہین ۔

دل عاشق کا یہ سویدا ہے / لب جاناں نے یہ کام کیا تل کا
جسکی لوح مزار ہو لرزاں / وہی مدفن ہی تیری بسمل کا

سمجھہ نا صح ناداں نہ کچھہ حجت سے / چلی جو دشمن ہم چھوڑ کر مکاں اپنا
تجھے قسم ہی ہو جائیں خاک ہم جب تک / نچھوڑینگے لیے در آسمان اپنا

نم اور او فاتحہ کو یہ کہاں نصیب / ہو لوں سے کم نہیں نہ سمجھی یہ تہہ مرگ کا
ابی مسیحا جو دم نزع ہی آئی قریب / مین سمجھوں مع لسی اور رشک سے مرجاؤنگا

وہ علتیں عشق کو ہی کہ جسکو نہیں زوال / وہ فرد یاں ہلاکہ نہیں جز قضا علاج
پھر عیادت کی ہو اغیار کو لیتے / مجھے نیم جان کا آپنے اچھا کیا علاج

کیا خاک ہوگا دیدہ خونبار کا علاج / کستے لیا ہے نرگس بیمار کا علاج
مین ہو مرض لعین نرگس بیمار کا رہی / بیمار کسطرح کری بیمار کا علاج

کسطرح چین آئیگا مرقد مین دیکھئے / ہوں سلا تہہ پیچلا دل اضطراب
کل اوس گلبدن کیا زانو پہ ای ہر دو قبین / کہتا ہی منہ کی کیوں فعل ناکردہ گناہ

بیتاب دل تو رہتا ہی جاں بہی نکلگی / ایسی نکالتی کوہی آزار کسطرح
ہماری جان کی یہ سب ہین دشمن / عدو ہو یار ہو یا آسمان ہو

ستاتا اسقدر ہی پیر گردوں / قیامت ہو اگر یہ نوجوان ہو
سنی گا حال دل غمگین کیونکر / جسے ناز و ادا تک بہی گران ہو

کاٹا ہی ایک پہار شب انتظار کا / فرہاد جسے کہتی یہ میرا ہی کام ہے

فارغ تخلص مکند سنگہ سکنہ دہلی شاگرد حاتم اخر عمر مین مسلمان ہوگئے بریلی مین رہتے تھے صاحب دیوان گذرے ہین

دو رہی دیکھہ بھی چین جبین پر بلی / تا کہ کچھہ کہہ نہ سکوں بلبلی کہا ہی تیرے
جلاہی جیتہ یہین دل شمع وار سارے رات / یہاں آنکھوں نے اشکوں کا تار سارے رات

فارغ پنڈت منشی لال چند سال پہلے ریاست پٹیالہ واقع پنجاب مین طالب علم جماعت اول تھے ایک مدرسہ مین

ہوا گو ان دنوں آدوستو شاہ جہاں آباد / نہین یہ مہربان ہم پہ بہت نامہربان اپنا
عزیزو ہم بہلا دنیا کیا لیجاسکی فارغ / غنیمت ہے اگر رہ جائے کچھہ نام و نشان اپنا

جو دلبر ہاتہہ ہے تو آستین سے ختم ہے اپنے / بہتی ہی کر راز دل بہو سب عیاں اپنا
عدم مین بہی خدا کا نور تو موجود تہا / یہاں آنی سے ہی مقصود دیدار بتان اپنا

فائز تخلص منشی بختاور سنگہ خلف مہر مراسم متوطن دہلی سررشتہ دار فوجداری فرخ آباد ۔

کہاں نہ ای فائز قسمت کا ستارا اوج / وصل کا اوس نے لفافات کو وعدہ کیا
ہر لرقامت رعنا کی ہی آ شکل آوے / مگر یہ حال کہاں سفر جو بیار مین ہے

رہ گئی سکتہ ہم صورت تمہاری دیکھکر / حضرت نظارہ نے تصور کا نقشہ کیا
دیکھو تو ناحق شاہ کا نتیجہ ہی جرآت / نیچی آنکھیں ہمنے کر لین تمنے جب شکوہ کیا

فدا تخلص لچھی رام سکنہ دہلی شاگرد سودا ۔

تشتہ جسکا کا ابتک نشان باقی ہے / انہوں وریغتہ کیونکر کہ آن باقی ہے
کہا جو میں نے کہ مین دل تو کر چکا ہوں فدا / تو ہنسکی بولی ابہی تجہہ مین جان باقی ہے

فدا تخلص پنڈت دیاندان نام کشمیری سکنہ اکبرآباد ۱۲۸۴ ہجری مین مہاراجہ بلونت سنگہ بنارسی کی مشاعرہ مین جایا کرتے تھے اور شعر خوب کہتے تہے از انجملہ ایک یہہ شعر ہے جو منشی درگا پرشاد صاحب نادر سے ملا ۔

دے ہمیں اپنی ہی تیغ یا عین اپنی خنجر / خوب کہوا لی کر یہ نشتر غمزہ ہم ہی این

فدائی کنہیالال لاہوری قوم بقال مقیم دہلی ملازم نواب ضابطہ خان شاگرد صابر علی صابر مسلمان ہوگیا تہا اور

فرحت تخلص لالہ کشور چند سکنہ متہرا شاگرد منشی ہرگوبند خورم تخلص۔

جو اوسکی ہاتھ سے تیر جفا چہوٹا ہوتا	لگا ہوتا لگا ہوتا لگا ہوتا لگا ہوتا

فرحت تخلص منشی شنکر دیال قوم کایتہ سکینہ سکنہ لکہنو یہہ بہی ہندوؤن مین بڑی شاعر شیرین زبان ہین اور کئی عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کر چکے ہین اونکی نظم مین ایک لطف خاص ہے اوسمین فصاحت اور بلاغت دونو موجود ہین اور صنایع بدایع مزید بران لفظونکی چستی اور قافیون کی درستی جو اونکی اشعار مین دیکہی جاتی ہے اوسکی تعریف کہنے مین نہین آتی گویا سخن کا ایک دریا جوش مار رہا ہے اوس سے جو موج اوٹہتی ہے وہ معانی کے شاہوار موتیون کا مینہہ برسا جاتی ہے اور پہر لطف یہہ ہے کہ کلام منقحہ اور مطالب سے پر ہے مضمون عالی اور خیال نازک بندش چست ردیف و قافیہ سے درست و فضول و زوائد سے خالی ہے ان سب خوبیون پر فایق جو ایک خوبی اونکی تصنیفات مین ہے وہ یہہ ہی کہ بہت بڑا حصہ اونکی کلام کا مذہبی حقایق پر مبنی ہی اور اونسی اہل عالم کو طرح طرح کے فیض و فایدے پہونچتے ہین اور اسی سبب سے سند جہ ذیل کتابین اونکی مقبول طبایع خاص و عام ہو گئی ہین ۱۔ رامایں منظوم ۔ ۲۔ پریم ساگر منظوم ۔ ۳۔ جانکی نیت منظوم ۔ ۴۔ شیو پران منظوم ۔ ۵۔ اوہہت رامایں ۶۔ گنیش پران گوری منگل ۔ ۸۔ سکنہ چالیسی ۔ ۹۔ پدم پران ۔ ۱۰۔ لشنو سہسر نام ۔ اس پوتہی مین یہہ لطف ہی کہ کہ ہزار نام صنیط ہین اور صرف ناموں سے ہی شعر موزون ہین بر لے بیت یا زاید موزونی شعر کی غرض سے ایک لفظ بہی نہین اگر موزون کر کے پڑہو تو نظم ہے ورنہ معلوم ہوتا ہے کہ نثر ہے جیسا کہ آیندہ نمونہ سے معلوم ہوگا غرض یہ حضرت بڑی صاحب تصنیف اور اپنے وقت کے اوستاد ہین انکے باپ دادے قصبہ بہولگام ضلع مین پوریکی قانون گو تہے انکے دادا منشی جہان سنگہ نے فرخ آباد مین بود و باش اختیار کی اور اونکی باپ منشی پوران چند مدت العمر لکہنو کے نوابون اور رئیسون کی سرکارونمین عہدہ ہاے جلیلہ پر سرفراز رہے انہونے لکہنو مین ہوش سنبہالا اور اس وقت تک ۴۲ سال کی عمر سے لکہنو مین مقیم ہین اور مطبع امریکن مشن لکہنو مین بعہدہ منصرمی مطبع سنگی عرصہ دراز سے نوکر ہین اردو فارسی انگریزی و ہندی وغیرہ سے واقفیت ہے شعر و سخن مین دو تین اوستادون سے تلمذ رہا ہندی کلام انکا مثل ٹپہ ٹہمری ہولی دہر پد وغیرہ مشہور رہے چنانچہ کتاب نغمہ دلکش حصہ اول و دوم مین جو کہ کلام شعرا کا مجموعہ ہے بہت کچہہ چہپا ہے اکثر اونکی چیزون مین یہہ منتخب ہے کہ ایک سطرہ فارسی اور ایک اردو اور ایک انگریزی ایک بہاشا ہے اور باوجود مختلف زبانونکی گانی مین پوری اور صحیح اوترتی ہین اونکی ہر ایک کتاب کا ایک ایک مطلع ذیل مین لکہا جاتا ہے جو مثل صنعت براعت الاستہلال کے نام کتاب کا

مطلع رامایں —	زبان پر ہر نفس ہے رام کا نام	منورا مو منورا مو منورا م	مطلع اوہہت رامایں
نثار بہگوتی باغ سخن ہے	ریاض شاعری بشن آرین ہے	شیو پران —	ہر ایک دم ہے دم آدم مہادیو
کہین ہم دست بستہ ہم مہادیو	مطلع پریم ساگر —	ہری ہر روش سی شاخ قلم	نئی گل کہلائے پہلے دمیدم
مطلع جانکی نیت —	طریق حمد مین ہو دل ہیک سیر	کرستیا رام سی ہے جان کی خیر	مطلع گنیش پران —

میری جو ناوک مژگان کا نشانہ ہوا کر — ہین یہ بازو گوش سفر گیسو
کہتا تھا ایک غزل اوسکا قابل ہو سکے — دوسرا جیسے ہو گیسو کے برابر گیسو

سانپ لوٹا کئے سینہ پہ ہی صلکی رات — آج جا بجی بنا یا ہی نہیں گیسو
ہوتی ہین جو یہ مانند سیہ مستو ملی — چشم سیکڑون کی پیا کرتے ہین لٹ گیسو

ظالم حیلہ شیطانسے کر دو خوف فزو — مثل ضحاک کی خونی و شتر ہے اژدر گیسو

خیر حسن دو کے مدد سے یہہ کتاب سنہ ۱۲۶۳ ہجری مین تصنیف ہوئی ہے

بنا کر ایک کتاب فرہنگ — مباحث کی تعلیم عقل و فہم
لکہا دیباچہ لوح جبین کو — نہین ہی فہم جسکا مکتب بین کو

فقیر منشی کولا پرشاد خوشنویس۔

خواہش نہ ہی دختر رز کی ہمین فقیر — جبسے کہ دیر ساقی کو تر دیکہا

فقیر تخلص منشی اندرمن۔

فگار تخلص پنڈت دیا شنکر جو ۱۲۹۶ھ مین اسسٹنٹ کمشنر بلرام پور اودہ کے تہے کلام اونکا بہت پسندیدہ اور دلچسپ ہے

دیر ات گفتگو ہے شراب کباب کی — کیا موہنہ لگو نے یار کی صحبت خراب کی
بیٹہا دل بہرا ہی عشق یار سے — باقی جگہ نہین ہے عذاب ثواب کی

کیونکر نہ دل مانع عشق یہ ہو — خورشید بہی اونکا مشتری ہے
دیتی ہین نقد جان ہزارون — وہ بت ہی غضب کا مشتری ہے

آتا جو نہین ہے دل سے منظور — صندل ہی گہسا جا پسی ہے
ساقی ہی کے عاشق ہین گہٹا بہ بہ — ہم لوٹتے پہرتے ہین مزے قدرت رب کے

جب دیکہا ہے وہ مصحف رخ چوم لیا ہے — پاس ہے ملت کا یہ معنی ہین ادب کے
عالم ہی تمہارے رخ پر نور سے روشن — تم روز کی خورشید ہو تو ماہ ہو شب کے

لغزش نگہہ کو ہی صفائی بدن کی ہے — جا سخن نہین ہے یہ تنگی دہن کی ہے

فہیم تخلص پنڈت سندر لال ولد پنڈت بدری ناتہہ سکنہ لکہنو مقیم کانپور شاگرد اسمعیل حسین منیر۔

عارض پہ اونکے کیون ہی بار بار زلف — ہی باغ حسن کے لئے ابر بہار زلف
خوشبو ہی زلف حور کی ہر نسیم مین — صحن چمن مین کسکی ہوئی مشکبار زلف

بہر تو ڑی ہی پنجہ شل پی عقعب کیا — شانہ سلہ و سیکہ بہی مار زلف
سنبل کا بوجہ نہ اوٹہا نہین سکتے ہین ہو سے — رخسار پہہ فرط نزاکت سے بار زلف

نرگس کے بہول یاد نہین کہی کہو گل — تجلی صاف شانہ گل انتظار زلف
ڈوبی ہوئی ہی عطر لطافت مین اسقدر — ایک گل نیا ہی موج نسیم بہار زلف

شب کو بہول کہا لگی کہو لی ہی تمنی زلف — صبح چمن ہو گئی شام بہار زلف
شانہ سے بال بیک سید ہو ہوئے اے فہیم — قسمت سے کہر یہ ہے جو لیتے مستعار زلف

بالونمین خط جو گرد دہن ملگیا نظر — دکہلا چلی سواد عدم بار بار زلف

فیض تخلص پنڈت کرپا کشن کشمیری سوز و مان لکہنو سے ہین۔

لوٹتی خون مین تہ خاک سے بسمل کی کر — دیکہنا کیکر تڑپتے کو جو قاتل آکر

قدیر منشی براتی لال باشندہ لکہنو اور حال معلوم نہین مگر شعر خوب مزیدار کہتے ہین۔

جلد ہی لحد مین چہوڑ کے عمر روان مجہے — اچہا کہ مین ہی ڈال گیا کاروان مجہے
اپنا عذاب گور ہے سر زبان مجہے — آیا نظر زمین تلے آسمان مجہے

اسکی روا رو مین ہی تیغ جہاد لگاہا — دو ڈرا کی ماندہ ہو لیگی عمر روان مجہے
سوغات بہیجتا مین سگ کوی یار کو — ملتے اگر ہما کی کہین استخوان مجہے

سر کسی کی سی تہا کسیکو بیٹھا اپنے گھر / جگر کی کوٹھی ہو گیا ہے مکان سمجھے
غفلت سے چاہئیگی سمجھی ابد انجام سے / ادہی ہی ندیکا گور سے خواب گران سمجھے
شاید خزان چمن سے گئی آ گئی بہار / آہا ہی باغ ہا ہا نظر باغبان سمجھے
دیدار دوست زر کو کوئی حیلہ چاہئے / کری پڑی ہے بیعت پیر مغان سمجھے
قطرہ پسینے کے تری چین جبین ہیں / تارے دکھا رہا ہے خط کہکشان سمجھے
کب ہیں حریص نہ خیال نشہ حنیف / جھکی ہیں بیتا ہے عبث آسمان سمجھے
لون مول نجم کو بک کے او سے نہی ملا / یوسف گران ہے یار نہیں تو گران سمجھے

بوسے لئے جو یار نے ہم سے وہ ہو گئی خفا / پھولوں کا توڑنا نہ بہلا باغبان سمجھے
دیں ہے یہ مثل نعیم کے دود آہ / اوڑ جائیگا فلک یہ لپیٹ کر دھوان سمجھے
کیف تیر نے تری ابرو کا بل اٹھا / کمزور اگر یہ نظر آئی کمان سمجھے
کب بوسہ دہن سے لب شکر ہوئے / پیاسا دہن ملا ہے انداز کنوان سمجھے
سمجھا فلک کو حیرت قاتل کی تیغ تیز / دریا خون ہو گئی شفق آسمان سمجھے
مانگونگا بوسہ لاکھ سنا ہیں وہ گالیاں / اونکو دہن ملی دیا ہے زبان سمجھے
باغ جہاں میں کی شگفتہ جو دل / کنج قفس سے تنگ ملا آشیان سمجھے

کیا شعر کہہ کے خون جگر کھا گئے قدیر / ملتا نہیں جہاں میں کوئی قدرداں مجھے

قدیم تخلص لالہ جواہر لال شاگرد نسیم دہلوی ساکن لکھنؤ محرر اول سررشتہ تعلیم ضلع کہیٹری۔

چہو تو سکتے ہی نہیں ہیں ہی ستمگر گیسو / دیکھتی دیکھتی مر جاتے ہیں اژدر گیسو
سوتی سوتی کی گرجاتے ہیں گزر جاتے ہیں / کار الماس کریں صورت نشتر گیسو
چوٹ جس لیے پڑی توڑ دیا اسکا / نام کو بال ہیں کیسے ہیں بتہر گیسو
بال ہو تمہیں جو پڑ جائے نکما ہو جائے / بان بڑہا دیتا ہے بہر رتبہ گوہر گیسو

بازیگر شب نکالی تو تماشا کیا ہے / کھیلتے ہیں مرے سینہ پہ جگر گیسو

قیصر تخلص گوری شنکر ابن من بہاون لال کایتہ دہلوی شاگرد منشی کنور سین عزیز چھوٹے بہائی تہا بلیعل مشتاق کے ہیں۔

ایک دو دنکی زندگی کے لئے / کیوں کسینی بہلا برائی کی

قیصر تخلص رائے سری کرشن چند مالک مطبع قیصر المطابع لکھنؤ۔

یہ ادنی معجزہ ہے سمجھنا جان اونکا / ثنا خوان کی فصاحت اور بلاغت بڑہتی جاتی ہے
نکلوں مشکل ہو ٹہنا بیٹھنا بیمار ہجر اونکا / کہ حالت گہٹتی جاتی ہے نقاہت بڑہتی جاتی ہے
دو بیت آتا ہے اکثر ہم تہینڈ [illegible] / خدا کا شکر ہے دو شہادت بڑہتی جاتی ہے
نہا کر زور کیر ہے جو بدلگر آتے جاتے ہو / یہ قیصر کیوں طبیعت میں نفاست بڑہتی جاتی ہے

کامل تخلص پنڈت ٹہاکر داس کشمیری وکیل عدالت۔

پلٹ کر جو دیکھا سر راہ اوسنے / لگا تیر ایک ناز کستی جگر پر

کامل تخلص لالہ منولال خلف سادہو رام وکیل شاگرد دیوان بالکرشن صاحب یحان قدیم باشندہ لکھنؤ۔

آئیگی کوئی بلا عالم پہ دیری ہیں / آتی ہیں پیش نظر خواب میں اکثر گیسو
ہے یکی خورشید ہیے پرتو عارض اسکا / خشک کرتا ہی عبث دہو کے ہیں اگر گیسو
کسنی لیٹا کی گیا پیار بتادے ہم / بال کہرے ہیں پریشان ہر کمو اکر گیسو
نکہت گل سے پریشان ہلو اپنا ہے / کھولدے باغ میں للہ معطر گیسو
کوئی بگڑے تمہیں کیا واسطہ کیا مطلب ہے / بیٹھو تم شوق سے ایجان بنا کر گیسو
یو ربانی تو نہیں آئینے کسیکا کہنا / تیرے گیسو سے دکھادے کوئی بہتر گیسو

کاسنی تخلص لالہ کاشی پرشاد ابلمد کلیات کلکرمی انکی ایک غزل لالہ دیو کی نندن صاحب نے بہیجی تہی اسمیں یہ اشعار

ہیں میں جاکے دم [illegible] / نہیں ممکن کہ اوس جا رہو کا کہنی ہوگا
خبر جاتا ہی شکل جانے کا قیام اپنا / الہی کسطرح وقت میں وقت [illegible] ہوگا

کشتہ تخلص جگت نراین کشمیری دہلوی مقیم لاہور کچھہ عرصہ اونکے انتقال کو ہوا۔

ہمارے قتل پہ قاتل کمر کسی کیونکر
حضور بادشہ عشق غمزہ و عشوہ

وہ ڈھونڈھتا ہی خود اپنی کمر ہو دلکے لینے
ہمارے واسطے گر عجز و انکسا کرین

ہمارا کبھی چمن و ہر میں گو بلبل
یقین ہے کہ رہائی غم فراق سے ہو

ورق گلونکی زر گل سے زرنگار کرین
بقول غنچہ کہ جو چاہین ہلکا ہار کرین

کشن تخلص بابو کشن چند رگھوبن نواسہ راجہ تیکشن بہادر باشندہ کلکتہ۔

صدف اپنے گوہر کو بے آب سمجھے
یہ دندان تمہاری دہن میں جو دیکھے

کنور تخلص راجہ روپ کشن بہادر ولد راجہ راج کشن بہادر رئیس کلکتہ صاحب دیوان ہین۔

شہید ہے عشق میں تیرے دل شیخ و شاب کا
قالب تہی ہی یاد میں تیری حباب کا
نہ تو چھو گذری ہے جو مجھہ بیقرار کی
مثال شمع کٹی رو رو کے ساری رات

کنور تخلص کنور چیلو دری سنگھہ باشندہ اکبر آباد ولد راجہ بھگوان سنگھہ راجہ تخلص۔

زیادہ بہی کرتی ہے نہیں ہم جو بتا دے
خاموش ہین پہ کہہ نہیں سکتی ہین تو سنانے
پر وہ نہین مطلب ہے نہ کچھہ جو جتانے سے
شید لی ہین دیوانہ ہین افسوس کہ دل جانے

کوکب تخلص راے سکندر راے سکنہ حیدر آباد شاگرد فیض۔

رخشش ہین داغ دل اے گیر سینہ پہ ہجر ہے
کو کب کو چرخ کب ہی اختر سے عرض

گرداب تخلص رام چرن اور حال معلوم نہین۔

بہا گیا بلبل گلشن کو وہ پیارا عاجز
نکلے وہ تو غنچہ یہ کہتا ہے کہ منہ نہ لو

گل سے یہ تہہ ہی کہیں یار تہارا عاجز
کبھی ہو کے سے جو تیرا ہو ہون دیدار عاجز

گل رعنا کیطرح تو ہین وہ پہر دو سفید
دستر حسن تہو جاتیہ ہم کہیل گئے

کبھی چھوتی ہین جو ادس گلکا تصور عاجز
جہلملیا دست تصور سے تہارا عاجز

بوسہ دیتا نہین گرد اب شب وصل مین وہ
گہاٹ پر لگی کرتا ہے کتا را عاشق

گلزار تخلص لالہ چگنا تہہ۔

گلچین تخلص منشی لعل چند قوم کایتہ ماتہر آل نیپالیہ سکنہ جودہپور جو سر رشتہ دار محکمہ سر رشتہ اضلاع غیر ریاست جودہپور ستہے اور ابہی دو سال قبل داہتون نے انتقال کیا ہے بہت لایق اور با علم آدمی اپنے خاندان مین تہے اونکا خاندان اس ریاست مین منشیون کا خاندان مشہور ہے کیونکہ منشی گری کا عہدہ قریب ڈیرہ دو سو سال سے اون کے خاندان مین چلا آتا ہے اور چالیس پچاس برس پہلے صرف ایک یہی خاندان مقام ریاست مارواڑ مین فارسی خوان مشہور تہا اس خاندان مین بڑے بڑے لایق آدمی ہوئے ہین چنانچہ منشی جتی لال اور ہیرا لال کو تو مین نے بہی دیکہا ہے افسوس کہ جتی لال کا دو سال گذشتہ مین انتقال ہو گیا وہ بڑے پابند اپنے دہرم کرم کے تہے اور دن رات مین دو تین پہر سے زیادہ عرصہ تک پوجا کیا کرتے تہے اونکا ادب اس راجکے تمام بڑے بڑے آدمی کرتے تہے اور انکے صلاح کو مانتے تہے اور منشی ہیرا لال بہت دنون تک محکمہ ریزیڈنسی راجپوتانہ مین ریاست کیطرف سے وکیل رہے ہین اور اب محکمہ دیوانی سرداران کے حاکم ہین بہت با خلق اور ملنسار آدمی ہین منشی لال چند انکے چچا زاد بہائیون مین تہے اکثر میری تحقیقات کو پسند کیا کرتے تہے مگر زندگی

مین اوہنون نے کبھی اپنے شاعر ہونیکا اظہار نکیا بعد مرنیکے معلوم ہوا کہ وہ شعر بھی کہتے تھے مگر اسوقت کوئی کلام اونکا نہین ملا تنہا چار چو تاریخ اوہنون نے واسوخت تسنیم کی لکھی تھی اوسکی یہان نقل کرنے پر ہی کفایت کی گئی اور وہ یہہ ہے اور اوس سے اونکی خوش فکری اور نازک خیالی ظاہر ہے۔

واسوخت تسنیم نے جو لکھا — بے ریب یہہ قابل ثنا ہے
صنعت سی نہین ہے حرف خالی — افسون سے کلام سب بھرا ہے
کیونکر نہ کیا ب مرغ دل ہو — پر سوز و گداز ماجرا ہے
ہو کیون نہ مجھے ہوائے تاریخ — کیا پہول بہار مین کھلا ہے
تصنیف کا حال جی لگا کر — کہدو کہ یہہ باغ پر فضا ہے
۱۲۳۰

گلزار تخلص لالہ جگن ناتھ شاگرد خیراتی لال شگفتہ مولد و مسکن لکھنو۔

ابکو گر ہی انکار رہا تو بخوف — بوسے لیلو لگا مین خسار کمبر گیسو
در فشانی اسی کہتی ہین جو دسلک سخن — اپنی دامن سے لٹا دی گی گوہر گیسو
کانین حال دل زار سنا دیتے ہین — ہو گئی شانے عبث سے ہین ہمسر گیسو

گلشن رائے متخلص باسم خود سپرنٹنڈنٹ آف ویعس تحصیل حصار خاص ضلع پنجاب نکی ایک چھوٹی سی کتاب موسوم بہ گل باغ مطبوعہ سنہ ۱۸۸۱ء رای سپحند صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ضلع حصار حج اسمال کاز کورٹ ضلع اجمیر کی تعریف مین دستیاب ہوئی تہی اوسمین سے یہہ ایک بند پسند ہوکر قلمبند ہوا۔

گر گدا طالب ہو زر کا اونکی در پر آن کر — اوسکی دامن کو وہ گوہر سی بہر دیتے ہین
پھر نہو حاجت اوسے دریوزگی کی عمر بہر — اونکی بخشایش سے ایک عالم ہی نہالال ہے
بخشش و جود و کرم کا اونکی کیا کہئیے بیان — فہم ناقص ہین بیان تک اونکی عزو شان

گلشن تخلص اسد ہیرالعل نبیرہ راجہ نعلبی بخشی فوج سلطانی لکھنو۔

بیخودی مین یہہ عجب لطف ملا ہی اونکو — جو تری مست ہین مستی ہین تماشا ہی

گنیشی لال قوم ڈہوسنر ولد رام کشن ساکنہ ریواڑی مہتمم مطبع آفتاب عالمتاب۔ اہنون نے ایک کتاب چھوٹی سی جسکا نام ... ہے جسمین ہندو اور مسلمان بادشاہون کی تاریخ لکھکر قوم ڈہوسنر کو برہمن ثابت کیا ہے یہہ شعر اونکا اوسمین سے پڑھے یادگار لکھا گیا۔

ہی مگر یہہ سر کے خواب و خیال — پہول اسپرتا ہی گنیشی لال

گنیشی لال قوم ڈہوسنر مہتمم اخبار جلوہ طور میرٹھ پہلے بلند شہر مین اونکا مطبع تہا۔

ہیکلہ مین جو فتنے کسکی لگی ایک چپ — استراحت مین گیا تیا یکہ وہ ناگہان چپ
مے پی ہی چپ پینا ہی چپ ساغر بہی چپ جوان چپ — جہلے ہی حلق چپ پہچار جیاند ار چپ
بزم مین طرح چپکا بندہ ہی سار گر — چپ نہین ہیا گنیشی لال ہی وہ چپ پید
جنگ چپ و ننگ چپ فانوس کا تیا چپ — گو جہان بیج جیبد مہتمم اخبار چپ

گنگا تخلص گنگا پرشاد بن گنیشی لال کہتری مقیم لاہور شاگرد تسلیم۔

ملی بوسہ جسکو وہ زندہ جاوید ہو جاوے — لب جانا نکو آگی ہم تہکو کن بچایا ہے

گوہر تخلص پنڈت پربہو ناتہہ ایک غزل انکی گلدستہ شعراے میرٹہہ مین چہپی تہی اوسمین سے یہہ شعر منتخب ہوا

محراب بیت ابروسی کہتا ہو یار | کعبہ کہہ رہی قبلۂ عالم تمام شب

گوہر تخلص منشی نیندن لال بدایونی یہ تاریخ تصنیف مثنوی قیافہ دیبی پرشاد سحر کی اونکی تصنیف سے ہے

ہاتف نے معا کہا یہہ گوہر | مرغوب دل ہے سال ہجری

گوہر تخلص منشی موتی لعل قوم کہتری شاگرد جواہر سنگہہ جوہر متخلص لایق خوش فکر فصیح البیان ہے اونہون نے ایک مسدس کسیکے فارسی شعر پر اولٹ کر اوسی کی رد مین کہا ہے اوسمین سے ایک بند لضرورت تذکرہ لکہا جاتا ہے

معنی بے تہذیب ہے وہ اہل کین | دشمن فہاہل دنیا خصم دین | سب پہ لعنت جو کہی خود لعین | شعر کسکا ہی سنا متی کہین
اہل دنیا چہ کہین جہ مہین | لعنت اللہ علیہم اجمعین

گہربار تخلص منشی رام سیوک میر منشی العام کمشنری ملک مالی حیدر آباد دکن شعر اردو فارسی کہتے ہین۔

بہت سے دیکہنے والی کمانون کی تی | تہہارے کشتۂ بیداد کی لفتکی ہا

لالہ تخلص لالہ بہوانی پرشاد باشندہ دہلی داد سخن کی مذمت مین کہتے ہین۔

شعر فہمی کا سلیقہ نہین جنکو ہے یہی انپر | طرز یہہ کسطرح سی بس انکو ظہور ہوگیا | اوپر ہہ نہ چڑہتی ہین شاعر کی خود جد | ہوگیا ثابت کہ خبط انکو مقرر ہوگیا
جنگلو مین شہرت کا دعوا ہی قہر خدا | وحشت فطری تہی سودا ہی بہگیا | ہونے دو سودا ہو تو قصد ہے اسکا علاج | مصرعہ مصرعہ لالا اپنا لوک نشتر ہوگیا
وصل وس گل پر سن کا جب میسر ہوگیا | مین جنی شتی سی بہول کر تقاضا ہی ہوگیا | آجکل اچہی پکی کسکو جناب ہی تیز | جنمو دو تک بہی جانی وہ ہی شاعر ہو گیا
جب سے دہلی لکہنؤ ادہر ہی عدد گو جاگ | تب بہی ہر بہول ہا بانی سخنور ہوگیا

لالہ تخلص منشی اننتدی پرشاد حیدر آبادی شاگرد فیض یہہ شعر اونکا تذکرہ نادر الاذکار منشی درگا پرشاد صاحب سے لیا گیا

جان ہر تیر شکی کوہ غم کو دیکہہ | ماتمی تیشہ ہی فرہاد کی

لایق تخلص لالہ رام پرشاد ساکن متہرا

سمجہی جنے ذبح کردیا دقاتل یہی ہے صحیح | معاذ اللہ پہر مین شاکی جور وجفا ہوتا

لطیف تخلص لالہ شیو سہاے خلف دیوی پرشاد باشندہ فرخ آباد۔

دیوانہ عشق کا نہین سنتا کسیکی بات | ناصح کی بات جب ہی سنو جب شعور ہو

لطیف تخلص دولت سنگہہ قوم کہتری شاگرد شاہ نصیر شعر گوئی مین قدیم مشاق تہے عرصہ قریب پچاس برس کے ہوا کہ دار فانی سے رحلت کر گئے یہہ شعر اونکا ہے۔

کوئی کہتا تہا قصہ مجنون کا | مین اوسی اپنا ماجرا سمجہا

لوذعی تخلص منشی بہگوان لال عرف لالک جسنڈ قوم کاتیہ سہری باسپت فارسی اور اردو مین ایک شیوا زبان

شاعر ہیں اور مثنوی ہر دو ل نامہ انکی تصنیف سے دیکھنے میں آئی بہت پاکیزہ کلام ہے۔

فراقِ جاناں میں ہی فسانہ حجاب لیلی کے کیا کریگی
نثار فرقت سے مست ہے دل شراب لیلی کے کیا کریگی
خود اپنا از بر ہے دفتر غم کتاب لیلی کے کیا کریگی
گدا ہی کوئی تو ام لگا لا مئیدا رم لگا ہ لطفت
یہ بزم جاناں بار نگاں ساقی مرزا اسکا نہ جرعہ باقی
سوال وصل اور بوسہ گاہی جواب لیلی کے کیا کریگی

لیئق تخلص منشی لالتا پرشاد سررشتہ دار محکمہ کمسیریٹ آگرہ صاحب دیوان و مثنوی جواب کانپور میں رہتے ہیں

نہیں ڈرتا کسی سے میں کہ آقا و مطلق
ہوئے کہہ قدم پہ جو کسیکو یا سنم
پہلا یا نو سنے دیں زیر جا حیف
یہ سکش ہوا سے کاسہ اجل کا
عدو گر سیکڑوں ہوویں تو سایہ گہیا
سیکڑوں آتا ہے افتادہ جو غافل رہا
اوٹھا نہ اہتہ سے کبھی جھکے یار گل
چاک میرے لئے ساغر نیز او تو جلکے
آنکر دنیا میں یاریت ہوا حاصل ہی
آئی جو ملک عدم سے یہ ہوا تر ہو
یہ سر سید دحیت تد جو ہو جائیگا
ہر بشر کو چاہیے غافل نہ یکدم رہے
لوٹ عقبیٰ کے ہمارا ہی دامن ہر گیا
لیگئے بار گنہ شاہ گدا بالا سر
حشر برپا او سکھی پہر سوچا
فائدہ انکا جو چاہو خود ارزنی

لئیق منشی رام سروپ شاگرد فائز بنارسی۔

رات ہم صبح شب وصلت کو ہی سمجھا
رخ چمکتا تہا تمہارا ماہ تاباں کیطرح
ہمنے باندہا بجا مضمون چشم سرمگیں
ہی میل نہیں سخن کی ہی صفا ہا کیطرح

مایل تخلص لالہ لالتا پرشاد ولد ایسری پرشاد قوم کایتہ باشندہ لکھنو شاگرد مولوی گلدسا خان مہر انکی بول چال بہت اچھی ہے

سحر ہی یا زہر قاتل یار آنکہہ
بعد مرنیکے جو آئے قبر پر
شب ہجر انکی گئی ہی یا نہیں
زیست کیونکر ہو کہ ہو خونخوار آنکہہ
کہولدیں ہم سنکی نام یار آنکہہ
دیکہتی ہیں کہول کر سو بار آنکہہ
سونے سے تسکین تو ہی ذرا
کروٹیں کیا کیا بدلتی ہیں پڑے
وہ تو مایل غیر پر مایل ہوے
جسم بھر میں ہی فقط غمخوار آنکہہ
رات بھر لگتی نہیں ہی بار آنکہہ
اب چراجاتی ہیں ہم لاچار آنکہہ

مبتلا تخلص لالہ چنڈی سہائے باشندہ پرتاب گڈہ ضلع امروہہ سررشتہ دار آبکاری الہ آباد۔

عاشق جو ہوں زلف گرہ گیر میں
یا وحشت کو میرے حاجت زنجیر نہیں
اوڑ گیا ہے اثر جذب محبت یارب
یا میرے نالہ جانکاہ میں تاثیر نہیں

مبتہج تخلص لالہ ملوک چند اور حال معلوم نہیں۔

سفر کی چلنیکا جب دل نے اضطراب کیا
نکلکے آنکہوں سے آنسو نے پار آب کیا

متہرا ناتہہ تخلص لالہ متہرا ناتہہ سکنہ متہرا۔

بظاہر گرچہ رغبت ہے مگر باطن سے نفرت ہے
بدل ہم چہاہتے دنیا کو گر اس میں بقا ہوتا
مجسم آپکی خدمت میں متہرا ناتہہ آجاتا
نہ سد راہ گر ہنر ان پہ جرم ہیجا نا

متہو تخلص لالہ متہو لال سکنہ متہرا۔

ہوس گر ہم کریں آب بقا کی شو کہاں
سکندر ہم نہیں خضر اپنا رہنما ہو
نہ کوئی پوچھتا ہی بات بگڑ میں سایہ ہو
نہی کا اسجا میں دیکہا سیکو تو تماشا

مجذوب تخلص لالہ گوری شنکر فرخ آبادی پیشکار تحصیل ترارہ خلف خیرا تی لعل۔

ارغن ہو کر دیا یوسف تن کا
ہوتی دانت آج کھٹی اس ہر سے

مجروح تخلص منشی کشن چند کشمیری مقیم لکھنو شاگرد مرزا جان جاناں مظہر۔

معشوق ہین مانگی سی سار جفا پرست ❊ ای وای عاشقو تمکو کہین نبنا پرست

مجروح تخلص لالہ دوارکا پرشاد وکیل خلف چودہری بختاور لعل متوطن فرخ آباد۔

ملک الموت بہی کیا سمجہا عاشق تجہے ❊ جو ہنین سمجہا ابتک کوئی پیغام تجہے

مجنون تخلص لالہ شنکر لعل ولد دوندی لال باشندہ فرخ آباد۔

اپنی مجنون سی تو ای غیرت لیلی نجا ❊ تیری فرقت مین کہا ہنسا ہوا پرشاد ہو

محبوب تخلص منشی محبوب سنگہہ خلف گلاب سنگہہ کہتری دہلوی علم مجلسی کے استاد ہین اوپا و چودہ سن سال ۶۵ برس سے ہنوز جوان معلوم ہوتے ہین اور مختارکاری کرتے ہین اور شعر بہی کبہی کبہی کہتے ہین چنانچہ شعر اونکا ہے

اپ دہ حجابکو دلسی اوٹہادیا ❊ مجنون ہے ہین ہم تجہی لیلی بنادیا

محروم تخلص لالہ انگد رائے فرخ آبادی۔

سمجہہ محروم کہہ دلمین ہوا ہے بہت اب آخر ❊ کبہی یاد آئیگا تیرے مین عالم جو نیکا

مخلص تخلص انند رام دہلوی وکیل عماد الدولہ محمد شاہ بادشاہ کی عہد مین تہی بیشتر فارسی کہتی تہی اور کبہی کبہی اردو بہی چنانچہ یہہ شعر اونکا ہے۔

آتا ہی سحر اوٹہہ تیری بر ریکہو ❊ کیا دن لگے ہین دیکہو خورشید خاور کو

مخلص تخلص بابو بیتی دہر استاد منشی رام نراین شفیق۔

مداری لال مصنف اندر سبہا عرف بزم سلیمان سکنہ لکہنو یہہ اشعار اونکی کتاب کو رسی منتخب کئی گئے

جب سے وہ لیگیا میرے دلکو نکالکر ❊ چہاتی پکڑکی بیٹہی ہین ہم بہی ہاے دل ❊ کیا کیا دکہا دکہہ آگی مداری لال ❊ قابو مین ہوگیا ہے یہہ تیرے اے دل

اوسکو بہی اپنی ہاتہہ سے کہو بیٹہی آج ❊ بنکر فقیر جسکے لئے چہوڑ گہر چلے

مدہوش تخلص منشی کنور جی صاحب لکہنوی خلف منشی برج لال قوم کائستہ سکسینہ علم فارسی مین خوب مہارت رکہتی ہین اور شعر اردو بہی کہتی ہین چنانچہ اونکا دیوان موسومہ بہارستان فصاحت تیار ہے اور کلام پاکیزہ اور پر مضمون فن شاعری مین منشی میڈو لال کے شاگرد ہین۔

ہمنے عدہ کرکے ہاے غیر دنکی دم مین آگیا ❊ غیر حیدم گہر گیا ہوتا میں کوئی بار بین ❊ الصنم فرقت ترے تیغ اجل قسم ہین آگیا ❊ وہ ہلو فی النار میں بنوا رم مین آگیا ❊ دیکہین کہتے ہین جو اوس ساقی سرشار کو ❊ مرگیا عشق دہان تنگ مین دلدار کی ❊ رشک سے خط خجالت جام جم مین آگیا ❊ شوق تمین عنقا کی میں ملک عدم مین آگیا

مدہوش تخلص پنڈت رامجیداس خلف پنڈت گلاب سنگہہ قوم گوڑ برہمن ریختی کہتی ہین اور شعر کی اصلاح منشی درگا پرشاد صاحب نادر سے لی ہے یہہ چند شعر اونکی منشی صاحب ممدوح کے مرسلہ ہین۔

گو یوسف کنعانی بہی یکتا تہی حسین تہا ❊ پر دیکہو میرے یار کو لیا وہ کہین تہا ❊ تمکو تو فقط عشق زلیخا کا یقین تہا ❊ کیون باجی کہو کیسا مرا ماہ جبین تہا

مدہوش تخلص لالہ اجنے پرشاد مترجم پوتھی گوپی چند۔

پیالا اسکو وحدت کا تماشا دکھلا دیگا
جاوے مدہوش وصلت کا اگر پیمانہ بھر جاوے

مروت تخلص پنڈت کشمیری باس کرن عرف تاتھو جی ولد پنڈت بستی رام دکھنی باشندہ لکھنؤ شاگرد امانت

جب مجھے یہ چھوڑ دیتی ہیں تو جھلکی تھا
دیتی ہیں چین ان بہاؤ دھکے کہاں تھا
ادس شکل کا ہو نہ زمانہ میں معتقد
تو وہی ہیں جو لانگی گھر میں خدا کی تھا

تڑپی نشاں بھی ہے آپ نہ حشر
دریا جو دیکھ پایا سیر اشنا کی تھا
دل الم تھوں تھا تھا یوسف ثانی لیلیا
آیا نہ خاک بھی ابھی یار جدا کی تھا

دل بستی ہیں حلقہ کا تھو کر لگاکی پالو
کرتی ہیں چین ان تک جتا کا دکھایا تھا
تو آج گل چمن میں کالی لچک گئے
نازک ہیں یہ لیسے میر نگین ادا کی تھا

خود جام ہی ہی منہ سے لگا ہیں تو
ہمکو وہ سے کھلا آج دیکھی لگاکی تھا
مدت سے دانت تہا جو سنگ کو لیا تھا
آئی نہ ایک بھی سیر ہندی ہماکی تھا

پچھتانا ان کے عجب سے مروت لگاکی دل
غیرت سیر بھی جاتی ازرفق ساقی تھا

مریض تخلص جانکی پرشاد ابن جگل کشور سکنہ فرخ آباد وارد لکھنؤ شاگرد نواب عاشور علی خان بہادر۔

نظر آتی ہیں اگر آپکی بہار آنکھیں
کا دش غم سے یہاں ہوتی ہیں عشق بیمار آنکھیں
نظر آتی جو ہمیں یار کی بیمار آنکھیں
ملک الموت کی تکلیں کی دہن چار آنکھیں

چشم روزن سے اڑاتا ہو جو سرشار آنکھیں
دیکھ او خانہ نشین تکتیں دیوار آنکھیں
شعلہ عارض جاناں کا نظارا ہوا
سینک لیتی جو کبھی طالب دیدار آنکھیں

جسکو دیکھا اوسے دیوانہ بنایا تو نے
اور پر زادہ زرالی ہیں تیغ لگار آنکھیں
شوق دیدار سے لوگ آتی ہیں اج کرچشمیں
کوستی روز نکلتی ہیں وہ چار آنکھیں

عشق صیاد دکا یہاں رنگ بدلیجائیگا
تیلی سیلی نہ دکھایا کر سرشار آنکھیں
کمر اوس کسنے پائی ہے جو سمجھا ہے
ڈرہی ہیں کتی دستی سرباز آنکھیں

ٹکٹکی لگ گئی مریض ادہر دیکھو تو
اسکی فرقت میں ہوئیں نقش بدیوار آنکھیں

مست تخلص　　قوم کہتری ساکن گوجرانوالہ ضلع پنجاب

گرہ کاکل کی اگر آہیں نقلی حرم کے نیچے
ہیلتے نا اون سے لیے سفینے شکم کے نیچے
دخل کیا حرم کی یو تاج مخواہرو
لاکہون مردہ ہوتے ہیں جسکی قدم کے نیچے

مسرت تخلص عوض رائے اور حال معلوم نہیں۔

مسرت تخلص شنکر ناتھ کاینتہ شاگرد نصیر دہلوی۔

قرار و صبر سے دل سی رواں ہوا جاتا ہے سینہ سے
کدہر یہ قافلہ جاتا ہے یار و لو خبر دیکھو

مسرور تخلص گردہاری لال حیدر آبادی شاگرد فیض۔

شاکر ہوں اپنی حصہ پہ مسرور روز و شب
جنت سے مجکو کام نہ دوزخ سے ہے غرض

مشتاق تخلص ٹھاکر ادہا کشن ساکن سرجن نگر ضلع مراد آباد ٹھاکر گلاب سنگھ مشتاق کے استاد ہیں

ہم ہیں عاشق اوس پری رخ کے
جسپہ رشکی ہے نظر آفاق کی

مشتاق تخلص منشی رام غلام ساکن　　شاگرد خادم

چاک دامان کی ہو نہ بلبل نیوگل اندامان ہو
ہو گلی کا ہار جیتے جی گریبان کی طرح
زاہد اپنی فکر میں ہے رند اپنی ذکر میں
میں تو ہوں مشتاق مشتاق حسینان کی طرح

ابھی ئی ہو ابھی کہتی ہو رخصت / اور ابھی انجان بیٹھے لو دم بھر جانا

مضطر تخلص پنڈت رام نراین ابن پنڈت شیو پرشاد تحصیلدار علیگڈھ ساکن دہلی۔

پہلو مین نہین یار تو کب چاہیے تن مین / کیا فایدہ ہوتی ہی جو مضطر لیسر ایسے

مضطر تخلص پنڈت کنہیا لال پسر پنڈت کشن نراین ساکن دہلی محلہ املی۔

خنجر ای جلاد لے فولاد کا / سخت جانی وقت ہی امداد کا

مضطر تخلص کنور سین لکہنوی تحصیلدار پرگنہ ڈبائی ضلع بلند شہر شاگرد مصحفی۔

خلل انداز وفا کونسا غماز ہوا / کہ جواب خط مضطر قلم انداز ہوا

سوز جگر کو دیدہ پرنم کو دیکھئی / ان آفتون کو دیکھئی اور ہم کو دیکھئی

ابہی سے بیقراری ہے تو ہمنے / دل مضطر مقرر رات کاٹی

معصوم تخلص لالہ رام جیس لکہنوی۔

کب ہمین زندگی گوارا ہو / جب ترا غیر سے اشارا ہو

زیست ہو تب جب ادے سکایان تو گدا / یاد ہان پا بتا ہی گذارا ہو

چہوکر یادل ٹوٹا ہی مجہی جون فیکت / دلکا بجہا ساقیا افسوس تیری ہاتہ سے

مفتون تخلص پنڈت لچھمی نراین ابن پنڈت گوردہن داس متوطن فرخ آباد شاگرد غالب۔

سامری آخر اسیر دام الفت ہو گیا / چشم فتان نین تری جادو کا سر کہا لیا

وہ کیکہ دہان یار کمر پر نظر کرد / کیا جواب ہے دہن لا جواب کا

آپ جا کی ناز خاک کے ڈہیر نہ کیجے / زندہ ہا نہین کوئی عاشق جیا یکا

مفتون تلاش می مین پہرا ہون جو ددد / ہر آبلہ ہی یا نو کا شیشہ شراب کا

مفتون تخلص لالہ رگہو بردیال ابن پرہبو دیال متوطن فرخ آباد۔

کیا بعد مرگ آکے جنازہ اوٹہائینگے / جب زندگی مین آکہ نہ پوچھی خبر کہبی

مقبول تخلص جیکہاے فرمان نویس سلطانی خوش نویس لاثانی ولد چہنی لال وطن بزرگون کا مراد آباد ہے مقیم لکہنو محلہ نو بستہ صاحب دیوان شاگرد منشی میڈہو لال زار۔

دیکہتی یاد آئی اگر اوس گل بیمار کا رخ / اگر روتی ہین قضا سمر کہڑی ہنستی ہے

مت کیتو یکانہ سمہتے رہی مقبول اہلا / تا دم مرگ دیکہون کسی گلزار کا رخ

زعفرانی ہو جب سے تری بیمار کا رخ / دیکہتا ہے وہ مدام اوس بت بیمار کا رخ

کل قضا آئیو تو وعدہ دیدار آج / بخت برگشتہ ہوا لیا جو لگا چہہ

الہی کس سے ہوا ہے دوچار دل میرا / دیکہہ لینی دی مجہی پہر خدا یار کا رخ

دہین برگشتہ ہوا وس شوخ خنکی تلوار کا رخ / طپان ہے سینہ مین سیماب وار دل میرا

بہت کہلا ئیگا گل گر جنون سلامت ہے / دکہائیگا ابہی کیا کیا بہار دل میرا

مقبول تخلص جگیشر پرشاد تحصیلدار مینو نسپل رانچی۔

جب ادب چہتی ہین میری بات یون کہتے ہیں یار / اپنے کیا تمسے کہا تم تو کہو کیا سمجہے

مقبول تخلص منشی چہوٹے لال مالک و مہتمم مطبع بوستان العاشقین شہر لکہنو۔

گیا گیسو دریائے چین سے گذر ۔ نہ مقصد کا پر ہاتھ آیا گہر
ہوئی آتش جنگ افروختہ ۔ ہوا خانہ آشتی سوختہ
چھپا گرد لشکر سے رخسار ور ۔ تہان ہو گیا مہر گیتی فروز

متشی تخلص بنایک پرشاد سررشتہ دار محکمہ سول جج لکھنؤ باشندہ بنارس طبیعت رسا ذہن عالی خداداد رکھتے ہین چند سال ہوئے کہ آپ سے سند وکالت حاصل کی ۔

اوس قمر نے جو پریشان کئے گیسو ۔ ہو گئی دہر مین ہم طالع اختر گیسو
روز روشن کیلئے شب کا بھی ہاتھا ظہور ۔ اسلئے شکل ہوے خلق برابر گیسو
کان اوس شوخ کی پھر دیکھ عجب کیا ہے دل ۔ گوش جانا نکی قرین ہو تو ہین گوہر گیسو
ہے کے ظلمات یہ یا عارض جانان پہ لچھے ۔ کہتی ہین بخت سا شکل سکندر گیسو

متشی تخلص منشی کندن لال قوم کایتھ سکسینہ الہ آباد ۔ غزلین انکی منشی دیوکی نندن ظہیر تخلص نے تذکرہ ہذا کیواسطے بھیجی تہین اونمین سے یہہ شعر منتخب ہوئے ۔

چلتے ہین وہ اوٹھائی ہوے دامن اداے ۔ سایہ کی توقع نہ ہی بال ہمائے
ابرو تہ لوح جبین تھی ہلال و قمر ۔ ہم جنس دو تو ہم نشین تھی ہلال و قمر
محراب کھچوائی ہے تصویر اپنی یار نے ۔ اس عقل پہ سجدہ ذرین تھی ہلال و قمر

منعم تخلص موہن لال شاگرد شاہ نصیر بیشتر فارسی کہتے تھے ۔

کہین کیا ہے دلا آج قد یار نظر ۔ کچھ قیامت کے سے آتی ہین چچ آثار نظر
وان اشارہ ابرو مطلع ہلالی ہے ۔ ہے یہ آہ کا مصرعہ مقطع فغانی ہے

منعم تخلص مکند لال قوم کایتھ شاگرد پنڈت نراین داس ضمیر تخلص پروانہ نویس محکمہ صدر صدوری دہلی ۔

ہوا جب دم خرامان وہ پری پیکر گلی مین ۔ ہر ایک کل کہیہ تھی کرتا تھا جو چمن مین تہا

موحد تخلص منشی کالکا پرشاد خلف منشی بھگوان دین باشندہ لکھنؤ علوم ضروریہ سے آگاہ تھے عربی اور فارسی زبانین خاصی دستگاہ رکھتے تھے ناظم و ناثر بھی اچھے تھے اردو اور فارسی شعر خوب کہتے تھے اونکی ولادت سنہ ۱۸۲۶ء مین ہوئی تہی اور انتقال ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۶۹ء کو مرض خناق سے ہوا اوایل مین سلطنت اودہ کے ایک معزز اہلکار تہے آخر مین مطبع اودہ اخبار کے چند سال خوشنویس رہے خوشنویسی مین یکتا تہے چنانچہ اونکے خط کی چھپی ہوئی کتابین بڑی قدر اور قیمت سے فروخت ہوتی ہین سنہ ۱۸۶۱ء مین مین نے اونسے ملاقات کی تہی جب کہ وہ ٹونک مین نواب محمد علیخان کے لئے مطبع نول کشور سے ایک کل چہاپہ کی لیکر آئے تھے اور وہان ان دنون مین صاحبزادہ احمد علیخان رونق تخلص کے مکان پر مشاعرہ ہوا تہا اوسمین اونہون نے اپنی غزل پڑہی تہی دہلی کے مشہور شاعر تنویر بھی اوس مشاعرہ مین موجود تھے اونہون نے اونکی بول چال اور بندش مضمون کو بہت پسند کیا تہا اور پہر موحد نے ایک فارسی قصیدہ بھی پڑہا تہا جو نواب صاحب کے لئے عید کی مبارکباد مین لکہا تہا اوسکے اشعار بھی بہت پرمضمون اور بامزہ تہے اونکی غزل سے مجکو دو شعر یاد رہے تہے سو یہان لکہتا ہون اور باقی تصنیفات اونکی معلوم نہین ہوئی گو کہ ایک خط مین نے منشی نول کشور صاحب کو لکہکر دریافت حال کیا تہا اشعار موحد یہہ ہین ۔

آپ پریزاد بنا سکیجئے پر نہ کبہی ہم سے اوڑا کیجئے
ایک ہی بیمار نہ اچہا ہوا آپ مسیحا ہین ہوا کیجئے

موجی تخلص موجی رام خلف دیوان چہتر پت ملازم نواب حسین علیخان بہادر پسر نواب سعادت علیخان بہادر باشندہ لکہنؤ کایتہ سری باستب قانون گوئی قصبہ سانڈہی شاگرد غلام ہمدانی مصحفی بڑے بزرگوار اور خوش فکر تہے سات دیوان اردو اور فارسی انکی تصنیف سے ہین۔

ہے گردش آہ جو غریب الوطنکے پاؤن شمشاد ہلا رہے نسیم چمن کے پاؤن
چہوٹ ہزار ہر یہ شیرین دہنکے پاؤن دو چار بوسہ گر لب شکر شکن کے پاؤن
آیا نہ ٹہیک بیٹہنا ہمارے کوئی کیا مرنیکے بعد بہی رہے باہر کفن کے پاؤن
آئی جاؤ سکی لی سی گلشن فصل گل بلبل نے چوم چوم لیے گل بدنکی پاؤن
وحشت نے دونکی تہا وہ بیابان چوکڑے جائین اوکہڑ کہین غزال ختن کے پاؤن
جاؤنگا تیشہ لیکی سوی بیستون اگر ہہیر ینگی سامنے مری کب کوہکن کے پاؤن
مانی نہ ایک بات سحر تک شب وصال پیر اسیر ناز تہا او سیمتن کے پاؤن
کہولی جاؤ ستی زلف گرہ گیر کی رسن زاہد کے ہاتہ باندہ لئے برہمن کی پاؤن
محشر کی دن سیلہ شفاعت کا ہو نگی موجی جو ہاتہ آئین حسین و حسن کے پاؤن

موزون تخلص مہاراجہ رام نراین عظیم آبادی نایب صوبہ عظیم آباد شاگرد شیخ علی حزین نواب قاسم خان ناظم بنگالہ کے عہد مین بڑے نامی گرامی امیر اور حاکم صوبہ پٹنہ کے تہے بیشتر فارسی کہتے تہے اور اردو کم انکا مفصل حال اول جلد مین حوالہ قلم ہو چکا ہے اخیر مین نواب قاسم خان نے ظلم سے اونکو دریاے گنگ مین ڈبو دیا تہا۔

ابر ہوگا تو خجالت سیتی پانی پانی مت مقابل ہو مری دیدۂ خونبار کے ساتہ

موزون تخلص چہتر سنگہہ کایتہ دہلوی نبیرۂ منشی مادہو رام صاحب انشا مشہور۔

بیتاب ہو کو ترے دیکہ کہ اہل چمن جو ترے کوچہ سے نکلا سو غزلخوان نکلا

موہن تخلص پنڈت موہن لال قوم برہمن سورج موہن ساکنہ دہلی حال مقیم گوالیار اپنے کو ذوق کا شاگرد بتاتے ہین یہہ شعر انکا منشی درگاپرشاد صاحب نادر تخلص کے تذکرہ نادر الافکار کی تقریظ سے لکہا گیا۔

دیکہہ موہن اسکو با چشم بہار غیرت گلزار ہے یہہ تذکرہ

مہاراج تخلص راجہ ہلاس راے نواب حشمت خان کے دیوان تہے۔

نکہر نکو جو دیکہا ہے کبہی انکو ترے ہنستا ہی کہلا دیدۂ ہنستا ہی فلک

مہجور تخلص منشی شیو پرشاد متوفی پنڈت کشمیری باشندہ دہلی زمانہ غدر ۱۸۵۷ء مین ریزیڈنٹی راجپوتانہ کے میر منشی تہے اور آخر کار اوسی عہدہ مین جان بحق ہوئے آدمی بہت قابل اور سنجیدہ تہے اونکے بہتیجے پنڈت شو نراین جی سودھے جیدہ پور مین مصاحب راج ہین اور اونکے بیٹے پنڈت برجناتہ اب منتظم سایرات راج میواڑ ہین اور لیاقت اونکی علم عربی و فارسی مین اول درجہ ہے۔

نظر آنکے ہے پیچ و تاب مین سانپ ہی وہ گیسو میری جان مین سانپ
کسکی زلف سیاہ دیکہی ہے رشک سے ہے جو پیچ و تاب مین سانپ

مسکنی کا یہ رنگ ہے اوس بن	موج ہے ساغر شراب مین سانپ	اوسکی زلف سیہ کی حسرت مین	ہے نگہہ دیدۂ پر آب مین سانپ
زلف پہرتی ہی چشم گریان مین	جیسے پہرتا ہی کہین آب مین سانپ	زلف شبرنگ کی تصور مین	ہے نفس سینۂ کباب مین سانپ
شرم سے دود آہ سوزان کے	کیچلی سے ہوا حجاب مین سانپ	کون ظالم ہے خیمہ زن دل مین	نظر آتا ہے ہر طناب مین سانپ
بزم مین آہ پیش رخ جانان	دل کو ہر تار رباب مین سانپ	دل جگر دود آہ سے ہین پر	ہوتی ہین خانہ خراب مین سانپ
کسکے کاکل کا وصف ہے مرقوم	ہوئی ہر سطر کتاب مین سانپ	مرگئے ہم شمیم گیسو سے	تہا نہان آہ مشکناب مین سانپ
جان کو اپنی تیری چین جبین	ہو گئی حالت عتاب مین سانپ	آبلہ دل کا ہو گیا پر دود	ہے عجب جسم ہین حباب مین سانپ
حسرت زلف جو لکہی مہجور	خط کے آیا میری جواب مین سانپ	ٹہوکر لگی جو پائی نگارین یار کی	مثل عقیق ہو گئی لوح مزار کی
	کب چین خاک مین ہے دل بیقرار سے	ہی برق جلوہ گر میری تربت غبار سے	

مہجور تخلص رائے بلاقی چند متوطن میرٹہ انکا ایک فارسی قطعہ تاریخ ختم کتاب مثنوی مخزن العشق منشی تلسی رام عزیز سلطانپوری مین دیکہا گیا

مہجور تخلص منشی جہاولال شاگرد موجی رام یہہ دو شعر انکے گلدستہ شعرائے میرٹہ نمبر ۲۲ سے منتخب ہوئے۔

یقین ہی قتل عدو کا اوٹہا تیغ ستم	ہوئے ہین کہانکے ہمارے گلو بیان محفوظ	بہہ گیا ایسا اوزندان جانانکا لال	بہہ بہہ کے انکہہ سے ہو گیا پانی وقت کے

مہر تخلص منشی مہر چند متوطن فرخ آباد۔ انکا تخلص منشی بہی تہا اس سبب سے کلام انکا بلا تخلص منشی لکہا گیا

مہوش تخلص منشی شیو سہائے خلف منشی دیبی پرشاد عزیز شاگرد نثار اللہ خان فراق۔

جالی کی انگیا تری دیکہہ کے رشک پری	تا ہتہ ملے کسطرح محرم اسرار نے	عرش سے بالا تمہارے گہر کی کرسی	سقف گردون کی تمہاری چہت سے نیچی ہو گئی
ہین نگینے نور سے کیے غیرت الماس ماہ	برج ماہی آپکی بازو کی مچہلی ہو گئی	گہر کر مستی ہین اگہر سنرنجان تحیات	اس چمن کے گرد مہندی کی ٹٹی ہو گئی

ناتوان تخلص منشی منسارام ولد منشی لکہپت رائے خلف رائے شری رام قوم کایستہ سرہتسی بہٹنا گر باشندہ دہلی جو طفلی مین ہی یتیم ہو گئے تہے مگر اپنے دادا رائے بردی رام کے ظل تربیت مین ایسی پرورش پائی کہ علم ہندی اور فارسی مین بخوبی روشن سواد ہو گئے اونکے دادا اثر بڑے عالی ہمت اور فہمیدہ بزرگوار تہے اوہنون نے اپنے دست و بازو کی کمائیون سے اپنے بیٹا بیٹیون اور پوتون کی اٹہارہ شادیان کین وہ ہندوستانی سرکارون مین معزز معزز علاقون پر ممتاز رہے علم سیاق مین استاد زمانہ تہے کتابت ایسی کرتے تہے کہ باوجود کار و بار ملازمی کے ایک عہ پیہ روز کی کتاب نویسی کرتے تہے اور فارسی شعر بہی کہتے تہے چنانچہ اونکے پرپوتی منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص لکہتے ہین کہ اوہنون نے ایک مثنوی فارسی سکندرنامہ کی زمین مین سمرو کی بیگم کی تعریف مین لکہی تہی الا اب وہ میرے پاس موجود نہین ہے ورنہ اوسکا نمونہ بہی لکہہ دیتا ،، ان رائے صاحب نے سنہ ۱۸۰۹ء مین ۹۶ برس کی عمر مین رحلت فرمائی اور دو کان ایک وہنہ چاہ پختہ کے اپنے پس ماندون کے لئے باقی چہوڑی منشی منسارام ناتوان اوسکے وارث ہوئے یہہ صاحب

پہلے پہل تو نواب احمد بخش خان والی جہرکا فیروزپور وغیرہ اور بیگم سمرو اور نواب حسام الدین حیدر خان وتیغدار شاہ اودہ وغیرہ کی ہندوستانی سرکار مین اہلکار رہے پہر انگریزی سرکار مین ریزیڈنٹ کی محرری کی لاہور مین دیوانی کے اظہار نویس سے اپیال مین پیشکار کورٹ آف وارڈس ہوئے غدر کے بعد دہلی مین ڈاکخانہ کی محرری کی انجام کار تارک روزگار ہو کر خانہ نشین ہوگئے اور اس عالم مین انکے فرزند رشید منشی درگا پرشاد نادر نے انکی خدمت گذاری کی قریب سمت ۱۹۲۵ کے انکا انجام بخیر ہوا آپکی طبیعت بہت موزون اور ذکی تھی شعر کی اصلاح کسی سے نہ لی اور اسپر بھی شعر بہت صاف کہتے تھے ساٹھہ ستر نظم و نثر کتابین فارسی اردو اور بہاکہا اور ناگری مین ایسی یادگار ہین جیسے ادہیاتم راماین وشیو پران کے بہوز کہنڈ کا ترجمہ فارسی نثر مین اور پہر انہین دونون کا ترجمہ نظم بہاشا مین اسم اسکند بہاگوت کا اور سنگاسن بتیسی کا ترجمہ اردو نظم مین بہارستان اور نگارستان گلستان اور بوستان کے جواب مین اور ایک دیوان دوسو غزلون کا انکے نادر العصر فرزند منشی درگا پرشاد صاحب نے پانچ سات رسالے تو اپنے باپ کی تصنیفات سے چہپوا دئے ہین اور باقیماندہ کا ارادہ کر رہے ہین خدا راست لادے ایک رسالہ مرات المسایل عقاید ہندو دہرم مین مین نے بہی آپکی تالیفات سے دیکہا ہے جو نادر صاحب نے اپنی تصنیفات کے ہمراہ میرے لئے بطور تحفہ بہیجا تہا یہ چند شعر انکی تصنیفات سے جو ہمکو پہونچے درج تذکرہ کئے جاتے ہین۔

نصیحت تلخ ہے ہرگز نہ کیجے | اگر زر پاس ہو تو سب کو دیجے
نہ دیجے دل کسیکو نامقدور | دیا ہوتا تو ان تو پہیر لیجے

سنگاسن بتیسی کے ترجمہ سے

غرض ماد ہو انل اوسی شہر مین | بجاتا تہا بین آکے اس شہر مین
جسے سنکے بیہوش ہوتے تہے سب | یہانتک بہی بیہوش ہوتے تہے سب
جسے سنکے لہراتا دریا بخود | بیابان سنسان ہوتا بخود

شعر اوس غزل کا جو عکس یا تبدیل کی صنعت مین ہے یعنی جسکے چارون ارکان کو اولٹ پلٹ کر پڑہ سکتے ہین۔

ای رشک غنا لب ہٹا دو ذرا نقاب | مجکو نہین ہے تاب تجلی کسکا ہے حجاب

نادان تخلص منشی کامتا پرشاد خلف منشی دیواری لال رئیس قصبہ داودگنج ضلع ایٹہ قوم کایتہ سکسینہ ۱۸۵۲ع مین پیدا ہوئے پندرہوین برس مکتب سے اوٹھکر گوالیار گئے اور نوکر ہوگئے چنانچہ اب سرکار عالیجاہ مہاراجہ کے دربار اور ایک رئیس آعظم المہام راو بہادر لکہشمیر جنگ بہادر کے یہان بخدمت اتالیقی ممتاز ہین اور ابتک مندرجہ ذیل کتب تصنیف کر چکے ہین۔ مخمس کریما۔ انشا ے بے نقط فارسی۔ ہفت گل قواعد فارسی مین۔ بہارستان نادان ترجمہ مثنوی نیرنگ عشق۔ اردو مین۔ اور کچہہ ریاضی بہی جانتے ہین شعر کیطرف توجہ کم ہے مگر مضمون خوب خوب لکہتے ہین جو ہندوستانکے نامی گرامی اخبارات مثل اودہ اخبار وغیرہ مین چہپا کرتے ہین یہہ چند شعر انکی ترجمہ مثنوی غنیمت یعنی نیرنگ عشق

عزیز و شاہد اہل نظر ہے ؛ جدہر دیکہا وہی وہ جلوہ گر ہے ؛ وہی ہر جا وہی ہر رنگ مین ہے ؛ گلو مین وہی ہے آتش سنگ مین ہے

نادر تخلص زبدہ مہیان نادر العصر منشی درگا پرشاد خلف منشی متا رام ناتوان تخلص قوم کہتری باشندہ دہلی یہہ صاحب سمت ۱۹۰۹ مین رکہہ پنجمی یعنی بہادون دوم سودہی کو پیدا ہوے انہون نے اپنا اپنا حال بہی معاملات کے کتاب تشریح طالع نامہ مین بزبان فارسی چہپوایا ہے ۔ انکے بزرگ نادر شاہ کے فتنہ مین سرہند سے دہلی مین وارد ہو کر ملازم سرکار شاہی ہوے چنانچہ اکبر بادشاہ ثانی کے زمانہ تک دس روپیہ ماہانہ بطور پنشن اونکو ملتا رہا اور پہر انکی والد کی بے پروائی سے بند ہو گیا انکے والد انکو تین برس کا چہوڑ کر لکہنو کو چلے گئے اور آٹہہ برس بعد پہر آئے تو اونہون نے اوس وقت تک کچہہ علمی لیاقت پیدا نہین کی تہی اور لہو ولعب مین مشغول رہتے تہے اسلئے انہون نے ناراض ہو کر انکو مارکشی پر بٹہا دیا تا کہ دستکاری سیکہہ جاوین مگر رہبری طالع نے انکو مارکشی سے نوشتخواند کے سلسلہ تک کہینچا اور رفتہ رفتہ انثار ابو الفضل تک پڑہہ کر پٹواریون کے مدرسہ مین داخل ہو گئے جہان ماسٹر مقرر ہو کر کچہہ حساب سیکہا مگر مدرس کی لیاقت علمی اپنے سے کم دیکہکر گورنمنٹ کالج کی دوم فارسی جماعت مین جا شامل ہوے وہان تین چار برس مین اول جماعت تک کی فارسی اور ریاضی کی تحصیل کی اور کچہہ عربی اور ناگری بہی پڑہی اور بعد ازان پیمایش تختہ اور پرزمیٹر سیکہہ کر رہتک کے ضلع مین پٹواریون کے معلم مقرر ہوے اور بعد غدر ۱۸۵۹ء مین مدرس تحصیلی ہو کر ضلع گوڑگانوہ مین رہے وہان سے ضلع دہلی مین بدلی کرا کر شاخ مدرسہ کے فارسی مدرس ہو گئے ۱۸۶۳ء مین مدرسہ تعلیم المعلمین عرف دستور التعلیم مین مدرس حساب مقرر ہوے اور پہر مدرس ریاضی رہے ۱۸۶۲ء مین مصحح کتب ہو کر لاہور کے سرکاری چہاپہ خانہ مین گئے اور ۱۸۶۵ء مین مدرس ریاضی ہو کر دہلی مین چلے آئے اور کچہہ عرصہ تک اوس منصب پر بمشاہرہ پچاس روپیہ مقرر رہکر پنشن لی جو اب تک جاری ہے اور کتابون کے شغل مین اپنی اوقات بسر کرتے ہین راقم سے اور انسے اسی تذکرہ کے باعث خط و کتابت شروع ہوی جب مین نے ماہ مارچ ۱۸۸۷ء مین اسکا اشتہار چہپوایا تہا تو نادر صاحب نے خود مجکو خط لکہہ کر اپنا اور چند احباب کا کلام بہیجا اور پہر ایک ثلث اپنی تصنیفات کا بہیجکر مجکو زیر بار احسان فرمایا اور جب سے اب تک ہمیشہ خط و کتابت اور ترسیل حالات و اشعار شعراء دہلی وغیرہ سے یاد و شاد فرماتے رہتے ہین اور مجہہ سے زیادہ اونکو خیال اس تذکرہ کی تیاری کا ہے دو بار میری ملاقات بہی دہلی مین اونسے ہوئی ہے آدمی بہت باوضع اور یار شاطر ہین اور آزادانہ گذر کرتے ہین ۔ القصہ یہہ صاحب جہان رہے نیکنام رہے ترقی پاتے رہے انعام لیتے رہے حکام اور افسرون کو خوش رکہا ماتحتون کو راضی کیا سرکار کا کام دیانت اور امانت کے ساتہہ اچہی طرح انجام دیا اور حاکمون سے حسن کارگذاری کی سندین لین انہون نے اب تک باوجودیکہ پچاس برس کی عمر ہو گئی ہے مجرد انہ عمر بسر کی ہے اور زن و فرزند کیطرف میل نہین کیا ہے اور اپنے زادہ ہاے طبع بدیع کو اولاد سے کم نہین سمجہا ہے اور اپنی تصنیفات کے ذریعہ سے ہی اپنا نام اور ذکر خیر کا باقی رہنا خیال فرمایا ہے اور حقیقت مین یہہ فہم اونکا بہت درست ہے

کہ سخن سے بڑہ کر کوئی یادگار زمانہ نہین ہو سکتا ہے ۔ یہہ ابتک قریب چالیس پچاس کتابون کے لکہہ چکے ہین
ازانجملہ مطلع المصادر و مطلع الصیغہ و مطلع العروض و مطلع القوافی و مطلع البلاغت و مطلع الالقاب الآداب
و مطلع المناجات و شجرہ عبرت گلزار یعنی نسب نامہ خاندان تیموریہ یہ تو فارسی زبان مین ہین ازانجملہ شجرہ اور پہلے اور
پانچوین مطلع کا لُب لباب بنام مطلع العلوم چہپ چکا ہے اور مطلع الحساب کئی حصون مین اور رسالہ حسابیہ مسمی
بسوالات عجیبہ معہ قواعد غریبہ اور جغرافیہ و تین حصہ جبر و مقابلہ وغیرہ کئی رسالہ زبان اردو مین تصنیف کئے ہین اخلاق
ناصری کا خلاصہ کیا اور اسکو معہ ترجمہ اردو فرہنگ لغات کے چہپوا دیا دکن کے شاعرون کا تذکرہ بنام گلدستہ
نادر الافکار اور شاعرہ عورتون کے دو تذکرہ ایک چمن انداز اور دوسرا گلشن ناز تیار کئے اور چہپوائے قصہ ممتاز
کا لب لباب بہی اپنی عبارت مین قلمبند کرکے چہپوا دیا شطرنج کا رسالہ مسمی بہ ہشت نغمہ لکہکر طبع کرایا اور کئی کتابون کو
اردو سے ناگری مین ترجمہ کیا ۔ گلٹ کے فن مین اکسیر نادر ایک رسالہ بہت اچہا لکہا ہے کچہہ تو چہپ گیا ہے اور کچہہ چہپ رہا ہے
۔ ترجمہ نویسی کی طاقت اونکی اس شعر سے ظاہر ہے جو حافظ کے شعر کا ترجمہ ہے **شعر** تو سجادہ کو مے سے رنگ اگر پیر مغان
کہدے + کہ سالک باخبر ہو تا ہے راہ و رسم منزل کا ۔ کسی شارح کا قول ہے کہ حافظ نے اس شعر مین یہہ معما باندہا
تہا کہ سجادہ اور مے کے عدد جمع کئے تو دونو کے عدد (حبیب الله ابن) کے عددون کی برابر ہوگئے گویا سالک نے یہہ وظیفہ
بتایا تہا کہ مصلے کو مے سے بہگونا کہا اس ترجمہ سے بہی یہہ ہی معما بدستور حاصل ہو سکتا ہے ۔

انہون نے علم ادب فارسی معہ عروض و قوافی کے مولوی امام بخش صہبائی سے حاصل کیا تہا شعر کی اصلاح کبہی
منشی عزت سنگہہ عیش اور کبہی حافظ غلام رسول نابینا ویران اور کبہی مرزا قربان علی بیگ سالک وغیرہ چند استادون سے
لی انکی نظم و نثر کے نمونہ بہی میرے پاس پہونچے ازانجملہ اردو اشعار یہہ ہین ۔

اس ہی مین عقل شعور ذکا ہے
جو چاہو دل لگی اپنی اسکی سیر کرو
واہ وا ایجان جانان واہ وا
ہی نرالی طرز کا اپنا کلام
بندہ بے دام ہون یارو سنو
جوانی ساری نادانی مین گذری

بیت معنی مین نہین لگتی ہی مانند
جہانکا حال پہر لے کتاب کی گہر
کیا بتا تہا عہد و پیمان واہ وا
دین و دنیا سے نہین مجکو کام
رم رہا ہے تین اپنے رام رام
جو باقی تہی پشیمانی مین گذری

اپنی قول و فعل پر کر تو نگاہ
گر ہووی بیم ہجران اور امید وصال
شکوہ نہ غیر کا نہ گلا اپنے کا مجہے
ایک قطرہ اوس قرات کا ہے آسرا
آج رنگین شیشیان ہی جو چنی مین طاقین
رہی پیری سو نومیدی مین گذری

کیا کہا تہا کیا کیا حیف
پہر بغلین کیون لی ہوی قمر اندر
پہرنا پڑا ہے آپ ہی اپنا کیا مجہے
اور کا لیتا نہین ہرگز مین نام
مثل انکی لعل و گوہر کہان آفاق مین
شرع کی رات حیرانی مین گذرتی

نادر تخلص گنگا سنگہہ سکنہ لکہنو شاگرد میر حسن

قاصد تو اس بہانہ سے اوس پاس جائیو
یہہ کیسا خط ہے مجکو ذرا پڑہ سنائیو

نادم تخلص رام دیال برادر حقیقی منشی ہیڈو لعل زار کایتہ سکسینہ لکہنوی شاگرد و قایم مقام اپنے بہائی کے نقشے حال مین

فضائی اردو زبان کے بڑے استاد پرگو تھے۔

نازؔ تخلص منون لال ایک طفل نوخیز قوم کھتری شاگرد و دوست او ہمسایہ منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص کا تھا جو نوجوانی ہی مین راہی ملک بقا ہوا یہہ دو شعر اوسکے ہین۔

برا مانو مجھ سے نہ صاحب خدارا
مین بندہ منون احسان تمہارا

تم اس نازؔ کا اپنے انداز دیکھو
مین مرتا ہون للہ نگہبان تمہارا

ناصحؔ تخلص چھاجو رام برہمن ساکن قصبہ بوڈل ضلع گوڑگانوہ جو قصبہ مذکور کے مدرسہ مین مدرس ہین شاگرد منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص۔

ایام نوبہار ہین ہون سبکو مبارک
پھولی پھلے اشجار ہین ہون سبکو مبارک

ناطقؔ تخلص جگناتھ فرخ آبادی خلف لالہ لالجی اور حال معلوم نہوا۔

جبتلک خانہ دل دوست آباد نہو
عمر بھر خاطر عشاق کبھی شاد نہو

ناظمؔ تخلص پنڈت شیو پرشاد ولد پنڈت نانک چند باشندہ لکھنو شاگرد امانت۔

مانی نے جب بنائی تیری دلربائی ہاتھ
نازان ہوا خود انکہونسے اپنی لگائی ہاتھ

ٹکڑے کیا قلم سے گریبان کو غیر نے
دامن لیا جو یار کا مینے بڑہا کے ہاتھ

دل چاک چاک ہو گیا شانہ کی طرح سے
جب سے پڑا صنم تری زلف دوتا کو ہاتھ

اوس بادشاہ حسن کے سر پر کرون نثار
آجائے سلطنت بھی اگر مجھ گدا کے ہاتھ

لٹکائی جا بجا ہے اوسی رسیان گلے
چھوئی دل حزین کی ہے زلف دوتا ہاتھ

ناظمؔ تخلص درگا پرشاد ولد چھوٹی لال باشندہ شمس آباد۔

جو اوسکی کاکل و رخ کی ہین شیدا
ادہنین کیا کام ہے شام سحر سے

ناظمؔ تخلص پنڈت کامتا پرشاد منتظم راج بھرت پور این پنڈت بدری ناتھ لکھنوی۔

دکھلا ہر ایک غنچے سے شوخ کی طوفان
باقی مجھی حسرت سے کچھ اے دیدہ تر آؤ

نالانؔ تخلص دولہ راسے ہین بھجن لال قوم مہاجن ساکنہ پونہانہ جو دوکانداری کرتے ہین شاگرد منشی درگا پرشاد نادر تخلص

اپنی عدوسی کا دن یک یک تقتل
اگر مجھی نالان قدرت دی خدا

نالانؔ تخلص منوہر لال کھتری ساکن شاہجہان آباد۔

کبھی ہر تری گلیمن کر جوان اگیا
دیکھو تو ہی پھر جا کر کہین نالان نچ

نامیؔ تخلص لالہ موہن لال کاتیہ باشندہ دہلی شاگرد شاہ نصیر دہلوی۔

دامن سے اوسکی جہاڑی جو میکر تر گرد
آئی یہ بوکہ پھولی آنکو گلاب گرد

نامیؔ تخلص منشی بدری داس ابن تہال چند کھتری اول اول سرکاری نوکری مدرسی وغیرہ اور اتالیقی بعض رئیس زادگان دہلی کرکے اب پنشینہ کی دلالی کرتے ہین عمر ساٹھ سے اوپر ہے انکی چند عیدیان منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص

نے یا بہیجی تہین اونمین سے ایک یہہ ہے —

قمار عشق مین بازی لگا کر ۔ مین کہیلونگا صنم سی آج چوسر
اگر جیتا ہوا عالم مین ممتاز ۔ وگر ہارا خدا ہے جان اوسر

نثار تخلص منشی ہمار سکہہ خلف ستیل پرشاد باشندہ دہلی قوم کایتہ مقیم الہ آباد شاگرد سودا صاحب دوادین اردو و فارسی رکہتا تہا و مثنوی گذری اور ایک شاسوخت بہی کہا ہے منشی کنٹورہی لال سابق منصف قنوج ان کے پوتے ہین —

ہمارا ہی دل جب ہمارا نہین ہے ۔ تو شکوہ ہمین کچہہ تمہارا نہین ہے
کانون نے سنا جو کچہہ انکہون نے کیا جو جا ۔ انکہون نے جو کچہہ دیکہا تو دلکو بتلا
یہ ادہ دلی پتی اور اونکی بیکاری ۔ اور نپی پہ ظلوم اور اونکی خفگی
ہجر مین عشقکی سوزش کا بیان کیجیے ۔ شرح و تفصیل مین قاصر ہے زبان کیجیے

لقب جبکا دل ہو وہی گہر خدا کا ۔ یہہ کعبہ تو ونکا سنوارا نہین ہے
یہ ہر سو کے یکدل ہم صفت ہو ۔ نا حق تہین کیا کہتے تم اپنی کرم فرما
یکطرف گلہ شکوہ یکطرف ملامت ہے ۔ لوگونکی ندمت سے کیا سخت ندامت ہے
دلکو سمجہایا بہت سا مین کیا کیجیے ۔ تمکو معلوم ہے اب زیادہ عیان کیا کیجیے

نجات تخلص شنکر سروپ ابن لالہ رام سروپ متوطن کرادلی ضلع مین پوری مالک و مہتمم مطبع و لکشا واقعہ فتحگڈہ —

مہربان مجہہ پر جو وہ خورشید سیا ہو گیا ۔ آج روشن میری قسمت کا ستارا ہو گیا
ہو گیا طول شب مرض الکندر ۔ لا دو درد ہوا عشق کی بیماری کا
عشق جانکاہ ترا من چنین دانستم ۔ این بان قدر تو ای عنادین آہتم

نسبت تخلص منشی سگہا تہہ پرشاد متوطن شاہ آباد شاگرد مقصود عالم مقصود —

استخوان ہر ایک سے زخم سے جلگر گیا ۔ شمع کی مانند دل عشق سے پگہلکر رہ گیا
یہہ مرقع ہی کسی کی حسرت دیدار کا ۔ آنکہین آ عاشق کی بدن درد تم نکلکر رہ گیا

نسیم تخلص مرزا راجہ کیدار ناتہہ بہادر نبیرہ راجہ رام ناتہہ بہادر ایک ستین تھے جو شاہی عزیزونمین شمار کیے جاتے تہے اور پیشکاری نظارت دربار بادشاہی کی باپ دادون سے اونکے یہان چلی آتی ہتی اور یہہ عزیز ہی مثل اپنے دیگر اعزہ کے شاعر تہے اور اس فن مین سعادت یار خان رنگین سے اونہون نے مشورہ لیا تہا عرصہ قریب ستر برس کے ہوا ہو گا کہ وہ مثل نسیم کے باغ جہان سے گذر گئے —

قتل ہاتہو نسے ترے عاشق بیچارہ ہوا ۔ ہی حجب سے چہپا ہمسے دل آرام ہمارا
درد کو درکا تہا خو سے ادہر ہوا ۔ پاتا ہے ہمین تب سے دل آرام ہمارا
مستی کی لیدہ دندان یار کی ملکی ہین ۔ تعجب ہے کہ تارے ابر مین نیکو مکر چمکی ہین

نسیم تخلص پنڈت پرچناتہہ اکبر آبادی —

رہی ہی سینہ سے آ چشم اشکبار مین موج ۔ لگائینگے نہ وہ جہاتی سے ہمکو تا دم شم
ہوا کادام مین آنا محال تہا کیونکر ۔ تکے ہے اوہ دلا کسکے ہتھیار مین موج
محل ہی ہے یہ کہیں سینہ و کنار مین موج ۔ ہنسی ہے حلقہ گیسو نشکبار مین موج
نسیم باغ مین جا کی اگر وہ جان جہان ۔ کسیکو دیکہنی منظور ہو جو خار مین موج
زمی او نپہ لا اختیار جی نکلا ۔ خضر ملے اوسی جسکو کہ تو نی قتل کیا
ہر ایک گلمین رہے جا ہر ایک خار مین موج ۔ تو آکے دیکہے یہان تیر چشم ارمین موج
لپکے ہوتی نہین سیہ سی اخفایی مین موج ۔ بجا ہے اب کیا تیغ آبدار مین موج

نسیم تخلص پنڈت دیاشنکر کشمیری اجہانی ولد گنگاپرشاد ایک جوان رعنا خطہ مردم خیز لکھنؤ سے تھے انہون نے عنفوان شباب مین خواجہ حیدر علی آتش کی صحبت سے فکر سخن شروع کی اور اوسی تازہ مشقی کے عالم مین مثنوی گلزار نسیم لکہی جولاجواب واقع ہوی ہے کیونکہ ایک ایک شعر اوسکا مرصع ہے خیال کی نازکی مضمون کی باریکی زبان کی پاکیزگی کلام کی تازگی تلازمہ کی رعایت الفاظ کی بندش معنی کی ندرت اوسکے ایک ایک مصرعہ پر ختم ہے اور پھر لطف یہہ ہے کہ بحر چھوٹی سخن مختصر اور مطلب وسمین ایک جہان کا بہر دیا ہے گویا دریا کو کوزہ مین بند کیا ہے اکثر تعصب پسند آدمی اوسکی نسبت باتین بنایا کرتے ہین مگر جب اونسے یہہ کہا جاتا ہے کہ مثل اوسکی کسی عمدہ اور لطیف کلام کی نشاندہی اردو کی زبان مین کرین تو پھر شرم کے مارے پانی پھرتی ہین اس کے سوائے ایک یہہ بحث بہی اوڑھی جاتی ہے کہ کوئی تو کہتا ہے کہ میر حسن کی مثنوی بدر منیر بہتر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ گلزار نسیم کو اوسپر ترجیح ہے اور بعض بعض اصحاب دونوہی کو لاجواب بتلاتے ہین مگر مرزا غالب نے جو رائے اس بارہ مین دی ہے وہ اچھی ہے انصاف یہہ ہے کہ خوب انصاف کی کہی ہے یعنی کسی نے غالب سے پوچھا تہا کہ دونو مین کون بہتر ہے تو اونہون نے فرمایا کہ مثنوی میر حسن فصاحت است و گلزار نسیم بلاغت ہرچند کہ یہہ مثنوی شہرہ عام ہوگئی ہے اور کوئی ایسا ہوگا کہ جو اوسے نہ جانتا ہو لیکن پہربہی ہم کچہہ کچہہ شعر اوسکے اپنے تذکرہ کی زینت کے لئے درج کئے بغیر نہین رہ سکتے۔ لوگ کہتے ہین کہ اس مثنوی کا شہرہ مصنف کی زندگی مین ہی ہوگیا تہا اور بلکہ اوس سے مصنف کو نظر لگ گئی اور وہ عین نوجوانی مین دنیا سے چلدیا یہہ بات ظاہر مین تو ایک مبالغہ کی معلوم ہوتی ہے مگر باطناً اس سے ایک قسم کی ہمدردی اوس نوعمر مصر حسن معنی کی جوانمرگی ہی سی پائی جاتی ہے اور علاوہ اوسکے تذکرون کے لکھنے والون نے بہی اونکی بیوقت موت کا اکثر اظہار تاسف کیا ہے اور جو رائے مرزا قادر بخش صابر تخلص شاہزادہ دہلی مصنف تذکرہ گلستان سخن کی اونکے اور اونکے کاردستہ کی بابت ہے وہ ہم یہان لکھتے ہین ۔ ہو ہذا نسیم پنڈت دیاشنکر کشمیری نوجوان خوش ترکیب حسن خلق اور جمال ظاہر سے بہرہ مند تہا اگرچہ خود نسیم تہا لیکن پائے فکر اوسکا نسیم سے دو قدم آگے رہتا تہا اکیس بائیس برس ہوئے کہ اونتیس بتیس برس کی عمر مین مثل نسیم وصبا کے دنیا سے گذر گیا ایک مثنوی گلزار نسیم نام قصہ گل بکاولی مین فصاحت و بلاغت و بلندی معنی کے ساتہہ اوس سے یادگار ہے ،، غزلیات نسیم

ذلت ہے جو پہیلا کے بستر بیٹہ رہا ہے
جیلمین سے کہون اونسے کہ سوتے کو جگا دے
خورشید کو بیچ سے اشارہ ہے کہ غافل
ساقی باقی جو کچہہ ہو لے لے
سیلے مین سلائیے بنایا

یارب کبہی ہاتہہ کا بوسہ نکر پایا
وہ سنگدل ہو جو کہین لاؤ اوسے تا ہے
اللہ کیجانب کو اوٹھا وقت سحر ہاتہہ
باقی ساقی شراب دیدے
مجنون مجکو خطاب دیدے

کیا ذرہ ذرا ہاتہہ لگا سیم تنکو
بیچ کر بن خنجر رشید سیدہ کی کلیں
ساقی قدح شراب دیدے
اوس بت سے نہین سوال کچہہ اور
اوس گل سے نسیم نہین مانگ

دل ہاتہہ سے لیجاتا ہے جو دلبر ہر ایک
فرقت کی شب جاہے جو دامان سحر ہاتہہ
مہتاب مین آفتاب دیدے
اپنے منہہ سے جواب دیدے
جو جلے ہے وہ بیحساب دیدے

مست دلا کسیکی نہ اصلا اوٹھائیے / مر جائیے نہ نازِ مسیحا اوٹھائیے
لسکا حجاب کسکی حیا او کہاں کی شرم / پردہ سے ہاتھ ہاتھ سے پردہ اوٹھائیے

مثنوی گلزار نسیم سے ۔

گل کا جو الم چمن چمن ہے / یوں بلبل خار نعرہ زن ہے
گلچین نے وہ پھول جب اوڑایا / اور غنچۂ صبح کھل کھلایا
وہ سبزۂ باغ خواب آرام / یعنی وہ بکاولی گل اندام
جاگی مرغ سحر کے غل سے / اوٹھی نکہت سی فرش گل سے
منہ دہونے جو آنکھہ ملتی آئی / بر آبِ چشمہ حوض پائی
دیکھا تو وہ گل ہوا ہوا تھا / کچھہ اور ہی گل کھلا ہوا تھا
گھبرائی کہ ہیں کدہر گیا گل / جہنجلائی کہ کون دیگیا جل
ہے ہے مرا پہول لیگیا کون / ہے ہے مجہے خار دیگیا کون
ہاتھ اوسپہ اگر پڑا نہیں ہے / بو ہوکے تو گل اوڑا نہیں ہے
نرگس تو دیکھا کدہر گیا گل / سوسن تو بتا کدہر گیا گل
سنبل مرا تازیانہ لانا / شمشاد اوہنیں سولی چڑہانا
تیرا ہیں خوا ہیں صورت بید / ایک ایک سی پوچہنے لگی بھید
نرگس لیے نگاہ بازیاں کن / سوسن نے زبان درازیاں کین
بتا ہی پتہ کو جب نہ پایا / کہنے لگی کیا ہوا خدایا
اپنوں میں سے پہول لیگیا کون / بیگانہ تھا سبزہ کی سوا کون
شبنم کے سوا چرانے والا / اوپر کا تھا کون آنے والا
جس کف میں وہ گل ہو داغ ہو جائے / جس گہر میں ہو گل چراغ ہو جائے
بولی وہ بکاولی کہ افسوس / غفلت سے یہ پہول پر پڑی اوس
آنکھوں سے عزیز گل میرا تھا / پتلی وہی چشمہ حوض کا تھا
نام اوسکا صبا نہ لیتی تھی میں / اوس گل کو ہوا نہ دیتی تھی میں
گلچین کا جو ہاے ہاتھ ٹوٹا / غنچے کے بھی منہ سی کچھہ نہ پھوٹا
او خار ترا پڑا نہ چنگل / مشکیں کس لیں تونے سنبل
او بادِ صبا ہوا نہ بتلا / خوشبو ہی سنگھا پتا نہ بتلا
بلبل تو چہک اگر خبر ہے / گل تو ہی مہک پتا کدہر ہے
لرزاں تہی زمین یہ دیکھہ کہرام / تھی سبزہ سے رست مو براندام
اونگلی لب پہ رکھہ کے شمشاد / تھا دم بخود اوسکی سنکے فریاد
جو نخل تھا سو چمن کہڑا تہا / جو برگ تھا ہاتھ مل رہا تھا
رنگ اوسکا غرض لگا بدلنے / گلبرگ کف اپنے لگی وہ ملنے
بدلی کی انگوٹہی دہیلی پائی / دست آویز اوسکی ہاتھ آئی
خاتم تہی نام کی نشانی / انسانکی دست برد جانی
ہاتہوں کو ملا کہا کہ ہیہات / خاتم بہی بدل گیا ہی بذات
جسنے مجھے ہاتھ ہے لگایا / وہ ہاتھ لگے کہیں خدایا
عریاں مجھے دیکھہ گیا ہے / کہاں اوسکے جو کچھہ سزا ہے
یہہ کہہ کی جنوں میں ہو غضبناک / خوں رولی لباس کو کیا چاک
گل کا سا لہو بہرا گریبان / سبزہ کا سا تار تار داماں
دکھلاکے لہا سمن پری کو / اب چین کہاں بکاولی کو
تھی بسکہ غبار سے بہری وہ / آندھی سی اوٹھی بگولہ ہوئی وہ
کہتی تھی پری کہ اوڑکے جاتی / گلچیں کا کہیں پتا لگاتی
ہر باغ میں پھولتی پہری وہ / ہر شاخ پہ جھولتی پہری وہ
جس تختہ میں مثل باد جاتی / اوس رنگ کی گل کی بو نہ پاتی
بیوقت کسیکو کچھہ ملا ہے / پتہ کہیں حکم بن ہلا ہے

نشاط تخلص لسیری سنگھہ عرف بسنت سنگھہ کا ہے فرزند سندر داس متصدی دفتر خالصہ شریفہ بادشاہی بلی شاگرد نا[illegible]

کوئی ترچہی بہ مارِ چشم کا اور کوئی تیغ کا / سینہ کو جسمیں گرم آہ سے [illegible]
پاؤں تک دسترس کہاں ہے نشاط / ہاتھ سے ہاتھ لگ نہیں سکتا

ہو اجازت تو ذرا لیجئے دم سایہ مین / تیری دیوار کی ایسی بچھی ہم سایہ مین
بستان نقش قدم یار نت ط جیم بیٹھا / اوٹھی ہے کب وہ اوٹھائو سی تو ہزار جتنا
تا و کہا تا ہے دیکہکر شب و روز / زلف کا تیرے بال بال ہین
گرمٹانے سے کہین نقش نگین بیٹھا ہے / تو نوشتہ ہی میری لوح جبین کا ہے
تہہ کی حلقہ کا دیکہکر عالم / ناک مین آرہا ہے دم میرا
جیسے جاتا ہے دل اپنا قیامت کو بسو ہے / پری ہے حور ہے تصویر ہے محبوب مورت ہے

تڑپتے ہون دیکہنی کو وقت آخری ہے / وہ آئے یا نہ آئی یار ویلا تو دیکہو
اپنے ہاتہون سے ملکے مہندی تم / عبث کرتے ہو پائمال ہمین
خیر ہے کیونکے آپ نہ تہا / آج آپکا احتمال ہمین —
استائی تجہہ سے کی کیا سمجہہ یاد آئی / دوستی میری ہی آخر دشمن جانی ہوئی
ہے تو ہم نہ پہرے پاس فاسد آئے / جو کیا تمتی سو تم یاد خدا سی آئے

نشاط تخلص لالا اجودہیا پرشاد فرخ آبادی خلف لالہ ایسری پرشاد —

قلق و یاس غم و رنج والم درد و بلا / اور کیا عشق سے ہاتہہ اید ل آیا ہے

نشاط تخلص رائے تلجا پرشاد حیدر آبادی خزانچی ہے اوصلاح شعر کی میان فیض سے لی چنانچہ یہہ شعر اونکا ہے

محو بتان ہون ہین کسی کو یاد مرا / سحراوطن ہوا نہ مجہی گہر سی دور ہوں

نشاط تخلص بابو ہرگوبند سہائے —

کیا اوہتین میرا گلہ یاد آیا / شکر ہے تجہہ تو بہلا یاد آیا
چاندنی برق ہوی شب جو ہمین / خندۂ ماتقا یاد آیا
بت بے مہر شب فرقت مین / یاد آیا تو خدا یاد آیا

نصرت لالہ گوبند رائے کایتہ دہلوی شاگرد نصیر —

کمر کا خیال اوسکے جب آ گیا / تو سب نے کہا یہہ عدم کو چلا

نصیر تخلص ارجن سنگہہ ولد بدہ سنگہہ داروغہ توپخانہ راجہ سمتہر شاگرد محمد عسکری اخگر مقیم فرخ آباد —

یہہ کالی گہٹا رات اندہیری یہ سمان / کیا ہجر مین تڑپاتی ہین ساتہہ ہین

نظیر تخلص پنڈت گنپت رائے شاگرد نصیر —

کیا زرد ہوئین عشق کے آزار سی آنکہین / ہم چشم ہین اب نرگس بیمار کی آنکہین

نکہت تخلص منشی ماتا پرشاد لکہنوی برادر منشی رام دسہائے تمنا ایک اچہے شاعر ہین مگر انکا کلام سوائے ایک قطعہ تاریخ کے جو گلزار فرہنگ مصنفہ حضرت تمنا مین درج ہے ہمارے دیکہنے مین نہ آیا —

نور تخلص منشی دہرم لال ہرچند قوم بقال سکنہ پونہ ضلع میوات شاگرد منشی درگا پرشاد صاحب نادر یہہ حضرت بزازے کی دوکان کرتے ہین اور یہہ چند شعر اونکے طبعزاد بملاحظہ حکام سررشتہ تعلیم ہین —

نام والا کردن ہین کیا اعلیٰ / جانتے ہین سبہی صغار و کبار
آپ فرمانروائے ہند ہوے / زیر فرمان سب ہوے سردار
راز یا کی جہت ہے خفی و جلی / دل انور پہ کہل گئی یکبار

والہ تخلص فیض آباد کے ہندون سے ایک شخص کا ہے اور وہ دہلی مین ہی گئے ہتے ۔

اعجاز لب سے اسکا دم عیسی سے کم نہین | وہ پنجہ سیمین ید بیضا سے کم نہین
معدوم کو کیونکر کوئی ثابت کرے واللہ | مضمون کمر یار کا عنقا سے کم نہین

وحدت تخلص جمعیت رائے قوم کایتہ سکنہ میرٹھ ۔

ہردم ہی عندلیب کو اب غم نا لگی | فصل بہار آتی ہے اوسکو ہوا لگی

وحشی تخلص کشمیر ناتھ ولد گوپی ناتھ دہلوی ۔

جو سر اوٹہاتی تہی کبہی کی ہماری | اب وہی پہر اکرتی ہین سہاتھ اولی اکر دتی

وحشی تخلص لالہ کنہیا لال قوم کایتہ خلف لالہ منگل سین نوجوان طرحدار خوش گفتار رشتہ دارون حکیم سکہانند رقم تخلص سے ہین تعلیم دہلی کے مشن اسکول مین پائی اور پہر شاخ مدرسہ گورنمنٹ مین فارسی کی مدرسی کی اب میخز ریلوے مین ملازم ہین شعر کی اصلاح چند روز منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص سے لی ہتی یہہ شعر اوسکا ہے ۔

شب فراق کو کاٹی ہین ہم سا رے گن | جو تو پہر آئی تو پیارے پہرن ہمارے دن

وحشی تخلص پنڈت کشمیر ناتہ ساکن دہلی ایک غزل انکے صاحبزادہ دیشیشر ناتہ بصیر تخلص نے بہیجی تہی اوسمین سے یہہ چند شعر منتخب ہوے ۔

ہم اپنے جوش چشم تر کو دیکھتے ہین | حباب سا ن فلک فتنہ گر کو دیکہتے ہین
کہان کا عشق کسی انس او کیسی چاہ | یہہ گلعذار فقط اب زر کو دیکھتے ہین
یہ جوش آتا ہی عنقا کی باندہ لائین پر | کبہی تمہارے جو موے کمر کو دیکہتے ہین

وحدت تخلص بینی مادہو این مول چند شاگرد مقصود عالم ۔

ایک شب بہی تو میری گہر مین اکر رہگیا | داغ یہہ دلمین ترا ای ماہ پیکر رہگیا

وصفی تخلص لے سوبہا رام ولد دیبی پرشاد باشندہ لکہنؤ قوم کایتہ سکسینہ والد منشی شیو پرشاد وہبی منیجر کارخانہ

امید وصل مین تیری کوئی بیسو تہا | شاید یہہ قسمت کا لکہا آگو ملنا تہا
دل وابستہ او سدمہ سے پہلتا نہ گلا | جو ہنس کر بات کرتا کبہی غنچہ دہن اپنا
نہین کچہ بہی بیربنت کش کبہی ہم غیر ہی صفی | سلائین سوزن عیسی کب جیاک کفن اپنا

وفا تخلص راجہ نول رائے اجہانی قوم کایتہ سکسینہ نواب صفدر جنگ منصور علیخان بہادر وزیر محمد شاہ بادشاہ کے دیوان ہتے اور جب وزیر موصوف نے روہیلون کا ملک فتح کیا تو اونکو وہان صوبہ دار کہا تہا ۱۱۶۲ھ مین روہیلون نے متفق ہو کر اونکے اوپر لشکر کشی کی اور وہ بہادری کے ساتہہ اونکا مقابلہ کرکے اپنے ولی نعمت کی بندگی مین کام آئے فارسی اور اردو مین شعر کہتے ہتے چنانچہ دونون زبانون مین صاحب دیوان گذرے مین اونکے چہوٹے بہائی گلاب رائے امیر الامرا نواب نجیب خان بہادر کے دیوان تہے ۔

بکہرے گی کوئی زلف لوٹی جو آوفا | پہر آہ کس طرح ملے مل سراغ دل
کہنی لگا وہ سنکی مرا نالہ و فغان | یا رب جیا رہیگا یہہ بیمار کب تلک

وفا تخلص لالہ شنکر لال الہ آبادی -

زہی نہ میری پاس سے جانا دل	یاد آتی ہے فقط بجا جہان نام خدا کا	جبتک کہ رہی جان وفا تیری یہی خو	لازم ہے رہے وردِ زبان نام خدا کا

وقار تخلص بخشی نونددلال شاگرد منشی سیدو لال مرحوم متخلص بہ راز کایتہ سکسینہ قدیم باشندہ لکھنو اکثر کتب انکی تصنیفات سے ہین یہ چہہ لالجی بہادر جنرل سکے بہائی اور ماموں زاد بہائی راجہ الفت راے بہادر بخشی الممالک سلطنت اودہ کے ہین نہایت خلیق و کار برار اور اب پنشن دار انگریزی ہین لکھنو کی خوش قدری و خوش پوشی اور خوش وضعی انکی ایجاد ہے -

نظر وسنی مہر وش نے گرایا کہان مجھے	نیچا دکھا رہا ہے فقط آسمان مجھے	گرہون غبار راہ کہین ہے یہ ہوس مجھے	لیجے ملک عدم مین آسمان مجھے
عیسی نے بھی خوب کیا معجزہ عیان	منہ کو چھپا دیکے پیو مردہ یہان مجھے	کھٹکا تہی رقیب کا مین یہان ہون	کھٹکے ہے یاد میں جو کہین باغبان مجھے
اولٹا اثر ہے رونے مین سمجھے دیکھکر	زردی ملی ہے صفت زعفران مجھے	مین بھی ملونگا جہک کے جو تم ایسے	چھنے بنایا تیر تمہین ہے کمان مجھے
کہہ دون جو گر تو ابھی کندہ قبر ہو	خواہش جو نام کی ہو کرین ہے نشان مجھے	تہرا چلی ہین اکہین ہے تہر مین تہین	کیا سکل ہے بتا عشق بتان مجھے
ہی یا مکدر دل وہ غبار خط	کرتی ہے گرد گردش کاروان مجھے	ہے نور عین واہ بھی چشمہ نشست تو	آنکھین دکھلا ہی ترا یا سیان مجھے
رکھا کمر پہ ہاتھ جو جانا ہم آشتی	بوسہ کی مذکر مین کہا یاد ہان مجھے	آنکھو سے پوچھ لو نہین سمجھا ہون اثر	تحقیق کرلو دل سے ہے شغل فغان مجھے
وحشت بلند پایہ ہے فنا کی ہین	تخت رواں ہے دشت مین ریگ روان مجھے	جاتا ہے مین رسے جدا ہو کے آنجان	آتا نظر ہے تفرقہ جسم و جان مجھے
موسم فراق کا ہے سرشتہ زخم تن	دکھلا رہی ہے لطف بہار خزان مجھے	قاتل سلب ہوگئی دریا دلی تری	مچھلی کی طرح چھوڑ چلا ہے تپان مجھے
ہوتا وقار زم سخن مین سر فروغ	دیتا ہے رنگ شمع خدا گر زبان مجھے	مانع ہے بوسہ عارض مین سر گیسو	دولت حسن مین سانپ ہے مفر گیسو
کہینچکر شانے نے پہنچا دیا شانہ تک	وہ پری کیون اوڑے آنتو ہے گیسو	کالی ناگن کی گہٹا دامن سے رہ جائے	تم کرو غسل ابھی سانپ نکلے گو سر گیسو
چار عنصر بچا ہین نہ حواس خمسہ	بار بار اتو کیا کرتے ہین شانہ گیسو	پہول سو کہے بنا دینگی گر پہولو نکو	مشک سے دینگی نیا ترا نگو گیسو
شکل جو بیٹا ئی میں ساقی نے شراب	ہوگئی عکس رگ گل سا سلسلہ گیسو	حشر مین پوچھنگے جب حال سیہ کاری کا	بچھا ہو نگا د کہا کردہ معطر گیسو
نخل جا ہین کس ما گزیدہ کرلئے	عرق رخ سے ہوی آلی گہونگر گیسو	شمع گر ہو تری ہمسر تو ہو وہ جان ڈالے	ہی دہلون شمع کی سپر سر گیسو
بل بہت کرتے تہی سب ہوگئی سرابی	باندہتی طاعتی بل دیکے برابر گیسو	شکنافہ ابھی بنجائیگا غنچہ سر تک	لوٹ ہی کر دینگی ہو کے جو معطر گیسو

تر ہوگئی مسی تری لبکی شراب سے	حیران ہون رنگ پہیلکی خضاب سے

وقار تخلص راجہ کشن کمار خلف راے پردامن کشن رئیس مراد آباد قوم کایتہ سری باستو تعلقہ دار اضلاع مراد آباد و بداؤن وغیرہ ہین انکے مورث اعلی کو محمد شاہ بادشاہ دہلی نے سرفراز فرمایا اور عہدہ وکالت پر مراد آباد مین تعینات بخشا اوسوقت سے مراد آباد مین قیام ہوا انکے جد امجد لالہ آتمارام نواب آصف الدولہ بہادر کے عہد مین خدمت جلیلہ نیابت چکلہ داری چودہ محال بجنور پر سربلند ہوئے اور جب یہ سلکہنڈ کا ملک نواب سعادت علیخان بہادر نے کمپنی انگریز بہادر کو دیدیا تو راے موصوف کو عہدہ منشی عدالت دیوانی پر کہ اوسوقت یہہ بھی عہدہ نہایت درجہ کا تہا سرفراز فرمایا۔

اوہنون نے آخرکار ترک روزگار کرکے اضلاع مراد آباد بجنور اور بدایون مین تعلقہ خرید اجسکو ابتک برکت و ترقی ہوتی جاتی ہے اونکے فرزند اقبال مند رائے پردامن کشن نے ۱۸۵۷ء کے غدر مین اپنی دانائی اور تجربہ کاری سے سرکار انگریزی کو کامل فایدہ اپنے سچی خیرخواہی اور تابعداری کا پہونچایا جسکے صلہ مین اونکو تین ہزار روپیہ جمع کی زمینداری پیشگاہ گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی سے بموجب پروانہ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۸۶۰ء کے عطا ہوئے اور اب اونکے صاحبزادہ بلند ارادہ یعنے حضرت وقار کو سرکار فیض آثار سے راجہ کا خطاب بھی ملگیا ہے اور یہہ صاحب بڑے عالی حوصلہ اور صاحب ہمت ہین اونکے عجیب عجیب خارق عادات سننے مین آتے ہین اور شعر بھی باوجود نوشقی کے خوب کہتے ہین اوہنون نے اپنا پہلا دیوان خود میرے پاس ۱۸۸۶ء مین بھیجا تہا جس سے سند جہ ذیل اشعار منتخب ہوکر درج صحیفہ ہذا کئے گئے —

دیر و حرم مین جلوۂ قدرت ہے انکا — زنار سبحہ مین نہین فرق ایک تار کا
زلف شکن کو نے دل و دین کو گھیر ہے آ — ہی قبلہ کعبہ پر نہ ہو کفار کا
سودائے چشم یار مین لکا کہان کہان داغ — وحشت زدہ تہا مست تہا ایسو ہوا تہا
لٹا ہی جو گیسکا تو بل کہا ہی کسی زلف — دل جو کا ہوکا ہی یہ آیا جدہر آیا
وہ یہہ کہتی ہین کہ تنگ آتی ہی ہمسے بلبلین — تو سلد فرقہ عشاقین ہذا نام ہا
ان بتونکی اگر زبان ہوتی — دعوی کرتے خدائی کا
اگر غنچہ چٹکا کہا بلبلون نے — یہہ سوئیکا ہے ڈہنڈورا کسیکا
روی رنگین کے مقابل لالہ داغی ہو — پوست باغی کا چمن آج کہینچا ہیکا
عرق جسم یار تہا کہ شہاب — ہوکے گلرنگ پیرہن اوترا
ضعیف جسم نے مجہکو بنا لیا — بزنگ سا آئینہ ٹہکر کبہی کہڑا نہو
وقار نقل سی میری ہونہ غیر کو فیض — کر بڑی کہتے ہے اوکو کبہی سما نہوا
ہے اگر زلف پریشان دل و اسیل — سو شمس کی تفسیر ہے چہرا تیرا
بوسہ کا کل جو مانگا تو کہا تو شرما — جب کہا کچہہ اونہی تو بلے کیا از گیا
دیکہا بہی پہر نہ دل کہو لگی کہینچکر — خوابین ہی جو بلا یار تو ایسا تہا
کیا قیامت ہی وقار کا ہی چال چلکر — فتنہ محشر جسے دیکہہ کے اولٹا پہا گا
گر نہ لی ای محتسب تو می مگر تو تیا — ڈہا ئیگی کیا قلعۂ اسلام جلو بہر آ
وہ ترک آج آئے تو برسو نین آئے — کہ رفتار رفتار قیامت

مین نہین کیا یکتا ہو کا فرو دیندار کا — ہیبت بچہپر کہلا ہے کافرو دیندار کا
چشم ساقی جوم لی کل است تین فقا — کام ہم سے عین غفلت مین ہوا ہشیار کا
فریاد میری سنتی ہی وہ بام پر آیا — اللہ یہہ نالہ مین کہان سے اثر آیا
بڑہی ہے یاس یہانتک کہ میری لحد پر — سوائے گریہ کوئی چشم تر نہین آتا
چاند سے منہ کا بوسہ لیلونگا — پہول توڑونگا آج نسرین کا
دہان جل گیا آج فقرہ ہسیکا — نہی جا نیہ یان کچہہ نہ بگڑا کسیکا
قد جو بوٹا سا کسیکا جلوہ فرما ئیگا — دیکہکر سرو تہال پانو پہلا ئیگا
جب کفن کی تہی ملی پوشاک — تب میرا جامۂ کہن اوترا
گہو جگر مین گہٹی لمبی کا حیا نہین ہا — ملا ہر ایک سے وہ بیت پر ایک کا نہوا
یہہ یانا آنکی بہون ملتی ہی ہو بہو جانا — مین کہنٹ ترچہا کرد ونیہ زلف لہرا
مرنے پر بہی محو ہو سنگی ابہین داغ جگر — یہہ ہین وہ مہر و یہہ جنکو کہن جائیگا
دہوپ چہاونے ہو فرشن کا لوگونکو گمان — جسجگہہ عکس پڑے اسکی عبا تیرا
اوسکی پست نگو جو پکڑا منیے تو وہ مہر کا — پہول سمجہی پایا منہ پہلے پہل گہبرا گیا
ناتوان کیا کوئی ہیلے جو کر ڈیوٹی — آیا وہ حسن جوانی یہ تو سایا تہا کا
ہول سے سو دہی پیار امنجاو — اپنا معشوق بہی بلوائیگا
سو ہین یان خلد یہ کر کے نظر — دیمین کچہہ اور نشک لائین آپ
لپٹ کی سوئیگا وہ خط تو مانگی — مرا زمانہ اگر لیگیا کبہی کروٹ

صبا نے اوڑایا ہے انداز یار	چرا کے چہپایا ہے بد نکو چلے

ولی تخلص ولی رام قوم کایتہ سکنہ شاہجہان آباد جو شاہزادہ دارا شکوہ کے منشی خاص تہے اور علم عربی فارسی اور ہندی مین مداخلت تمام رکہتے تہے چنانچہ اونکے شعر زبان مین ملتے ہین اور وہ صوفی صافی مذہب تہے اونکو اول شاعر اردو زبان کا حضرت جوہر نے لکہا ہے اور عجب نہین کہ ایسا ہی ہو کیونکہ اونکے کلام سے ابتدائی حالت اس شاعری کی معلوم ہوتی ہے اور جو ولی گجراتی موجد شعراء اردو کا مشہور ہے سو اوسکا موجد ہونا تو تحقیقات سے ثابت نہین مگر وہ اول صاحب دیوان شاعر اس زبان کا ہو - ولی رام کے یہہ تین شعر بطور نمونہ کے لکہے جاتے ہین جو ڈہائی سو برس اول کی اردو کے ہین -

تو مہمان آمدی اینجا شدی خود خانہ خاوند	تو اپنے آپ سے بہولا کسی کو نا پہچانا ہے
شراب سرخ می نوشی اجل کردی فراموشی	مردن کو دور مت سمجہو عجب یکیا یا تا ہے
قبا و چہرۂ رنگین ہمہ از تیغ بکشایند	دہین گے کفن کی چادر جو تیرا خاص بانا ہے

دیبی تخلص شاعر شیرین مقال رنگین خیال منشی شیو پرشاد ولد رای سوبہا رام وصفی خلف دیبی پرشاد قوم کایتہ سکنہ لکہنو جو ایک مدت سے مطبع منشی نولکشور کے منیجر ہین اور منشی صاحب بہی اونکو بہت عزیز رکہتے ہین کلام انکا بہت شستہ اور صاف ہے مضامین سے آمد کا جوش پیدا ہے آپ نے طبیعت ایسی شوخی زا پائی ہے کہ ہر شعر مین نئی بات نکالتے ہین اور کوئی بات چوچلے سے خالی نہین ہوتی زبان وہ شیرین کہ شعر پانی اور سیدہی تہو حسن بیان کا یہہ عالم کہ مطلب تصویر بنکر آگے آجائے اور پردہ مین نہ چہپے اونکے ہر ایک کلام مین نیا لطف اور نیا رنگ ہے اور اسی وجہ سے اونکے کلیات کا نام مرقع اورنگ ہے مجکو بہی اوسکی سیر کا اتفاق ہوا ہے اور اوس سے جو مینے انتخاب کیا ہے وہ یہہ لکہا جاتا ہے -

ہمسے موزون ہو وصف رخ جانان کیا کیا	مطلع مہر نے مطلع دیوان کیا کیا	شوق دیا تو لکا جو حسرت دیدار جدید	تیر مین سا تہہ لیے جاتے ہین ارمان کیا کیا
سنکے افسانی شب ہجر کو ایاہ لقا	یاد آتا ہے تو کہنا ترا ہان کہا کیا	ظالم سے تیری یہ تنگ و ستم ایجاد آیا	نالہ لب میری کرتا ہو فریاد آیا
انتقام اپنا نہ مین حشر مین جا بہی ہوگا	شرم آئیگی اگر سامنے جلاد آیا	تیر دلکوا ندلون اک بت کا سو ہو گیا	یہ تماشا دیکہی کعبہ کلیسا ہو گیا
تی ہی ہو اف سیر مین و نکلے جو قریب جلا	حسن نے شبدیز کو کیا خوب کوڈا ہو گیا	اونکی آرائش ہو دہی مجہکا دل	وان نہین لفظ بیان سایہ پر لکا ہو گیا
ایک بوسہ کی اجازت بہی نہین بلکہ	کچہہ وظیفہ میرا ایجان مقرر ہوا	دکہا ئینگے بہلا کس طرح سینہ رو نخجر ہم	فراق یار مین جینا ہو مجب نہ امتحان
جب ہم نزع عیادت کو وہ لیکر آیا	ناز کرتا ہو دم ہی مرا لب پر آیا	جسم و کوش سکے تہین بجکو تو خیر ہے	دل ہیرا اوس ستم ایجاد پہ کیونکر آیا
دل مین باقی تمنا کا نہ تہا یچون	میرا آنکہو ستی لہو جو مکرر آیا	بدن و پیٹہ سے وہ رات ابر چہپا ہے	یہ ٹہہری کہ میرا عقبا تک ترنا
جانے سے اونکے پہلے ہی جان عزیز گئی	کو سفر تہا نا مرنہ سحر نہ تہا	دریا مین وہ رقیب سے چہیٹے لڑ آگئے	مین آشنا بحر محبت مگر نہ تہا

رخسار کی بلائیں جو لیں صفا ہوئے
کیا کیا نہ آپکی الفت نے مرے ساتھ ہے
خواہش مے بعد مردن بھی ہی
افلاس گھیرتا ہے تو ہوتی ہنر کی قدر
ساقی جو تیرے ہاتھ سے ہو وہ آفتاب
صبر فرمائیے و تمتین فرا حسرت دل
حرف مطلب کو وہ سن سکے پھر یاتی ہیں
لوگ کاٹینگے گلا یانکی ادا ایک لئے
جب سے جانباز کی بڑھائیگی تیر نظر
کھینچے ہیں عاشق ہجوم جمال انکے دیکھکر
یہ جیا انکھیں سے کیں جلا وہ شعلہ رخسار
دوسرے در پہ ہے سوال حرام
سے بلائیں جو اپنے ہاتھ سے وہ
چودہویں شب کی چاندنی ہے مجھے
نہ شیخ جی آئے شراب پیئن
آئینہ دیکھکر لیا منہ پھیر
اپنی ہی فوزن حسن آرائش و حرارت سے
یا تو نین پھر حجاب سے کیا فائدہ حضور
بیان کس سے کریں اندوہ وقت ہم ہو سکا
نہ کہا بیکا مزہ وہ نہ پایکی وہ آن
بیکار اونچا ہے مرا آہ نکالو تو ہو جانا
قصد کعبہ تھا دیر میں پہنچا
کعبہ بہتر ہے تھیں جنکو کی نیا رقیب
کھاتی ہیں کھلاتی ہیں شیخ دولت دنیا
رنگا لیاں دیتی ہیں سر بزم ولاکہ کہون

مصحف کو چہوکی مورد الزام ہوگیا
رسولکو اخراج کیا در بدر کیا
ہے میری تربت پہ سایہ تاک کا
پیر میں لوگ کرتے ہیں ماتم شباب کا
لطف بیجا اور لطف شب مہتاب کا
وصل کا کوئی تو ہو جائیگا پہلو پیدا
کیجیے پہلے میرے دلکو تو قابو پیدا
قتل عالم ہوگا اس ترچھی نظر سے دیکھنا
بھولیجا وکی زروئے نظر سے دیکھتا
اتنے سوز جگر سے جانہ رنجدان گیا تو
بیجا وفا کی ہے یہ آہستہ آہستہ انسو تم مضطر کا
میں گدا ہوں فقط ترے در کا
حور سے لوں نہ جام کوثر کا
ہے گمان اونکی میلی چادر کا
ہو چکا خوف روز محشر کا
کر سکے سامنا نہ ہمسر کا
بھولا بھلا وہ خوب شیر جو قلم ہوا
دریدہ جیکو وصل کا اقرار ہو چکا
نہیں معشوق کی جیتے سے صد کم جو نبکا
صلاوت لیکیا شب کی اعلام جو انکا
آسمان ایک عزیز آسمان ہو جائیگا
کسطرف دیہان تھا کدہر آیا
بتکدہ میں جاؤنگا تو ایمان جلیجائیگا
رہتا ہے تہ خاک سدا مال ولی کا
ملتا ہے صلہ مجکو میری کم سخنی کا

میں مر گیا جو یقین اونسے چہپایا آج
شاخ طوبی ہے ارباب جنت
سنگ ہے ستی ہوس سے تو جہک جہک کہ قدم
نازاں عبث ہیں حسن ورنہ وہ آپ آپ
لاون جو آپ اپنی لپیٹیں گلوریاں
عبث ملنے کی بڑہی شوق یہ اونکے انکہونکو
نوشگافی یہ کم شاعروں نے باندھی لاکھ
قتل کرکے مجکو وہ پہونگی سب سفاک
اپنے مطلب کو وہ کرتا رہا دانائیاں
گنہگار و نیا اپنی کرو چلیگی تیر سو ہو کر
آئینہ میرے ہاتھ سے دیکھو
کہیں ایفا ہو وعدہ دیدار
کاٹے کہاتا ہے گہر جیدہ یمین
ابر آیا ہے جہوم کر ساقی
ملگئی جان خاک میں اپنی
نا آشنا کبھی سے ہیں جو راستا ہیں
انحضرت مسیح کچھ اپنی دوا کرو
ٹہانی ہے اوس نے کیٹی لڑائی وصالمیں
بجا کہتی ہیں کرفن عشق نصف عمر رہے
غم میری سجھی ہوتی نہیں میت بہیادم
رنگ پر آئے تھے وہ اوس حسن کا حاصل
واسطہ گود یا پیمبر کا
کسطرح سے پہلیں ترکی نیکی کلیاں
تیر نیکی دل سخت ہیں کچھ تہی گہکی
کون ہیں جو عشق کو کہتی ہیں خلقت بہیتی جہا

لو گل چراغ عمر سر شام ہوگیا
ہے یہ رتبہ آپ کی مسواک کا
باعث فنا کا ہے یہ اوبھار حباب کا
ہی چلتی پھرتی جہانون عالم شباب کا
بنا رہے فلک یہ ورق آفتاب کا
چشم آہو میں بھی کرتی ہیں آہو پیدا
بہنا وصف کمر کا کوئی پہلو پیدا
پیچ کھلجائیگا اونکی کمر سے دیکھنا
جب میرے مطلب کا وقت آیا تو سوتا دال
یقین ہوتا ہے دم جو بیجا گلشن جانانکا
دو جہے مرتبہ سکندر کا
منتظر ہوں میں روز محشر کا
در پہ وہ ہو کا ہے مجکو اثر کا
آج ہو دور دور ساغر کا
کیا گیا اوس بت ستمگر کا
دیکھو کمان کیطرح کبھی تیر ہم ہو
اچھا ہے فراق کا بیمار ہو چکا
نہ نگاہ یکبوسہ سو بار ہو چکا
کیا کرتے ہیں اس سے تذکرہ بزم جوانکا
جو دے مہلت فلک تو کبھی نام جوانکا
پیر بھی دیکھیگا اوسکو تو جوان ہو جائیگا
نہ میرا پھر کے نامہ بر آیا
اقرار ہی سر کل کو تری گلبدن کیا
فریاد از دیکھ لیا کوکنی کا
ایک صورت پہ ہمارے یار کا جوبن ہے

ہوگئی ہین وصل کی شب جیسے کچھہ گھنٹا
ہم ملک عدم مین ہی گئی نہ ہٹو نہیں لیکر
جان بچنی کی بہلا کون ہے صورت وہی
جانب ترے مین ہی الٹی آئی آئیگا
مین نکل آیا ہون آگئی قدس ہے ہکیا
ایک آئینہ رخسار کا رہتا ہے نقود
کیون نہ سمجہون اونکو تیلا نور کا
قیامت تک ہتو نا بلبل شیراز گویا
کچھہ مزہ تر لیا ہے اونکو بوجہ سبب
قاصد سے از عشق کرون کسطرح بیان
کل نہین آتی مجکو دل مضطر کی
عالم ہی لو نہین ہے کچہہ ای ہرکو پسند
تیری پسند کیا کہ تجہی ہی عدو پسند
حیران ہین پتنگ کہ دین کسیہ نہین جان
پہر جلکہہ یہ اسکی جو ہوتا تو خوب تہا
یہ جو لگا رو رخ شیر پہ خلوت سے نکل
لی چہیڑ چہیا ہمکو تو وہی نہین قرار
اونکی رخ سے ہو گئی ہے نور شمع
پہلے بہو دلکا تہا نا سو اب ہو
گر قسم لیتا ہے مجھے مصحف سنھار سے
تیری عاشقی کچی کرتی ہے تقدیر اتیک
سو وہ بیٹھہ پہر کے قسمت کے پہر سے
صبح ہوتی ہی چلا وہ گل ترہکو
جو چاہتے ہو عصا ٹیک کر اوٹھی ہیا
عارضی حسن پہ نازان ہی عشق نہ یہ ہوش

عمر بہر اپنی خطا پر مجھے شرمندگی نہ ہا
عقدۂ نہ ملا اونکی کمر کا نہ دہن کا
تمکو نزاکت نظر باز لیکا لیکا ٹہیرا
آئینہ اونکی مقابل آتے آتے رہ گیا
عشق کی ہی پہلی منزل آئے آئی آئیگا
عالم ہی میرے سینہ مین آتش محلکا
زلف دود ہی چراغ طور کا
اگر باتین بنانی پردہ ہیں تم سیکہنا آتا
وصل کی شب وہ کیا کرتی ہین تیرا آسے
بچو ہون کہ دل ہے مرا یدہ گمان ہیت
دیکہہ پایا ہے مجھے ورن تو آرج
خود صورت آفرین جہانکو ہی تو پسند
میرے پسند دیکہہ کہ مجکو ہی تو پسند
مانند شمع تو ہی ہے اے شعلہ رو پسند
ملتا نہ آدمی کو دل آرزو پسند
جنت تجہی پسند ہے یا لکہنو پسند
معشوق اسلئے ہی ہمین تند خو پسند
کیا عجب محفل سے ہو کافور شمع
وہ ابتدا کے داغ ہی پہر انتہا کی داغ
کیون پڑ رہا ہین یہہ ایہم اپنا قرار طرق
وصلکی است نہ ہے اگر کوئی بدتر
حاصل ہو نہ وصل مین بدعا لے
ٹہنڈی سانس مین صفت یا دیکہہ کر
لگا دو سرمہ دنبالہ دار انکہون مین
رات بہر لو کا عالم ہے سحر کچہہ بہی نہین

راست و سفلہ نہین بتا پایا کسطرح
مصر مین اونکی زلیخا نی لگائی قیمت
وا ایک آیا ہی گر شاعر و لسّی کر لیتے
بیجل اے شوق شہادت وہ رفتہ رفتہ تو کہے
ستارا جب تو نی ٹوٹا صد چرخ آ لگے
یاد ہو تو کچہہ دلکو تسلی ہو ہمارے
رخ دکہاو تم تو ہم ہی دیکہہ لین
اغیار کی جہلکی ز میری سنے لینا
ہا تہہ کو ہا تہہ کسیکا نہ نظر آئیگا
کسی یار کے عاشق تو نہین ہی ہو
کبہی یہ بات جاتا ملک نہین ہو بچپن
سچ ہی یہ اپنی اپنی ہے ہیا سر و پسند
وقت آخر وقت ہی اوٹھی نماز کا
آتی ہی سنکے زمزمہ اپنی بدن مین روح
جو ہمسے پوچہتی ہو وہ ہم تم سے پوچہتے
یہ وضع یہہ لباس یہہ حسن یہ بانکپن کہان
تدبیر اونکی وصلکی تو کر چکی بہت
اونکی استقبال کو جاتی ضرور
کہہ رہا ہی سے کہ میرا اسطرح کہتی ہے ہے
محروم ہے وصل سے کہو گئے ایسے
امانت یہ ہی ایک پردہ نشین کی
ایکدم بہی نہین ہم یاد خدا کرتے
ہمسے کیا بعد فنا ہی اوڑ نکہت جلکو
نہ جہیو مجھسے مثل نکہت گل
مدتون دیر و حرم کی سیر کی

چال ٹیڑہی ہو گئی جس وقت فرزین ہو گیا
تیری بازار مین تیغ سیف کا نہ سودا ہوا
کسی طرح جو کہا دہن مین کچھہ کلام آتا
قتلگہ مین لے جو قاتل اپنے آ گئی آئیگا
قیامت سے غضب ہے ٹوٹا پڑتی مین انکا
چہوٹا ہے ترا وعدہ ملا آج بہی کل کا
سنتے ہین قصہ کلیم و طور کا
ایک ٹہیس کا محتاج ہی شیشہ میرے دلکا
میرے آنسو لنکا جہلکا ہیلکا دامن آ چکی
رات بہر کرتے ہو تم آہ و بکا کیا یا عشق
میری دعائین ہی ہین کہ لی اثر کسطرح
رغبت تجہی رقیب سے ہمکو ہی تو پسند
ہی آب تیغ یار سے ہمکو وضو پسند
ہمکو ازل کے روز سے ہی خوش گلو پسند
آتا نہین ہی کوئی اگر خوبرو پسند
کیونکر بیمار دلکو ہو لکہنو پسند
اب آئے ہائین جبین سے تقدیر چہید
کیا کرے ہی بانو سے معذور شمع
سر ہو سو بار قاتل تہہ دامان طرف
کیا ذکر دہن کا نہ ملی اونکی کمر تک
نہین ہم دل سے کہانیکی قابل
کام رکہتی ہی بلبل کچہہ اوس سے تو دکام
سبزہ قبر پر آن کی جو چرتے لیتے ہین
مین تمہارے گلی کا نا نہین
کچہہ دنون ہی تو لسنے وار میخانہ سون

اسقدر ہے نور بام پر صفائی یار پر　　دیکھکر عکس چاندنی ہو سایۂ دیوار پر
آتا نظر نہیں کوئی جہان نظر مجھے　　بتلائی یار کا جو نشان کمر مجھے
تار نظر کو کرتا کمر بند یار کا　　پر کیا کرون نظر نہیں آتی کمر مجھے
سیر نظر جسے ہو تو سینہ جاتی ہائی گرد　　تری قدم مین ہی کیا طاقت جرائم ہنر

ہمت تخلص لالہ اندمن امن لال سیتارام باشندہ بہانی شاگرد معصوم عالم۔

مین وہ میوہ رفت ہی ہی منظور　　پوچھتی نغز کو ہو سری جو کچھ بھی ہین

ہمت تخلص منشی بنسی دہر کاینہ سکسینہ لکھنو خاندان شیر الدولہ موید الملک مہاراجہ بالکشن بہادر جسارت جنگ نواب شاہ اودہ سے شاگرد منشی ہنیڈو لال زمر کی ہین اور کوئی شاگرد ماموں یال نادم کی بتاتی ہین یک اسوختہ کی تصنیف سی لکھا گیا ہی اور یہ چند شعر ہی

کیا پسینہ سی جو ہے یار تری تر گیسو　　زہر اوگلتی ہین یہ افعی سی ہی ڈر کر گیسو
بار ہا آئی ہین اڈر اڈر کی ہوا سے تلک　　ہو گئی چشمۂ حیوان کی ہین ہمسر گیسو
شعلۂ عارض نور کا دہواں ہے ملجا　　کون کہتا ہی کہ کہتی ہین وہ سیر گیسو
طرفہ اس حسن خداداد کی بند ہین گواہ　　مصحف چہرہ چپ و راست ہین کاغذ گیسو

کھلگیا راز یہ ہے تہہ وہین بلا کی بخر　　آ گئی جیب پر نشان بڑہ کی مگر گیسو
سر ست شوخ نے اب باندہ لیا ہے جوڑا　　بنگئی ہنک کا نافہ وہ معطر گیسو
کب تشبیہ کوئی ہو سکتا ہی بیان انداز　　ہو بیا مین لاتی نہین سانپ کا تصور گیسو
کیا جمی بال بال تیری ہی تری جامہ　　ریشہ دیتا ہے دم وصف معنبر گیسو

ہنر تخلص بابو دیو کی نندن سابق اہلمد کلکٹری الہ آباد تھی بعدہ ریاست گوالیار مین سر رشتہ دار صوبہ سبلگڈہ کی رہی اور ابکا رہین اور الہ آباد مین رہتے ہین او ہنون نے بہی اس تذکرہ کی تالیف مین بندہ کو بہت مدد دی ہے رازق مطلق انکو جلد بر سر کار کرنی یہ چند شعر اونکی اشعار سے جو او ہنون نے بہیجی

نیند ململتا ہین انکہہ مین اسیدیتی　　دشمن جو ابہی ہے تب فرقت کیسی
سیدہی بات تو سنی ہی نہ جانی بو نہر ہوتا　　ہو گئی آپکی کیا جانی عادت کیسی

کیشور ہم مین اگر فرق ذرا سا ہوتا　　کفر و اسلام مین کسو سطی جھگڑا ہوتا

ہندی تخلص رای کنہیا لال صاحب رای بہادر ایگزیکٹو انجنیر لاہور جو اس زمانہ مین نامی گرامی اشخاص اور علمای باکمال ملک پنجاب سے شمار کئے جاتے ہین اور اب تک مندرجہ ذیل کتب تصنیف فرما چکے ہین ۱ گلزار ہندی پند و نصیحت مین ۲ بندگی نامہ ۳ یادگار ہندی پیغمبرون بادشاہون حکیمون اور اوتارون کی حال مین ۴ اخلاق ہندی علم اخلاق مین ۵ مناجات ہندی ۶ رنجیت نامہ مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر مرحوم کی حالات مین۔ از انجملہ مناجات ہندی جو بطور دیوان کی مضامین حمد و ثنا خالق ہر دو سرا مین ہے ملاحظہ سے گذری اور یہہ چند شعر

ہی وجود جزو کل مین رنگ حکم جود　　نیست و ہستی مین ظاہر نشان ہیکل
کر دیا ہی مجکو اوس نقاش نے　　نقش لوح جان پہ نقش عجیب
حضرت خالق نے ہندی پر بڑا احسان کیا　　بخشکر تاج شرف اشرف جہان کیا
زیست کا مضمون جو تم ہو سوچتے　　جانلو آخر کہ یہ ہوگا غلط

ہین یاندان سیکڑون سو جو لیک　　اوسکی حمد مین نہین کرتی کلام

ہوش تخلص سونی بہاری لال نام رئیس سرہٹہ شاگرد ظہور۔

خون ٹپکتا ہے دیدۂ تر سکا　　کہلا گنجینہ لعل احمر کا
نالہ نیزہ ہے اور دل غمناک　　بے حولدار غم کے لشکر کا
سوز مضمون سے ہو خاکستر　　فکر ہے بال پر کبوتر کا۔
کیا کہون حال از لب آہوش　　رنگ بگڑا ہے کیا مقدر کا

جی کوئی سا وہ دن کہ نہین لیتے آہ　　اور کونسی وہ شب ہے کہ شور فغان نہین

ہمت تخلص ... ہندی تخلص ...

ہوش تخلص منشی تلک رام صاحب دیوان ملازم مطبع اودھ اخبار لکہنو

تمکین کیا ہو مد سے اوسی امتحان مجھے — دم بھر مین ہول جاوگی یہہ ہرمان مجھے
ہستی سے ملتی خوب عدم تک تلاش کی — ثابت ہلونہ اونکی کمر کا نشان مجھے
مرتو لگا مین ہی بھاتی لی آپکی طرح — دکھلائین نہی کاکی وہ چہلیان مجھے

ہوشیار تخلص منشی کیول رام قوم کایتہ سکینہ سکنہ دہلی ولد سلطان سنگہہ بخشی افواج بیگم سمرو صاحب عربی اور فارسیکی علمون مین خوب ملکہ رکہتی ہین اور سیاق اساق مین اپنی وقت کی اوستاد ہین اونکی تیزی طبیعت کی یہہ ایک عجیب مثال منشی درگاپرشاد صاحب نادر تخلص نے لکہی ہے کہ تخمیناً بسہ سال کا ذکر ہے کہ آپکو ناگری پڑہنے کا شوق اور ریاضی سیکہنی کا ذوق ہوا پندہ سے ناگری پڑہنی بالا یادکی اور ماسٹر رام چندر صاحب سے حساب سیکہا شاید ایک ہفتہ گذرا ہوگا کہ حساب کی بہت سے گر ناگری مین بہت خوشخط لکھکر لائی اور کہا کہ دیکہو اوستاد جی یہہ ہمنی لکہا ہے سبحان اللہ تیزی ذہن اسی کو کہتی ہین - یہہ صاحب ابتدا مین سمرو کی بیگم کی سرکار مین ملازم تہی اور پہر وہانکا روزگار چہوڑکر معلمی کا پیشہ اختیار کیا اور دہلی کی بعض میرزاؤن کو پڑہایا بعدہ جیلخانہ کی قیدیونکی تعلیم کے لئے مقرر ہوئی ان بعد سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ہوکر اپنا کام انجام دیتی رہے جب ضعیفی کے سبب سے مصائب دورہ کی متحمل نہوسکے تو ممالک مغربی اور شمالی کی افسران سررشتہ تعلیم نے قدردانی سے اونکو مدرسہ چاندپور کا مدرس کردیا چنانچہ اب اسی عہدہ پر مقرر ہین مین نے منشی درگاپرشاد صاحب سابق الذکر کی تحریک سنی اونکو واسطے بہیجنے اپنی اشعار کے تکلیف دی تہی چنانچہ اونہون نی مہربانی کرکے اپنا بہی بہت سا فارسی کلام بہیجا اور چند شاعرونکا کلام بہی لکہا اونکی علمی استعداد اونکی تصنیفات سے ثابت ہوتی ہے چنانچہ ابتک قریب بیس کتابونکی تصنیف کرچکے ہین جو ہر علم اور ہر فن مثل طب حساب ہندسہ ہیئت عروض قافیہ بدیع بیان معانی قواعد فارسی وشعر وانشا وغیرہ مین ہین اور وہ میری رای ناقص مین باعتبار تصانیف قصیدہ اور نثر فوایدعلیہ کے قوم کایستہ کو بہی باعث فخر وافتخار ہین پرمیشر اونکو سلامت رکہی کہ ایسی ایسی اجلہ کرام کا وجود اس جزو زمان اور اس آرام طلب قوم مین غنیمت ہی اونکا فارسی کلام تو اول حصہ مین درج ہوچکا ہے اور اردو اشعار یہان لکہی جاتے ہین -

ملایا خاک مین دکہلاکی تونی قد بالا کو — سہی کو سرو کو شمشاد کو عرعر کو طوبا کو
خرام سیمتن مین ہوگیا ہے سلام اپنا — صراحی کو پیالہ کو سبو کو خم کو مینا کو
خط و زلف و قد و عارض نے تیری کردیا عاشق — سمن کو سرو کو سنبل کو ریحان کو مطر کو

ہیرالعل ناظر سب جج کورٹ میرٹھہ مصنف مثنوی نشاط حسن - یہہ چند شعر اونکی کتاب مذکور سے منتخب ہوے -

شکر پروردگار ہر دم ہو — گو مہیا فزون ہو یا کم ہو
زندگی کا تو اعتبار نہین — ہان زمانہ کو کچہہ قرار نہین
چہا گیا کچہہ خمار سا مجہکو — آگیا انتشار سا مجہکو

یار تخلص کاشی رام اہلمد عدالت شاہجہانپور باشندہ بہالی شاگرد مقصود عالم مقصود -

جیب کٹ گئی میری حال کی اخبار — تجہکو ای بیخبر خبر نہوی

یاس تخلص تن سکہہ رای ابن رای بہیمی پرشاد قرایت دار راجہ الفت رای شاگرد مقصود -

یار کی آئینہ رخ کی تجلی دیکھو ‌ ‌ ‌ صاف شیشہ کا گمان ہوتا ہے دیوار پر

یقین تخلص لالہ بلدیو سنگھ صاحب دہلوی شاگرد حافظ غلام دستگیر مبین ۔

کیا کہوں فرقت کی شب کیونکر گذری تجھ بغیر ‌ ‌ ‌ دل یہ صدمہ ہوتا تھا جو کچھ ستمگر ہو گیا
ہم کہتے تھے تو نہ ستی اسکے ابتا نہ مل ‌ ‌ ‌ جا رہی تھی تو نئی الفت انکی نادان یکبار

تقریظ از تصنیف لطیف زبدۂ شیرین بیانان ازل و ابد منشی آغا فیض احمد صاحب طالب علم مدرسہ ریاست ٹونک

موزونی الفاظ نظم حمد اوس ناظم مین ہے جسنے مطلع روشن آفتاب کو بیاض دن پر رقم اور مصرع برجستہ ہلال کو سواد شب پر منظوم فرمایا اوسکے آبیاری فیضان سے ہشت بہشت کو تازگی حاصل اور اوسکی سازگاری احسان سے نہ سپہر کو بلند آوازگی موصل ہے ۔ قطعات مہر تجلی قدرت اوسکی سے متجلی اور ابیات برج تجلی صنعت اوسکی سے متجلی ہوئی سخن سنجوان فصاحت عنایت اوسکی سے موزون اور بیان زبان اوران اصابت ہدایت اوسکی سے بصواب مقرون ۔ **قطعہ**

وہی صانع کہ اوسکی صنعت سے ‌ ‌ ‌ ہوئی مصنوع آسمان و زمین
وہ کواکب کے نور سے روشن ‌ ‌ ‌ ہر رخ گلرخان سے یہ رنگین

اور رنگینی معانی تار رسالہ نعت اوس معجز بیان مین ہے کہ مجموعہ موجودات کا اوسکی نظم شریعت مین قافیہ دار انتظام ہوا اور دیوان کائنات رباعی چار یار اور منتخب اہل بیت اوسکی سے ردیف احترام کو پہونچا ۔ اور وجود جود افزا اوسکا ایک وہ ہے بحر کامل عروج و کمال مین اور اعتقاد بیضا ضیا اوسکی ترکیب بند مین سحر افزو خور جمال ہے **قطعہ**

وہی بانی کہ اوسکی فکرت سے ‌ ‌ ‌ ہوا منظوم خمسہ ایمان
نظم حسان نے اوسکی برکت سے ‌ ‌ ‌ پایا حسن نظام و استحسان

امابعد ضمیر گلشن نظیر گلچینان گلستان معانی اور چمن پیرایان بوستان سخندانی پر مخفی نہو کہ یہ ہیچمدان و ہیچ میرز رحمت صمد حضرت صمد خان کا فیض احمد ایک عرصہ سے سیکھنے زبان انگریزی مین اسکول سرکاری شہر محمد آباد عرف ٹونک مین مصروف ہے مشفقی خجستہ سیر منشی لالہ لچھمی نراین صاحب آذر تخلص نائب مدرس اول انگریزی مدرسہ مذکور نے کہ یوم آغاز نوشتخواند اس نیازمند سے عنایت مشفقانہ اور الطاف محبانہ فرماتی ہین اور بوجہ ہم سبقی کی اکثر بمقتضائے مہربانیونکی پڑہنے لکہنے مین مدد دیتی رہتی ہین فرمایا کہ میرے برادر معظم نے تذکرہ اردو شاعران ہنود کا تالیف فرمایا ہے اور اب جلد چہپنے والا ہے تو بہی ایک عبارت ایسی لکہہ کہ اوسکی ساتہہ مطبوع ہو اگرچہ اس ناچیز کو کوئی لیاقت ایسی نہین کہ اس تعمیل ارشاد کی قابل ہو لیکن بخیال اسکی کہ ارشاد دوست کی تعمیل ضروری ہے یہ چند سطور پیش کرتا ہون ۔ یہہ مجموعہ جمعیت آئین توام تسکین ہے ایک سنبلستان ہے تسکین ۔ اور یہہ ذخیرہ نضارت قرین منظوم رنگین ہے ایک گلستان ہے بہار آفرین ۔ نظم سازونکی لئے ساز ۔ نثر طرازونکی واسطے طراز ۔ حریفونکی حریف ۔ شیرین تذکار اور ظریفونکو ظریف شیرین گفتار ۔ اشعار غم از دل برخار ۔ نغم عنادل در گلزار ۔ اشعار صفات محبوب مین قلم بد والفقار علم ۔ اور اعلام مدح معشوق مین صفحہ دیبا ر معلم ۔ سراپائے از عیب بری سراپائے دلبری صفت عشق شیرین تر کلام نمکخوان گفتار بہترین اشعار عاشقانہ ۔ خوشترین ناز محبوبانہ اوصاف روز وصال مست آثار مستانہ خمخانہ بہار منظومات قدرت سخن آفرین پی سخن سزاوار آفرین جسکے مولف واقف دقایق سخنوری کاشف حقایق نکتہ پروری آشنائی معنی آشنایان قدردان دانایان گوہر درج ہنروری اختر برج سخنوری نوباوہ نورسیدہ چمن فراست ثمر پیش رس نہال کیاست رحیق

خمکدہ دانش و بینش - سرجوش مینا (ذات) آفرینش مجموعہ کمالات انسانی مرات تجلیات یزدانی فیض بنیاد خوش نہاد منشی دیبی پرشاد صاحب بشاش نائب سررشتہ دار محکمہ اپیل علی الخصوص چودہ پور مین درحقیقت کتاب فیض نصاب ہے اور انتخاب لاجواب ہے ایسی تالیف کا خیال آج تک کسیکو ہوا تہا نہین - ملک ہند کے اصحاب دانش اور ارباب بینش جانتے ہین کہ تالیف اسکی زنا مرد آمانی اور ترتیب اس نگارنامہ معانی مین کسقدر تکلیف ہوئی ہوگی سخندان اولو الابصار سے امید ہے کہ بگوشہ چشم التفات اس بیاض مشکین سواد پر نظر فرماوین - راقم حروف کہ نا آشنائی انشا مین معترف ہے سخندان معروف حسن بیان و مشغوف محاسن معانی ہے کہ حسن انصاف مین موصوف ہین مترقب صنوف عطا بوقوف خطا و ستر صدلوف احسان تحسین موقوف امتحان ہے

قطعہ تاریخ سال فصلی

بشاش بجز عقل لکھا جو تذکرہ
بیشک ہی کتاب نہایت عجیب ہے
فصلی جو سال کیلئے کرتا ہے فکر تیز
آئی صدا یہ کان مین یہ ترتیب ہے
سطرے چند دلپسند

از نتیجہ فکر بلند و طبع رسای پیوند شاعر سخن پرور منشی لچہمی نراین صاحب آذر -

لچہمی آفرین صد آفرین کہ آپ سے نے بہت بڑی کام کو انجام دیا ہے یہہ عجیب تذکرہ مخزن الاشعار تالیف کیا ہے آجتک ایسا تذکرہ کسی نے نہین لکھا واہ واہ کیا ہمت کا کام کیا ہی گویا دنیا مین اپنا نام کیا ہے قطعہ تاریخ

مرتب ہوا تذکرہ شاعرون کا
میری دلکو از بس مرغوب ہے
بہہ بشاش عاقل کی تالیف ہے
جسے دیکھکر جی مجبوب ہے
یہہ ہی اوسکی تاریخ لکہہ دے آذر
عجایب غرایب یہہ کیا خوب ہے

قطعہ تاریخ طبع از مجموعہ مکارم اخلاق شاعر شہرہ آفاق بہا گلاب سنگہہ صاحب مشتاق باشندہ سیر کھہ -

وہ لکھا ہے تذکرہ یہ حضرت بشاش نے
دیکھکر کہتی ہین جسکو واہ واہ سب لائق
خوب لکھا ہے یہ تذکرہ واللہ
جسم کا سنہ لکھو اے مشتاق پڑہ رہی ہوش با
کیا ہی زیبا ہی کلام ہندوان پر خرد - ایضا

واہ بشاش تیری کیا کہنے
ایسا کوئی نظر نہین آیا
سیکڑون ہم نے تذکرہ دیکھے
اوسکی اتمام و طبع کی تاریخ
کہیے مشتاق گر کوئی پوچھے
پڑھتا ہے یہ مصرعہ از سر بسیار
نغمہ بلبلان ہندی ہے
ایضا
لکھا تذکرہ شاعران ہنود
یہہ ایجاد بشاش کی ہی تئی
جو پوچھے کوئی تجھسی مشتاق ال
تو کہتا ہی مخزن شاعری

۱۲۹۹

از شیخ شرف الدین صاحب ظہور شاگرد حضرت مشتاق جو فن شعر مین مشتاق اور پر صاحب اخلاق ہین

تذکرہ لکھا عجب بشاش نے

قطعہ تاریخ از مصنف کتاب

پہر کہلا ہے امید کا گلزار
تذکرہ دوسرا ہوا ابتار
حلہ ہی اوسکی ناز کی پہ نثار
اور سواد اوسکی شام زلف نگار
تیسرا نام مخزن الاشعار
لی کم و کاست کرتا ہی اظہار

ہندوون شاعر کا اسمین حال ہے
بلبلو شکر ہے ہزار ہزار
وفصل گل پہر جہان مین آئی
تذکرہ کیا ہے ایک گلشن ہے
ہی فصاحت کی آستین کا طراز
تین ہین اسکی تمام تاریخی
مخزن الشعر سی سن تالیف
نام سیوم سے عیان بشاش

سوچتا کیا ہے ظہور خستہ تو
آئی پہر باغ مین سخن کی بہار
پہر مئی عیش سی ہین سب سرشار
بلبلین نغمہ زن ہین جسمین ہزار
ہی بلاغت کا طرہ دستار
پر ہر ایک کا جدا جدا ہی شمار
ہی عیان شکل شمس مصنف نہار
سال تاریخ ختم لے تکرار

لکھہ عجائب یادگار دو سال ہے
یار ور پہر ہوا ہے نخل مراد
لیجئے شاعران ہند وکا -
ہی ارم اوسکی رنگ و بو پہ فدا
ہی بیاض اوسکی صبح عارض حور
مخزن الشعر مخزن الشعرا
سال ترتیب مخزن الشعرا
تمام شد

ضمیمہ آثار الشعرای ہنود

جن حضرات کا کلام بعد اختتام کتاب کے بہم پہونچا یا تام ونشان معلوم ہوا وہ اس ضمیمہ مین بترتیب حروف تہجی درج کیا جاتا ہے اور جنکا کلام نہین ملا اونکے نام پر ہی اکتفا کیا گیا تاکہ یادگار رہے اور بر وقت طبع مکرر بشرط دستیابی کلام بہی لکھ دیا جاے گا۔

آرام تخلص منشی رام پرشاد ملازم راج چھپی پور شاگرد نوازش مونگیری۔

خود آئی ہین آپ یہانتک کو عیسی دوران	کیا خوب کیا ہی میری حالہ زار آج	دیکھی ہی تجلی جو کسی برق نگہہ کی	قابو مین نہ دل ہی نہ سنبھلتا ہی جگر آج

آفرین تخلص لالہ بہاری لال ساہوکار فرخ آباد شاگرد صفیر اپنے شہر کے اچھے شاعرون مین سے ہین اور نازک نازک مضمون باندہتے ہین یہہ چند شعر اونکے جو پیام یار وغیرہ رسالجات سے منتخب کئے گئے تہے یہان درج کئے جاتے ہین۔

خود گلا کاٹ کی جانباز ہین مرنیوالے	اور ہونگی وہ کوئی مرنیسی ڈرنیوالے	صبح سی آج پریشان ہی کیون دل اپنا	کس پریزاد کی ہین بال بکھرنیوالے
اعجاز مین آپ سی اچھا نہین کوئی	بیمار ہی کہتی ہین مسیحا نہین کوئی	تم بدلہ ہا ملن سی میری دلکو نہ دیکھو	داغ غم فرقت مین سوا نہین کوئی
حیلہ سی عیادت کی کسی روز چلی آؤ	بیمار کو کیا دیکھنی جاتا نہین کوئی	اک بلائی آسمانی داستان زلف ہے	اک قیامت ہی کہانی یار کی رفتار کی
میری گھر مین آج آیا ہی جو ازراہ کرم	چاندنی پہیلی ہوئی ہی جلوہ نما کی	مشتاق اذیت کی ہین ہم اور زیادہ	سیکھا کہین تم جفا کی ستم اور زیادہ
	ای آفرین اوس نبی کی قدم لوتین ہم	بڑہ جای جو دونا یہہ ستم اور زیادہ	

اخگر تخلص منشی چیتی لال قوم کایتہ سرہ باست باشندہ بدایون ایک آزاد وضع اور سادی چال کے مرد آدمی تہے منشی دیبی پرشاد سحر اون کے صاحبزادے ہین مگر ہمکو کوئی کلام اونکا نہین ملا۔

اصغر تخلص مہابیر پرشاد محافظ دفتر عدالت شہر بہوپال۔ یہہ شعرا منکے طبع زاد ہین۔

سودا ہوا ہی جیسی مجہی زلف یار کا | پیدا ہوا ہی رنگ دل بیقرار کا
عرض حال دل بتایا کو شکوات سمجھے | مدعا صاف تہا پر کیا کرین اولٹا سمجھے
مقبر فاتحہ کو آئیگا وہ شعلہ رو اصغر | ہنین یہ دیکہا تہا تسم کو آج اپنے مدفن کے

افسر تخلص منشی اجودہیا پرشاد خاندان رای ہمت رای مختار المہام ریاست ٹونک سے ایک بڑے عالم و فاضل اور شاعر صاحب دیوان، اردو فارسی کے ہین پہلے علاقہ پنجاب مین تحصیلدار تھے اور اب بہ سبب نابینائی کے فرخ آباد مین خانہ نشین ہین لیکن ہم کو کوی کلام اونکا دستیاب نہین ہوا۔

اکلیل تخلص بہگوان سہاے طالبعلم اسکول بلند شہر شاگرد ناز بلند شہری۔

وصل کا ہی عبث گمان تجکو | ہم تو عاشق ہین تیری صورت کے

الفت تخلص الفت رای نائب منشی ڈویژن مین پوری سکنہ اٹاوہ۔

ہم ملک عدم کا کرین اب سفر آج | للہ ہای اگر یار کی آئیکی خبر آج

انجم تخلص جیسمن پرشاد خلف منشی رام سہاے تمنا برادر عمزاد لالہ شادی لال چمن کے ہین قوم کایتہ باشندہ لکہنو اونکا ایک قطعہ تاریخ الف لیلہ منظوم مین دیکہا گیا تہا اور کلام دیکہنے مین نہین آیا۔

ایمن تخلص گنگا سنگہہ سیالکوٹی۔

دلبر نہو جب برمین مجہی کیا نظر آئے | یارب میری دلدار کی جلدی خبر آئے

بال تخلص لالہ بالکشن ولد لالہ سدا سکہہ لعل باشندہ علاقہ کول جو بالفعل ٹونک مین رہتے ہین یہ شعر اونکی تازہ مشقی کے شعرون مین سے بعد اصلاح درج کیا گیا۔

لگا یا روگ جو اپنے غم عشقا کیون پالا | ابہی تو کہیل تماشہ کرتی تہے بہا دن

بقا تخلص لالہ بالگوبند قوم کایتہ باشندہ لکہنو شاگرد منشی شادی لال چمن اور حال معلوم نہین صرف اسیقدر بنظر یادگار غنیمت سمجہکر لکہا گیا۔

بندہ تخلص امر چند مدرس ریاضی مدرسہ بہیرہ ضلع شاہپور علاقہ پنجاب اور حال معلوم نہین۔

بہار تخلص منشی کنولال رشتہ داران لالہ شادی لال چمن لکہنوی سے ہین۔

بہار تخلص منشی بشیشر سہاے شاگرد شادی لال چمن ہین قوم کایتہ باشندہ لکہنو۔

بہجت تخلص چرونجی لال خلف منشی شیولال باشندہ محلہ نوبستہ لکہنو۔

بیتاب تخلص منشی شنکر لال خلف لالہ الیسری پرشاد سکندرآبادی حال مقیم اجمیر اونکی شعر کچہہ پہلی بہی لکہی گئی ہین اور کچہہ پہر اب لکہے جاتے ہین جو اونہون نے سال گذشتہ مین مجہکو بمقام اجمیر دئی تہے۔

بہلی سی وہ اب نہین ہی خواہش | بوسہ کی طلب ہی کہتی ہین لیکن
آئے کوئی نہ آسکے کوسے | پہلے ستہ دہوکے آئے کوسے
یارب ایسا ہی کوی دن ہو | گر دل ہی کوی نہین چرایا
ہم رو تھین اور منا لے کوئے | پہر آنکہین کیون چرائے کوئے

یان جان عبث عذاب مین ہے
یون ہیت تو خدا ایکسا سیہی کرتی عجب

رو بیٹھے کوستے ستاتے کوسے
بت بت ہی آخر کو خدا ہی کچھ ہے
خاک در جانانہ اسکی ہے شرف دین

سوگ کیا میری مرنیکی خوشی ہے انکو
بوسکی طلب پہ وہ لگی گالیان دینے
سونا ہی بنانیکی ہی اکسیر مین تاثیر

رنجگی کرلی ہین وہ بزم عزا کی بدلے
امید تہی کچھ اور ملا اور ہی کچھ ہے

بیدھب لالہ پربھو دیال دہلوی شعراے زمانہ حال سے ہین یہ شعر اونکا ملا تہا سو درج کیا گیا۔

دی جیلہ کہین دم لکو میری مدد ہی
و آبو مین دل ہے سنبہلتا ہی جگر آہ

پیوکر داس متصرم حضرات بریلی سے ہین انہون نے ایک کتاب گیان گیتا نام حال مین تصنیف کی ہے اور کریما کو بھی تضمین کر کے ایک ایک شعر کے اوپر تین تین شعر اپنے لگائے ہین پہلا بند اوسکا یہہ ہے۔

غضب ہی کہ انسان دنیا مین آ
پر اب بھی جو دیا ہی چاہے ہوا

پریشان گناہونسے اپنے ہوا
تو سعدیکا یہہ شعر پڑہ برملا

وگرنہ یہہ تھا اشرف الانبیا
کریما ببخشای بر حال ما

ہوتا نظر سے خدا کی جدا
کہ ہستم اسیر کمند ہوا

تارا تخلص لالہ تاراچند لاہور مین رہتے ہین اور سوہن حلوا کی دوکان کرتے ہین اونکی تصنیف سے ایک خمسہ شیوجی مہاراج کی صفت مین اور چند شعر دیکھے گئے وہ یہان لکھے جاتے ہین۔ بند خمسہ۔

جہان مین جو دیوتا جتنے ہین انمین نامود شیو ہین
بنا بیٹھے میری آنکھو مین تو اپنا گھر شیو ہین

شیبہو تکی قبلہ و کعبہ ہین یاد رسکر بد شیو ہین
ادہر شیو ہین ادہر شیو ہین ادہر شیو ہین ادہر شیو ہین

جو نابینا ہین کہدے بھی اونہین نور نظر شیو ہین
اشعار

ملک الموت بھی آئی تو نپایگا مجھے
لاغری نی میری اتنا ہی کیا گم مجکو

آرزو مین دل آزردہ کی یاد بر آئین
گوش دل سے دادرسی یار اکلم مجکو

تلا تخلص لالہ تلارام ساکن لال کرتی میرٹھ اچھی شاعر ہین اور یہہ شعر اونکی ذہانت اور طباعی کے گواہ ہین۔

غبار آلودہ بالونسے تمہارے اسم آفرا
ملایا خاک مین مجکو جو ہین بیتاب ہو کر
تو حیا نا زبانسے اتنی کہنا کچھ نہ اقاصد

کیا تہا عذر یکبار انکار کی ٹہیری
کہین گی حال میر حرف نامہ کی زبانکو

شرارت ہے عدو کی جو ہوا انکار ملن مجکو

تمکین تخلص پنڈت رام جی مل قافیہ سنجان بدایون سے ہین اور فارسی اکثر کہتے ہین۔

تمیز لالہ دہرازی لال قوم کایتہ سکنہ لکہنو شاگرد منشی شادی لال چمن۔

توقیر منشی جنوجی قوم کایتہ سکنہ لکہنو شاگرد نسیم دہلوی۔

ثمر تخلص منشی اودہ بہاری لال مدرس فارسی کایتہ پاٹ شالا الہ آباد اونکی تصنیفات سے ایک مسدس مہادیوجی کی استت مین جسکا نام مہادیو چالیسی ہے دیکھا گیا اور یہہ بند اوسکا منتخب ہوا۔

آیا ہی بہولی ناتہہ تری در پہ خاکسار

امید ہے کہ نخل امل کا ہو باردار
خادم ہون تیری درگاہ کا ہون سلی نزار

خدمت مین آپکی یہی ہے عرض بار بار
میری خبر نہ بہولیی ای نادیہ سوار

میرے گنہ معاف ہون ہین ہون گنہگار

جلیس تخلص منشی رام سروپ تلمیذ صفیر فرخ آبادی۔

فصل ہو کر ای ستم آرا شہیدون ہی تری
چادرین باتین کفن کو زخم وا شد انکی
جو رو تہی ہاتھ ہین باتو نین جلبین ونسی کرتیجی
ای جنون ملتی ہی سکو کو تہ و لیر بین عدا
چہ میز رنگی شب وصلین ہم او زیادہ
سب بسیر کرتی ہین کہا کر ٹہوکرین ولو ایکی

جنون تخلص جسونت راے برادر حقیقی رای نندکمار صاحب بہادر مرحوم شاگرد نسیم دہلوی۔

جوش تخلص پنڈت رام کشن اسسٹنٹ ماسٹر انگلش کالج الہ آباد۔

عنبر کو پاس بہا دو تو بہا دلیکن
اپنی محفل سے اوٹہا ئی ہو عبث مجکو

جوہری تخلص منشی شیو پرشاد تلمیذ صفیر فرخ آبادی جوہریان سخن فرخ آباد سے ہین۔

جستجو کیا زہر مین ہو شربت دیدار کی
زہر ہوتی ہی دوا گر دسی ہو بیمار کی
کیون نہ انکہین انکی آنکہو نسی ملین ہم ہین
کچہ عنایت چاہتی بیمار کو بیمار کی

چمن تخلص منشی نرنگ لال باشندہ لکہنو ایک شاعر شیرین سخن اس زمانہ مین ہین قوم کایتہ شاگرد منشی رام سہای ردنق انکی تصنیفات سے کتاب سنگاسن بتیسی دیکھنے مین آئی عجب دلچسپ و دلاویز نظم ہے اور یہ چند اشعار اوسکی دیباچہ سے منتخب ہوئی ان حضرت کا تمام خاندان حتی کہ رشتہ داران مادری بہی شوق شعر اور طبیعت موزون رکہتے ہین۔

الہی سبز کر میرے سخن کو
زبان گلبانگ وحدتسی ہو یکسر
بہار نیسان دے اس چمن کو
برنگ عندلیب نغمہ پرور
میری خامہ کو دی طوطی کی منقار
تری نکہت سی ہر گلمین ہے خوشبو
رہی تا شکر مین تیری شکر بار
تری قدرتسی بلبل ہی سخن گو

اشعار ساقی نامہ

یہو فصل گل ہے اتفاقی
تمہ گردون ہی تا دنیا مین ساقی
کہا مین اور کہان پہر تو ہی ساقی
رہی عالم مین تا دور باقی
عطا کر وہ شراب ارغوانی
شراب تلخ سی شیرین زبان کر
کہ دی پیری مین وہ لطف جوانی
عنایت سی مجہی عندلیب البیان کر

حشمت تخلص بابو ہر پرشاد سنگہہ بن بابو رام رتن سنگہہ ابن بابو جانکی پرشاد سنگہہ خلف بابو دیوکی نندن سنگہہ صوبہ الہ آباد کے رئیس و تعلقدار ہین بڑی عالی خاندان اور امیر ہین پرگنہ شیورام ضلع الہ آباد کے تعلقدار ہین شاعر اچھی ہین طبیعت ذکی پائی ہے منشی دیوکی نندن صاحب ہنر نے کچہ غزلین اونکی بہیجی تہین اونمین سے یہہ شعر منتخب کئی گئے۔

مدت ہوئی کہ پاس مکیجو رہا ہین
چنگ و چغانہ و مطرب خوش ترانہ ہو
عیبت جو شاہ و نیتو قصور سیلاد
حیرت ہمی ہی کسلئی آئی عقنا ہین
محفل خسروانہ ہو جیفہ وہ لقا ہو
ذرا سنو تو سہی تم ذرا سنو تو سہی
صندل کی چاہتی ملون اوسکو درد گیا
کہان تو یار تہا ہو ہمو نیرہ بیان یہ کہ
بیان شمع مین رنگ سے جلتا ہو کرتا
بس درد سر کی اسکی سو کچہ ہو ہتین
سی کو اپنی کیو نکر سنو تو سہی
تری محفلین گر ای شمع رویا آتا ہے

حقیر تخلص نند رام اور حال معلوم نہین۔

حلم تخلص لالہ جن لال ماموں شادی لال چمن قوم کایتہ سکنہ لکہنو۔

حلیم تخلص لالہ ماد ہو رام عرف منوہر لال بہوپالی شاگرد تسلیم۔ اس سے زیادہ معلوم نہین۔

حیران تخلص منشی جگناتہہ قوم کایتہ باشندہ لکہنو شاگرد نسیم دہلوی۔

خادم تخلص شیودیال شاگرد مہوش وکیل عدالت لکہنؤ

وصف لکھتا ہون اونکی صورتکی — میری مضمون ہین قیامتکی
کیا ہی آپنی عبث اونکا وصل کا انشاد

وعدۂ وصل اونکا آپہہ سچا — ون ہین نزدیک ب قیامتکی
ادہر ہی ایک نظر الصنم خدا کی لئی

خازن تخلص لالہ دلارام ہیڈ کلرک خزانہ ضلع ہوشیارپور۔

کوئی سفاک سے ہین آج کدر نیوالے — منزل شہر خموشان کی اوترنیوالی
اوسنی امید بر آنیکی ہوکیونکر صورت — کرکی اقرار ہین سو بار مکرنیوالی

خرد تخلص راجہ رام شاگرد منشی شادی لال چمن شعرای لکہنو سے ایک اچھی شاعر ہین مگر ہمکو اونکا کلام نہین ملا۔

خضر تخلص منشی کالی سہای خلف گنگا سہای تحصیلدار لکہنو۔

فصل گل آئی چلین بلبلین گلزار کو — شل ہو گل لئی گلگون قبا کیا کیا ہین
تو ہی صیاد رہا کردی گرفتارونکو — گلشن ایجاد کی بلبل ہو کیا کیا ہین

بعد مدت ہین خوا ہان اونکی الفت — انتظار وصل مین ہو تمام نہین بار نفس
یاد ہم خضر نہ بہولی سی ہو یارونکو — ورنہ روز کی شاتی ہی قضا کیا کیا ہین

خلیقہ تخلص لکھمی چند فورتھہ ماسٹر گورنمنٹ کالج منشی برانچ اسکول قوم برہمن پرکرنہ باشندہ اجمیر عرصہ دو سال سے شعر و سخن کا شوق کرتے ہین ہندی فارسی انگریزی اشتو مارواڑی عربی اور اردو مین شعر نظم کرلیتی ہین اور اپنی کو شاعر ہفت زبان بتاتے ہین ابتک چہہ دیوان تصنیف کر چکے ہین اور چند کتابین اور ہی بنائی ہین مثل مرقع فیض گنج خلوت گلشن خیالات و بہارستان لطایف دہرا کی کلیف وغیرہ یہ چند شعر اونہون نے اپنی تذکرہ مین درج ہونیکے واسطے لکھادی تھے۔

گلشن ہین کسی کی بہرنی ہی باد بہار — شاید ہواسی ہی لگی کوئی یار کی
قرین چشم مین زلفین صنم کی — کمند دیکھین دو آہو کی خطا کی
اسلئی دلمین سے دن دل بعد کو شب نکلا — پہر نہ یہہ ہوگا نہ اسکا کوئی بدل ہوگا

قطعہ
خط جو نکلا وبال حسن ہوا — صبر ہی میری دل کہا ہیگا
زلف و عارض نگہ و خال و خط و ابرو چشم — شب مانگین گی جو پہلو مین کبہی دل ہوگا
ہونگی مرغان چمن تتبع تبسم ہر حلال — دہ گل جو چمن مین کبہی خندان ہوگا

خوش تخلص منشی کربا شنکر باشندہ بدایون منشی دیبی پرشاد سحر تخلص بدایونی کے شاگردون سے ہین اور اردو کی شاعری مین ایک اچھی دستگاہ رکھتی ہین۔

خوش تخلص لالہ گوپال سہای سکنہ لکہنو قوم کایتہ ایک اچھی شاعر ہین اونکا تاریخی قطعہ شیو پران منظوم مصنفہ منشی شنکر لال فرحت مین درج ہے مگر ہمکو کوئی شعر اونکا نہین ملا۔

دانش تخلص ہیرا لال قوم کایتہ باشندہ لکہنو اور حال معلوم نہوا آنکی تصنیفات سے ایک قطعہ فارسی بابت تاریخ خاتمہ کتاب سنگاسن بتیسی نظم مصنفہ منشی رنگ لال چمن مین درج ہے۔

دریا تخلص نندلال محافظ دفتر راج کوٹ۔ یہہ شعر اونکی رسالہ پیام یار سے لئی گئے۔

بجا ہی جسقدر وہ سر فراز دنیا ہوئی — بہار تازہ خود مستہ ہوئی آنکو خبر
سیر احباب مین ہا نہ رہی کچہہ بہی خبر بجا

بہار آئی اور دیوانگی نے بینہ گریبانکی — جنونکو ستر سی حاصل ہو جیب داینکی
ہزارون حسرتین سر پٹکتی ہین بر سیر مدفن پر

دلیر تخلص منشی گوکل چند شاگرد اصغر علیخان نسیم دہلوی قوم کایتہ سکنہ سکندرہ لکہنؤ ہین مگر ہمکو کوئی شعر اونکا نہین ملا۔

ذکا تخلص پنڈت برج کشور اندور مین رہتے ہین اور حال معلوم نہین یہ شعر اونکا ہے۔

ہوگا طلوع قبر سے بہی مثل آفتاب ‖ زیر زمین یہ داغ چہپایا نجائیگا

رسا تخلص منشی مادہو پرشاد نبیرہ راجہ ستدرجیت قوم کایتہ شاگرد منشی شادی لال چمن موزونان لکہنؤ سے ہین مگر کوئی شعر اونکا ہمکو نہین ملا۔

رسا تخلص منشی رامدیال سخن سنجان شہر بدایون سے ہین لیکن ہمکو کوئی کلام انکا دستیاب نہوا

رفعت تخلص منشی سنولال قوم کایتہ سری باستو ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع مرادآباد ایک اچہی خاصی شاعر ہین انکی تصنیفات سے ایک مثنوی جسکا نام معتمد الدہر ہے مشتہر ہوئی ہے اوسمین اونہون نے عجیب کام کیا ہے کہ مضامین پند و نصیحت کو عام زبان اردو مین بصنعت تجنیس قافیہ لکہا ہے اوسمین سے یہہ تین شعر جو عدل کی صفت مین ہین یہان لکہے جاتے ہین۔

عدل سے آپکو تہی مت کر ‖ عدل سے آپ کو تہی مت کر
عدل کر عدل کر نہ کر بیداد ‖ رہِ انصاف سر کی بل سر کر
مختصی ہے یہ حشر مین بیداد ‖ رہِ انصاف مین فدا سر کر

رفیق تخلص گہونسی سہای وکیل منصفی باتکہ شاگرد نوازش مونگیری۔

بہولے ہی ستمگر اپنی مجہی یاد کیا ہے ‖ کیا خوب ستائی مجہی قاصد کخبر آج

روشن تخلص روشن لال خلف منشی جگناتہ خوشتر مصنف رامائن نظم اردو باشندہ لکہنؤ قوم کایتہ۔

روشن تخلص منشی جانکی پرشاد شاگرد شگفتہ لکہنوی۔

رہ گئی مٹ مٹ کی تسلی لقش پا عشاق دہر ‖ ابتدائے عشق یہہ تہی انتہا کچہہ بہی نہین

رحمی تخلص منشی راج بہادر کاپنوری۔ انکا کلام کسیقدر تو پہلے بہی درج کیا گیا ہے اور کچہہ یہان پر بطور تذکرہ لکہتے ہین

بہرکی تری دیدار کی جنسے ہوس مین ‖ کہا ئیں جی جلی غصہ و غم اور زیادہ
مین اپنے سوا غیر کو کچہہ بہی تو نہ دیتا ‖ یاد آگئین پلکین ترے مشتاق قدم کو
ملتا جو مجہے یار کا غم اور زیادہ ‖ پرخار ہوئی راہ عدم اور زیادہ

زیبا تخلص اجودہیا پرشاد شاگرد احسان شاعر شاہجہان پوری۔

وہ یہ کہتے ہین کہ آسان نہین ہے مرنا ‖ ہمقدامین ہین یہی تو اے زیبا
مین یہ کہتا ہون کہ مرجاتی ہین مرنوالے ‖ جلوے ہین یار کی شرارت کی
زیبا نگاہِ یار جو دل کی طرف ہین ‖ بعد مردن جو داغ عشق کہلے
آرزو ہی کر یہ ہی کام نکلتا لیکن ‖ شاہد نشانہ تیر اوڑایا نہ جائے گا
نکلے پہول میری تربت کی ‖ غنچے کہ بہیس مین چہپا نگئی تم مجکو

سحر تخلص منشی دیبی پرشاد قوم کایتہ سری باستو سکنہ شہر بدایون سب ڈپٹی انسپکٹر ایک نامی شخص اور عالی دماغ سخندان اضلاع مغربی و شمالی سے ہین اگرچہ ہم انکی واسوخت کا کچہہ انتخاب پہلے لکہہ چکے ہین مگر چونکہ اب زیادہ حالات

اونکی سوانح عمری کے متعلق معلوم ہوئی ہین اسلئی یہان یہ ذکر جزو اونکا زیب رقم کیا جاتا ہے ۔ انکی آبا و اجداد ہمیشہ ذی علم اور سرکاری عہدون سے مشرف رہے ہین انکی والد منشی جنی لال بہی شاعر تھے اور انگر تخلص کرتے تھے اونہون نے بھی یہ فیض اونسی ہی پایا ہے انکی ولادت سمت ۱۸۹۰ مین واقع ہوی چودہ برس کی عمر مین انہون نے مولوی طاہر الدین سے علم ادب کی کتب متداولہ پڑھین اور پہر علوم عقلی ریاضی اور طبعی وغیرہ وفنون خوشنویسی کے مختلف اوستادون سے حاصل کئے اور ایک کتب جو ذیل تصنیف کرچکے ہین ۔ خلاصہ منطق ۔ معیار البلاغت ۔ معیار الاملا ۔ نظم پروین ۔ ارژنگ چین ۔ رکاز الفیوض ۔ تکمیل المساحت ۔ مرآت العلوم ۔ دیوان سحر سامری ۔ واسوخت سحر عشق و تفسیر عشق ۔ اور ان کتابون سے منشی صاحب کی نازک خیالی اور معنی آفرینی ظاہر ہے اور جو کلام ہے وہ سوز اور درد سی خالی نہین یہ چند شعر اونکی دیوان سے یہان لکھے جاتے ہین ۔

زینتِ عنوان ہی مضمونِ عالم تو نہ تھا
مطلعِ دیوان لکھون مطلعِ خورشید کا
دیر مین ہے وہ ہی کعبہ مین وہی سینہ
طالبِ نظارہ کو گر ہو سلیقہ دید کا

سنگِ طفلان قبر کا سامان کافی ہی ہیوہ
چاک ہو کر دامنِ صحرا کفن ہو جائیگا
سجدہ ہی جو ہو یہی عشقِ بتان کم ہن
دل مضطر مرا بازیچۂ طفلان ہوگا

واعظا عشق مین گناہ ہی کیا
عاشقِ اللہ ہے پیمبر کا
دنیا مین ایک نکتہ ہی ہم نے پی شراب
واعظا جنت مین ہے یقین ہاں ملی شراب

برارمان رہ یار مین مرگئے
سفر مین ہوا یہ سقر پھر طرح
ناوک آہ کا دیکھو تو ہماری پلہ
ہمین باسی ہین گردون کی سیر آج

جاگا سونی سے سر حلقۂ گیسو کا لقب
بوسہ لیتا ہی تری کا کا بالا بنکر
بوسۂ لب سے نہ منہ پہیر مر جاونگا
اتنا بیمار سی پرہیز مسیحا بنکر

نہ کیون پابند ہون اہلِ صفا خانۂ زنجیر کے
نکلے کتنی دیکھا ہے کبھی آئینہ کو باہر
اسقدر داغ نہو کوئی شعر کا
تو زندگی ہی موت ہے سخن کے واسطے

سرشار تخلص لالہ مدن موہن لال خیرآبادی کانپور مین رہتے ہین اور شاہی ارد و شعر اچھی کہتے ہین مگر ہمکو کوئی شعر اونکا نہین ملا

سلیم تخلص منشی مدن موہن لال شاگرد صفیر ۔

رکھدیتی ہین نہادہی سر او نکی قدم پر
مغرور ہون کیونکر صنم اور زیادہ
کہتا ہی سلیم اتو شب وصل ہی پایا
بیچین کریگی تجہی ہم اور زیادہ

سوسن تخلص مہاراج کنوار شیو داس سنگھہ سکنہ موضع کاچو ضلع الہ آباد ۔

کعبہ مین دیکھا دیر مین جاکر کیا تلاش
ملتا نہین وہ شوخ ستمگر کہین دریغ
سوسن وہ یاد کیا کرے تجکو جفا شعار
تاثیر تری آہ مین کچہہ بہی نہین دریغ

سیماب تخلص لالہ بنی دہر و لد لالہ ایسری پرشاد باشندہ قدیم سکندرآباد ضلع بلند شہر حال اجمیر پہلے پولیس مین ایک اچھی عہدہ پر نوکر تھے اب پنشن لیکر خانہ نشین ہین اور شعر ابتدا عمر سے کہتے ہین اوسکی مشق اچھی بڑہ گئی ہے اونکی بڑی بہائی منشی شنکر لال بیتاب بہی اونکی خوشگوی اور مضمون تراشی پر فخر کرتے ہین سال گذشتہ مین سیماب نے مجکو کسیقدر کلام اپنا منتخب کرکے دیا تہا اوسمین سے یہ چند اشعار یہان لکھی جاتے ہین اور ایک شعر اونکا پہلے بہی درج ہوچکا ہے انکی شعر مین محاورہ زیادہ ہین اور اسی سے وہ زبان اردو کے طالبعلمونکی لئے بہت کچہہ مفید ہو سکتی ہین ۔ اور یہہ صاحب بہی مثل اپنے بہائیونکی بڑے خلیق اور صاحب مروت ہین ۔

بہتر ہے کہ منہ نہ آئے کوئی
جو آئے نہ منہ نہ لگے کوئی
جاو اور کہین ہمین نہ لڑی آنکھ
پہر کیون آنکھین چرائے کوئی

یہ میرے عیش سے چلتی ہیں سحر ہی اچھی | کہ کج فہمی تمہاری آہ غم سید ہا دکہا یگی

غم تخلص منشی چودنی لال باشندہ بدایوں شاگرد منشی دیبی پرشاد سحر بدایونی ہیں اور حال معلوم نہیں۔

فتنہ منشی سادھو رام اہلکار کورٹ نیجےپور اور اپنے وطن کے ہندو شاعروں میں سے ہیں انکا ایک خمسہ خواجہ محمد یار لکھنوی کی غزل پر دیکہا گیا اوسمیں سے یہہ دو بند منتخب ہوئے۔

ارادت سامنے کہتی ہے تجہ سے ہمسکو | عبادت کیطرح سمجھی مرا کرنا ہے ہو دامن | لہوں کیا کیفیت اپنی کہ جو کچھ بھی ہی گذرتی | شہادت کی قدم جو جہکانی ہے تجہ بدل
قضا نے دستبوسی کی جہاں لیلےٰ ہاتہ قاتل کا

نراجی چاہ میں سے قتل کر سر حاضر ہے | نہ کچھہ بلوا ہوا اور نہ کچھہ ہیبت ہے خنجر کی | مگر ہاں دست اسقدر بھی گذارش ہے | یہ شمشیر تو قاتل اٹہانے کی اجازت سے
یہہ مرجانگی جہاں نہ نکلے حوصلہ دل کا

فرحت تخلص کنور کشن پرشاد نام آدراں دہلی سے ایک اچھی شاعر ہیں یہہ شعر اونکا رسالہ فغان دہلی سے لکھا گیا۔

ہوئیں یک بیک یہ اوداسیاں وہ گل ہے نہ وہ گلستاں | یہہ کہاں سے آگئی اب خزاں نہ وہ باغ ہی نہ بہار ہے

فسون تخلص منشی روپچند شاگرد اصغر علیخان نسیم دہلوی کایتہ صاحبان لکھنؤ سے ایک شیوا زبان اور خوش بیان منشی اور شاعر مشہور ہیں لیکن ہمکو اونکا کوئی کلام ہاتہ نہ آیا۔

فطرت تخلص لالہ بہاری لال قوم کایتہ سری باستب بہار و راج گوتر وکیل عدالت منصفی ضلع دربہنگا ہیں انکے دادا منشی لال پہلے کلکٹری اور ججی ضلع ترہت کے سررشتہ دار رہے بعدہ مہاراجہ صاحب بہادر والی ریاست دربہنگا کی سرکار میں بعہدہ منشی گری سرفراز ہوی اور بابو جیکشن لال اونکی صاحبزادے جو حضرت فطرت کو والد تھے بعہدہ منصف مقرر ہوئی سمت ۱۹ فصلی میں انہوں نے انتقال فرمایا فطرت علاوہ وکالت منصفی کے نائب وکیل سرکار آنریری مجسٹریٹ اور ممبر میونسپل کمیٹی بہی ہیں اور بسبب موزونی طبیعت کی شعر بہی کہتے ہیں اور اونکی بہائی بابو بدری ناتہ شبنم تخلص بہی اچھی شاعر ہیں ایک تواریخ ضلع ترہت فطرت صاحب نے بنائی ہے وہ چہپ ہی ہے اور چند غزلیں اونہوں نے اپنی اور اپنے بہائی صاحب کی میری پاس بہیجی تھیں اونمیں سے یہہ چند شعر انکی غزلوں کے بطور یادگار کے یہاں لکہی جاتی ہیں۔

ذوق ہی ذوق تہا ہر ایک ساقی شرابِ ناب کا
کستی جانکہ خطر کچھہ ہی نہیں سیلاب کا
آپکی دانتوں کی نقش میں عوض آنکہوں کا بھی
لکھدیا یہ لفظ منتی نامہ میں سیماب کا

چاہیئے اونکی ترک کو کوفتہ سر خواب کا
سامنے غیر دلکی ناکا تو وہ ترا لے لگے
دیکھی چپنیا شتابی ہوتی ہوتی آب کا
خاکساروں نے بکہری ہو نہ دلونسے میل

بال اوڑہا ہی بیحر فانی ہیں چلی جاتی ہیں ہم
شوخیاں تجہی نہیں ہی یہ مقام آداب کا
لکھہ سکی جسدم نہ بیتابی کا مضمون نامہ بر
کیوں نہ ہو مہر گمان خورشید عالم تاب کا

نسبت العیب کی شوخی ہر دم زبان پر | تماشا ہے یہی کچہ ہم سے بولو
کرتا ہوں بات چیت میں تیری نہ اسکا گلہ | قسم ہے ای بتو تم کو خدا کی
نہ اوبھو عمل میں بہی سحر تک | گاہے نکلی ہی اگر کہی فکر عاشق
قسم ہے آپکو زلف دوتا کی | مری تم تک بھی نہ دنیا کا [illegible]

مرگئی چوٹیکی عاشق تو تو نہ ہنسکر لوٹا | شکر صد شکر اچھا ہوا سچا ہوٹا
لہ تو نگیا جا کردہ فلک پر شب کو | سحر دیکھ گیا آپ نے بوسہ دیکر
اونکی جھکن ہے کسی روز جو کنہا چھوٹا | کسی بوسا لب نازک کو دو لا کہتا

فلک تخلص منشی چھمن لال خلف منشی رام سہاے دو نوق برادر عمزاد شادی لال رنگین باشندہ لکھنو قوم کایتہ مسل اپنے باپ کے تابع علم سحر کے ہین لیکن ہمکو کوی شعر اونکا ہاتہ نہ آیا

فوق تخلص منشی ہرگوبند ملازم ریاست دیوان۔

الہی کون آیا تھا سی بلا کا تاثیر | اوداسی ہے جا ہی جو اسطرح کلیجا سوز
شب وصل اودنے سے ہی ہو قید صبح ہونے نہ | ہم ہی تپش پر ناز ان ہے ہو دانہ ی جواز
جاؤن قربان اس شرارت کی | آتی ہی ہمین سوال رخصت کی
پھنس گیئی کس عذاب مین یارب

جلا با قہر میں جھے فوق ہے نظر شاید | ہی مراد غیر و نکو جو دہ آئی مرے فتر
ہمین باتین یکو زمیری جو دلہ اثنا | ہر ادراج حسرتین ہر بہشتی مرے بر
بوسہ زلف جو لیا بوسے | آئی پھر دن تمہاری شامت کے
ہم جہنم کی ہین نہ جیت سکے

فہیم تخلص لالہ بہو چند قوم کایتہ سکنہ لکھنو شاگرد منشی شادی لال جمن ایک شاعر خوش فہم در خوش فکر اپنے ہمسر وین تھے مگر حیف کہ یہہ تذکرہ اونکی کلام سے محروم رہا۔

قالب تخلص لالہ رجن لال جو رشتہ مین منشی شادیلال جمن کے بھائی ہوتے ہین شاعران قوم کایتہ سے ایک استاد شاعر ہین لیکن اس تذکرہ کے لیے کوی شعر اونکا نہین ملا۔

قمر تخلص بالکرشن خلف منشی رادھے لال باشندہ لکھنو شاگرد ہنر دہلوی۔

لب اوسکے سرخ نزاکت سی ہوگئی نیلے | جو بوسہ خواب مین تصویر دلربا کی لیے

قناعت منشی منو لعل جد نا جد لالہ شادی لال جمن کے ہین قوم کایتہ باشندہ لکھنو مگر ہمکو کچھ کلام دستیاب نہوا صرف نام نامی کے درج کرنے پر اکتفا کیا گیا۔

قیافہ تخلص منشی جی پرکاش نراین شاگرد اثر مونگیری۔

دل کی لگی بجھے نہ خدایا یہہ حشر تک | از بس ہی مجکو عشق بت شعلہ دلپسند

قیس تخلص راے نند لال خلف رشید راے نند کمار بہادر شاگرد اصغر علیخان نسیم دہلوی اور حال معلوم نہین اور نہ کلام اونکا ملا۔

کاتب تخلص سرجو پرشاد باشندہ لکھنو اور حال معلوم نہین مگر ایک تاریخ اونکی منگانن نیسی سطوم منظور للذکین لال جمن دہری

کشور تخلص پنڈت برج کشور سلسلہ دہلی ہیوا رمیت دلدہ عہ سائر ہین اور فارسی اردو مین شعر کہتے ہین۔

کہتے ہین کہ کی زلف کو رخسار صفا پر | گویا کہ آئینہ مین منودار بال ہے

کلیم تخلص منشی مدن موہن لال تلمیذ صغیر فرح آبادی۔

عشق اوس طفل پریمی کا ہوئے جان نثار	چاہیے پہانسی بنا تار رشتۂ زندگی	کیا تپاسست کی اسکی جی ہی جگر تر ہو گیا	آج کیوں ہیں نیند سے آنکھیں نرگس بیمار کی

گلزار تخلص منشی کندن لال خلف منشی کنولال تخلص بہار برادر ماموں زاد منشی شادی لال چمن کے ہیں اور شعر گوئی کا اچھا سلیقہ رکھتے ہیں قوم کایتہ سکنہ لکھنؤ مگر ہمکو کوئی کلام اونکا نہیں ملا۔

گلشن تخلص راجہ جیالال صاحب بہادر قوم کایتہ باشندہ لکھنؤ ایک نامی شاعر امرائے لکھنؤ سے تھے افسوس کہ ملک عدم میں جا بسے اور اپنا نام باقی چھوڑ گئے۔ یہہ چند شعر اونکی طبع لطیف کے نتیجہ ہیں۔

بیہ چشم و ابرو جو گل کے ہوتی رہا نہ اپنے فرق باقی	جو بو ہوتی تو یہ کہتا یہہ غنچہ ہو کا ترے دہن کا	جو یاد آیا وہ رنگین ہی آن آنکہوں نے انکے خون	
کہ دیکہا ہے رگ گل تر ہر اک تار ایسے پیرہن کا	قدم جیدر کہا ہے عاشقوں نے تیرے کو سمجہکے ہستی	عزیز رکہتا ہو جان شیریں تو نام تو نہ کوہکن کا	

گنگا تخلص گنگا بشن پی کایتہ ماتہر باشندہ جیلو باشی شاعر تہے ہی اردو فارسی کے تھے بیادر میں نوکر تھے وہاں ہی انتقال ہوا ہمکو کوئی شعر اونکا نہیں ملا۔

گوہر تخلص منشی گیندن لال شاعران بدایوں سے ایک سخنور شیریں مقال ہیں واسوخت ومثنوی گوہر شب چراغ اور انتشار سعدین فیض اونکی تصنیف ہے۔

لالہ تخلص منشی نواب سنگہہ بہاگلپوری شاگرد شمس عظیم آبادی۔

ہائے کس منہ سے یہ منہ اپنا اونہیں دکہلاؤنگا	شرم عصیاں سے یہہ کہتی ہے ندامت میری

لچہمن تخلص لچہمن پرشاد قوم کایتہ باشندہ لکھنؤ ایک موزوں طبع شاعر ہیں اور لچہمن تخلص کرتے ہیں مگر ہمکو اونکا کوئی شعر نہیں ملا

لیق تخلص منشی شیو رام برادر کلاں منشی شادی لال چمن قوم کایتہ باشندہ لکھنؤ ایک اچھے شاعر وسنی ہیں مگر ہمکو اونکا کلام نہیں ملا

مادہو رام ساہوکار فرخ آبادی بہت خوش طبع شاعر منشی منیر کے شاگردوں سے ہیں

عہد کرکے اونہیں نہ چہوں تو یہ قریبا پر	شرم جو ہے تجکو آئی میرا ستہ دیکھ لیا	دیکہکر مجہکو وہ شوخ جیسی یہ فرماتے ہیں	ایک ملامت ہی تو چاہئے دالامیرا
منہ چو یہ کہا نہیں نعت میری ہیں	گردن جہکا کے نازسے بولی کہ جی انہیں	چھپتے ہیں چاہ رشتہ کہتی ہے کہیں	حضرت آگے کہ دہیان تمہارا یہ کہا تو
شکرتیجی بعد میری یار نے اشاتو کہا	سچ تو ہی چاہتی ہو ابھی نہیں ملتا کوی	قتل کر زادہ شوخ کیا جانے	ابھی کم سن ہی دل ویر کتاب ہے

اسیر تخلص لالہ سندر لال گورنمنٹ اسکول میرٹھ میں طالبعلم ہیں او کچہہ شوق سخن بہی کرتے ہیں۔

میں نیاز ذما نہ یاہم دونوں تہم	امید وصل کی تفرقہ چکا یاد رسبانی کر	تصور ہی ترا ایجانجاں تجہسے تو بہتر ہے	کہ میری پاس تو رہتا ہی ہر دم ماہ من ہوکر

محبوب تخلص اجودہیا پرشاد باشندہ لکھنؤ قوم کایتہ ایک اچھے شاعر ہیں مگر کوئی کلام اونکا ہمکو نہیں ملا ورنہ نذر ناظرین کیا جاتا۔

محو تخلص منشی کالکا پرشاد سکنہ لکھنؤ قوم کایتہ شاگردان اصغر علیخان نسیم سے ایک خوش فکر شاعر ہیں لیکن ہمکو کچہہ کلام اونکا نہیں ملا

مدہوش تخلص کشوری مرلعت لالہ شادی لال چمن لکھنؤ کے کایتہوں سے ایک اچھے شاعر ہیں مگر یہہ تذکرہ اونکی کلام سے محروم رہا

مرشد تخلص بابو فقیر چند ساکن جہمت بازار میرٹھ اور حال معلوم نہیں اور نہ کلام ملا۔

فہرست شعرای مندرجہ ضمیمہ تذکرۃ الشعرائے اردو۔

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد شعر	نمبر دفتر	کیفیت
۱	آرام	منشی رام پرشاد	.	.	.	. .	حی القایم	۲	۱	
۲	آذریں	لالہ بابولال ساہوکار	.	ساہوکار	فرخ آباد	.	״	۹	۱	
۳	انگر	منشی چھنی لال	. .	کایستھ سری باستب	بدایوں	.	.	.	۱	
۴	اصغر	مہاشیر پرشاد	.	.	شہر بھوپال	. .	حی القایم	۳	۱	
۵	اختر	منشی امجد پرشاد	.	کایستھ	فرخ آباد	.	ایضاً	.	۲	خاندان رای ہمت رای دیوان [illegible] سے ہیں۔
۶	اکلیل	بھگوان سہائے	.	.	بلند شہر	.	ایضاً	۱	۳	
۷	الفت	الفت رائے	.	.	اٹاوہ	.	ایضاً	۱	۲	
۸	انجم	جگمن پرشاد	منشی رام سہائے تمنا	کایستھ	لکھنؤ	.	ایضاً	.	۲	
۹	امین	آتما سنگھ	.	.	سیالکوٹ	.	ایضاً	۱	۲	
۱۰	بال	لالہ بالکشن	سید اللال	کایستھ سکسینہ	علاقہ کول حال ٹونک	.	ایضاً	۱	۲	
۱۱	بقا	لالہ بالگوبند	.	کایستھ	لکھنؤ	.	ایضاً	.	۲	
۱۲	بندہ	امرچند	.	.	بہیر علاقہ پنجاب	.	ایضاً	.	۲	
۱۳	بہار	کنولال	.	کایستھ	لکھنؤ	.	ایضاً	.	۲	
۱۴	بہار	منشی بسنت سنگھ	.	.	لکھنؤ	.	.	.	۲	
۱۵	بہجت	جیوتی لال	منشی شیولال	کایستھ	لکھنؤ	.	.	.	۲	
۱۶	بیتاب	منشی شنکر لال	ایشری پرشاد	کایستھ	سکندرآباد حال اجمیر	دیوان	حی القایم	۹	۲	
۱۷	[illegible]	لالہ پربھو دیال	.	.	دھلی	.	ایضاً	۱	۳	
۱۸		پکر داس	.	.	.	گیان گیتا	ایضاً	۴	۲	
۱۹	تارا	لالہ تاراچند	.	.	لاہور	حمد صفت شیوجی	ایضاً	دو بند	۳	
۲۰	[illegible]	لالہ تارا رام	.	.	میرٹھ	.	ایضاً	۳	۳	
۲۱	تمکین	پنڈت شنبھو جی	.	برہمن	بدایوں	.	ایضاً	.	۳	
۲۲	تمیز	لالہ ہزاری لال	.	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	.	ایضاً	.	۳	
۲۳	[illegible]	مسٹر سوجی	.	ایضاً	.	.	״	.	۳	
۲۴	[illegible]	منشی ادوت پرشاد	.	کایستھ	الہ آباد	استت مہادیوجی	ایضاً	۱ بند	۴	

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد شعر	تعداد صفحہ	کیفیت
۲۵	جلیس	منشی رام سہائے	۰	۰	فرخ آباد	۰	حی القائم	۴	۳	
۲۶	جنیل	جسونت رائے	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳	
۲۷	جوش	پنڈت سالگ رام	۰	برہمن	رتلام	۰	زندہ موجود	۰	۴	
۲۸	جوہری	منشی پرشاد ملک ہو	۰	۰	فرخ آباد	۰	ایضاً	۲	۳	
۲۹	چمن	منشی ننگ لال	۰	کایتھ	لکھنؤ	سنگاسن بتیسی منظوم	ایضاً	۸	۴	
۳۰	حشم	بابو سرپرشاد سنگھ	بابورام	۰	الہ آباد	۰	موجود	۶	۴	
۳۱	حقیر	نندرام							۴	
۳۲	علم	رتن لال	۰	کایتھ	لکھنؤ				۴	
۳۳	حلیم	بادیو سہائے عرف منشی نول	۰	۰	بھوپال				۴	
۳۴	حیران	جگناتھ	۰	کایتھ	لکھنؤ				۴	
۳۵	خادم	ستیو دیال	۰	۰	لکھنؤ			۳	۵	
۳۶	خازن	رلارام	۰	۰	ہوشیارپور			۲	۵	
۳۷	جرد	راجہ رام	۰	۰	لکھنؤ	۰	موجود	۰	۵	
۳۸	خنجر	منشی کالی سہائے	گنگا سہائے	۰	لکھنؤ	۰	ایضاً	۴	۵	
۳۹	خلیفہ	لکھمی چند	۰	برہمن چوکر تم	اجمیر	چھ دیوان و مرقع منظم وغیرہ	ایضاً	۶	۵	
۴۰	دلبستہ	ہیرالال	۰	کایتھ	لکھنؤ	۰	ایضاً	۰	۵	
۴۱	دریا	نندلال	۰	۰	کوئٹہ	۰	ایضاً	۳	۵	
۴۲	دلبر	گوکل چند	۰	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	۰	ایضاً	۰	۶	
۴۳	ذکا	پنڈت برج کشور	۰	۰	اندور	۰	ایضاً	۱	۶	
۴۴	رسا	منشی پرشاد ملک ہو	۰	کایتھ	لکھنؤ	۰	ایضاً	۰	۶	
۴۵	رسا	منشی رام دیال	۰	۰	برائیوٹ	۰	ایضاً	۰	۶	
۴۶	رفعت	سنولعل	۰	کایتھ سریباستو	مرادآباد	۰	ایضاً	۲	۶	
۴۷	رفیق	رگھونسی سہائے					ایضاً	۱	۶	
۴۸	روشن	روشن لال	منشی جگناتھ	کایتھ	لکھنؤ				۶	
۴۹	سخن	منشی جانکی پرشاد			لکھنؤ			۱	۶	

فہرست صحیفۂ تذکرۃ الشعرائے ہنود

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد شعر	تعداد صفحہ	کیفیت
۵۰	زخمی	منشی راج بہادر	۰	کایتھ	کانپور	۰	حی القایم	۳	۹	
۵۱	زیبا	اجودھیا پرشاد	۰	۰	شاہجہانپور	۰	ایضاً	۵۰	۹	
۵۲	سحر	منشی دیبی پرشاد	چنی لال	کایستھ سری باستب		خلاصہ منطق وغیرہ	ایضاً	۱۰	۹	
۵۳	سرشار	لالہ مدن موہن لال	۰		کانپور	۰		۰	۷	
۵۴	سلیم	مدن موہن لال				۰ ۰		۲	۷	
۵۵	سوسن	[illegible]	۰		کانجو ضلع الہ آباد			۲	۷	
۵۶	سیماب	منشی دھر	ایشری پرشاد	کایستھ [illegible]	اجمیر	دیوان	حی القایم	۴۸	۷	
۵۷	شاد	بالمکند		۰	گوپالی	۰	ایضاً	۳	۹	
۵۸	شام	شام سنگھ			راولپنڈی	۰	ایضاً	۱	۹	
۵۹	شبنم	بدری ناتھ	بابو جگل کشن لال	کایستھ	دربھنگا	دیوان	ایضاً	۸	۹	
۶۰	شرار	پنڈت رام ناتھ	۰	برہمن	اجمیر	۰	ایضاً	۳	۹	
۶۱	شرق	ٹھاکر جیالال سنگھ			شاہجہانپور	۰	ایضاً	۲۰	۹	
۶۲	شعلہ	لالہ گنپت رائے	۰		شکوہ آباد		ایضاً	۳	۹	
۶۳	شفق	رام نراین			لکھنؤ		ایضاً	۳	۹	
۶۴	شکن	بال سروپ		۰	میرٹھ		ایضاً	۴	۹	
۶۵	شمیم	شیو نراین			جالندھر	۰	ایضاً	۲	۱۰	
۶۶	شوق	پنڈت شیو نراین	۰	برہمن	جالندھر		ایضاً	۲	۱۰	
۶۷	شوق	پنڈت جگل کشور		برہمن	اندور		ایضاً	۳	۱۰	
۶۸	شید	منشی گوبند پرشاد	بالا پرشاد				ایضاً	۱	۱۰	
۶۹	شید	پنڈت شیو ناتھ	۰	برہمن	جاورہ	۰	ایضاً	۳	۱۰	عاشق جاورہ کے بھانجے ہیں
۷۰	صادق	[illegible]	۰	۰	رانچی		ایضاً	۱	۱۰	
۷۱	صبر	راجہ ادے کشن		کایستھ	لکھنؤ		ایضاً	۰	۱۰	
۷۲	صدق	لالہ چندی لال	۰	کایستھ	لکھنؤ	۰	ایضاً	۰	۱۰	
۷۳	ضبط	بہاری سنگھ			شاہجہانپور		ایضاً	۲	۱۰	
۷۴	طپش	مکند لال			اجیت پور		ایضاً	۱	۱۰	

Post Graduate Library
College of Arts & Commerce, O. U.

فہرست ضمیمہ تذکرہ شعرائے ہنود

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد شعر	تعداد صفحہ	کیفیت
۷۵	ظہور	رائے جگل کشور	.	کایتہ	لکھنو		حی القایم	۷	۱۰	
۷۶	عاجز	منشی گردھاری لال	.	.	بدایون	مثنوی انجرہ عشق	ایضاً	۰	۱۱	
۷۷	عاشق	پنڈت شیوراج ناتھ	کاشی ناتھ	برہمن	جاورہ		ایضاً	۳	۱۱	دیوان ریاست ہین
۷۸	عاشق	منت لال	.		فیض آباد		ایضاً	۵	۱۱	
۷۹	عزیز	منشی جمعیت رائے			اٹک		ایضاً	۳	۱۱	
۸۰	عشرت	ٹھاکر گنگا بخش سنگھ			رام پور کلاں علاقہ لکھنو		ایضاً	۳	۱۱	
۸۱	عقیل	شیو پرشاد		کایتہ	لکھنو		ایضاً	۲	۱۱	
۸۲	عنایت	عنایت سنگھ تعلقہ دار بیلی			لکھنو		ایضاً	۸	۱۱	
۸۳	عیش	لالہ فتح چند		کایتہ	لکھنو			۰	۱۱	
۸۴	عیش	چھٹن لال		کایتہ بھٹناگر	اجمیر		حی القایم	۰	۱۱	
۸۵	غم	منشی جیوتی لال			بدایون		ایضاً	۰	۱۲	
۸۶	فدتہ	سادھو رام			پور		ایضاً	ہہ بند	۱۲	
۸۷	فرقت	کنور کشن پرشاد			دہلی		ایضاً	۱	۱۲	
۸۸	فنون	منشی وینی		کایتہ	دہلی		ایضاً	۰	۱۲	
۸۹	فطرت	لالہ بہاری لال	بابو جگن لال	کایتہ سری باستم	دربھنگا	تربت تاریخ دربھنگا	ایضاً	۱۳	۱۲	
۹۰	فلک	منشی چمن لال	رام سہائے	کایتہ	لکھنو		ایضاً	۰	۱۲	
۹۱	فوق	منشی ہرگوبند			ربوان		ایضاً	۰	۱۳	
۹۲	فہم	لالہ پھول چند		کایتہ	لکھنو		ایضاً	۰	۱۳	
۹۳	قالب	لالہ جیون لال		کایتہ	لکھنو		ایضاً		۱۳	
۹۴	قناعت	منو لال		کایتہ	لکھنو		ایضاً		۱۳	
۹۵	قیافہ	منشی برکت نرائن			نوناپیر		ایضاً	۱	۱۳	
۹۶	قیس	رانی سیلال	رائے نند کمار				ایضاً	۰	۱۳	
۹۷	کاتب	برج بہاری پرشاد			لکھنو		ایضاً		۱۳	
۹۸	کشور	پنڈت برج کشور		برہمن	دہلی		ایضاً	۱	۱۳	
۹۹	کلیم	مدن گوپال			فیض آباد		ایضاً	۲	۱۳	